بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 71

شمارہ 8

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

ایڈیٹر منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 800روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50پاؤنڈ یا
80ڈالر امریکن
یا 60یورو

www.akhbarbadrqadian.in

22/رجب 1443ہجری قمری • 24/تبلیغ 1401ہجری شمسی • 24/فروری 2022ء

ارشاد باری تعالیٰ

وَلَقَدۡ کُذِّبَتۡ رُسُلٌ مِّنۡ قَبۡلِکَ فَصَبَرُوۡا عَلٰی مَا کُذِّبُوۡا وَاُوۡذُوۡا حَتّٰۤی اَتٰىہُمۡ نَصۡرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ لِکَلِمٰتِ اللّٰہِ ۚ وَلَقَدۡ جَآءَکَ مِنۡ نَّبَاِی الۡمُرۡسَلِیۡنَ (سورۃ الانعام:35)

ترجمہ: اور یقیناً تجھ سے پہلے بھی رسول جھٹلائے گئے تھے اور انہوں نے اس پر کہ وہ جھٹلائے گئے اور بہت ستائے گئے صبر کیا یہاں تک کہ ان تک ہماری مدد آپہنچی۔ اور اللہ کے کلمات کو کوئی تبدیل کرنے والا نہیں اور یقیناً تیرے پاس مرسلین کی خبریں آچکی ہیں۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 18/فروری 2022 کو مسجد مبارک (اسلام آباد) ٹلفورڈ، برطانیہ سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

مسلمانوں کو چاہئے تھا کہ دیوانہ وار پھرتے اور تلاش کرتے کہ مسیح اب تک کیوں نہیں آیا

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

تثلیث پرستی حد کو پہنچ گئی ہے۔ صادق کی توہین و گستاخی انتہا تک کی گئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قدر مکھی اور زنبور جتنا نہیں کیا گیا۔ زنبور سے بھی آدمی ڈرتا ہے اور چیونٹی سے بھی اندیشہ کرتا ہے، مگر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بُرا کہنے میں کوئی نہیں جھجکا۔ کَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِنَا کے مصداق ہو رہے ہیں۔ جتنا مُنہ اُن کا کھل سکتا ہے اُنہوں نے کھولا اور منہ پھاڑ پھاڑ کر سب و شتم کہے۔ اب وہ وقت واقعی آگیا ہے کہ خدا اُن کا تدارک کرے۔ ایسے وقت میں وہ ہمیشہ ایک آدمی کو پیدا کیا کرتا ہے وَلَنۡ تَجِدَ لِسُنَّۃِ اللّٰہِ تَبۡدِیۡلًا وہ ایسے آدمی کو پیدا کرتا ہے جو اُس کی عظمت اور جلال کیلئے بہت ہی جوش رکھتا ہو۔ باطنی مدد کا اس آدمی کو سہارا ہوتا ہے۔ دراصل سب کچھ خدا تعالیٰ آپ کرتا ہے، مگر اس کا پیدا کرنا ایک سنت کا پورا کرنا ہوتا ہے۔ اب وقت آگیا ہے۔ خدا نے عیسائیوں کو قرآن کریم میں نصیحت کی تھی کہ اپنے دین میں غلو نہ کریں پر انہوں نے اس نصیحت پر عمل نہ کیا اور پہلے وہ ضَآلِّیۡنَ تھے، اب مُضِلِّیۡنَ بھی بن گئے۔ خدا کے صحف قدرت پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جب بات حد سے گزر جاتی ہے تو آسمان پر تیاری کی جاتی ہے۔ یہی اس کا نشان ہے کہ یہ تیاری کا وقت آگیا ہے۔ سچے نبی، رسول، مجدد کی بڑی نشانی یہی ہے کہ وہ وقت پر آوے، ضرورت کے وقت آوے۔ لوگ قسم کھا کر کہیں کہ کیا یہ وقت نہیں کہ آسمان پر کوئی تیاری ہو، مگر یاد رکھو کہ خدا سب کچھ آپ کرتا ہے۔ ہم اور ہماری جماعت اگر سب کے سب حجروں میں بیٹھ جاویں۔ تب بھی کام ہوجائے گا اور دجال کو زوال آجائے گا۔ تِلۡکَ الۡاَیَّامُ نُدَاوِلُہَا بَیۡنَ النَّاسِ (اٰل عمران: 141) اُس کا کمال بتاتا ہے کہ اب اُس کے زوال کا وقت ہے۔ اس کا ارتفاع ظاہر کرتا ہے کہ اب وہ نیچا دیکھے گا۔ اُس کی آبادی اُس کی بربادی کا نشان ہے۔ ہاں ٹھنڈی ہوا چل پڑی ہے۔ خدا کے کام آہستگی کے ساتھ ہوتے ہیں۔

اگر ہمارے پاس کوئی دلیل بھی نہ ہوتی، تو پھر بھی مسلمانوں کو چاہیے تھا کہ دیوانہ وار پھرتے اور تلاش کرتے کہ مسیح اب تک کیوں نہیں آیا۔ یہ کسرِ صلیب کیلئے آیا ہے۔ اُن کو چاہیے نہیں تھا کہ اُس کو اپنے جھگڑوں کیلئے بُلاتے۔ اُس کا کام کسرِ صلیب ہے اور اُسی کی زمانہ کو ضرورت ہے اور اِسی واسطے اُس کا نام مسیح موعود ہے۔ اگر مُلّانوں کو نوع انسان کی بہبودی مدِ نظر ہوتی تو وہ ہرگز ایسا نہ کرتے۔ اُن کو سوچنا چاہیے تھا کہ ہم نے فتوے لکھ کر کیا بنالیا ہے۔ جس کو خدا نے کہا کہ ہوجاوے اُس کو کون کہہ سکتا ہے کہ نہ ہووے۔ یہ ہمارے مخالف بھی ہمارے نوکر چاکر ہیں کہ مشرق و مغرب میں ہماری بات کو پہنچا دیتے ہیں۔ ابھی ہم نے سنا ہے کہ گولڑے والا پیر ایک کتاب ہمارے برخلاف لکھنے والا ہے سو ہم خوش ہوئے کہ اسکے مریدوں میں سے جس کو خبر نہ تھی، اس کو بھی خبر ہوجاوے گی اور ان کو ہماری کتابوں کے دیکھنے کیلئے ایک تحریک پیدا ہوگی۔

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 358 تا 360، مطبوعہ 2018 قادیان)

مومن کو جلدی ہی اپنی جگہ کو چھوڑنا نہیں چاہئے بلکہ تبلیغ کرتے رہنا چاہئے جب تک کہ لوگ اس حد تک مجبور نہ کردیں کہ دین پر عمل وہاں ناممکن ہوجائے

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورۃ نحل آیت 42 وَالَّذِیۡنَ ہَاجَرُوۡا فِی اللّٰہِ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا ظُلِمُوۡا لَنُبَوِّئَنَّہُمۡ فِی الدُّنۡیَا حَسَنَۃً کی تشریح میں فرماتے ہیں:

فِی اللّٰہِ اس کے معنی کئی طرح ہو سکتے ہیں

(1) فی بمعنی لام ہو۔ اس صورت میں معنی یہ ہوں گے کہ انہوں نے اللہ کی خاطر ہجرت کی۔ اسکے سوا کوئی اور مقصد ان کا نہ تھا۔

حدیث میں آیا ہے کہ ہجرتیں کئی قسم کی ہوتی ہیں۔ کوئی انسان بیوی کی خاطر ہجرت کرتا ہے، کوئی مال کی خاطر، کوئی خدا کی خاطر، تو فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو صرف خدا تعالیٰ کی خاطر ہجرت کر رہے ہیں۔ آج دشمن اعتراض کرتے ہیں کہ مسلمانوں نے روپے کی خاطر لڑائیاں کیں۔ عالم الغیب خدا جو جانتا تھا کہ ایسے اعتراض اس کے پاک بندوں پر کئے جائیں گے۔ اس نے لڑائیوں کے شروع ہونے سے بھی پہلے اس اعتراض کا جواب دے دیا۔

(2) اس میں مضاف کو مقدر سمجھا جائے اور عبارت یوں سمجھی جائے فِی دِیۡنِ اللّٰہِ یعنی وہ اللہ کے دین کی خاطر ہجرت کرتے ہیں۔ یعنی ان کی ہجرت اس غرض سے ہے کہ مکہ میں تو دین کا کام کرنے کی آزادی نہیں۔ پس ترک وطن کر کے ایسی جگہ چلے جائیں جہاں دین کی خدمت کرنے کی آزادی ہو۔

(3) فِی کے وہی معنی لئے جائیں جو زیادہ معروف ہیں۔ اس صورت میں ان الفاظ کا یہ مطلب ہوگا کہ انہوں نے اللہ میں ہو کر ہجرت کی۔ یعنی کلی طور پر اللہ تعالیٰ کو اپنے پر مستولی کرلیا اور اسکی صفات کو اختیار کرلیا اور اپنے نفس کو مار کر اپنے ہر اک کام کو خدا تعالیٰ کیلئے کردیا۔ پس گویا ان کا مکہ سے نکلنا چند انسانوں کا نکلنا نہ تھا بلکہ اللہ تعالیٰ کا مکہ سے نکل جانا تھا۔ ان کے جانے کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ بھی مکہ والوں کے ہاتھ سے نکل گیا۔

مِنۡۢ بَعۡدِ مَا ظُلِمُوۡا یعنی ان کی ہجرت بغیر کسی وجہ کے نہیں بلکہ اس لئے ہے کہ لوگوں نے ان کو وہاں رہنے نہیں دیا اور نکلنے پر مجبور کردیا۔

اس آیت سے استدلال ہوتا ہے کہ مومن کو جلدی ہی اپنی جگہ کو چھوڑنا نہیں چاہئے بلکہ تبلیغ کرتے رہنا چاہئے جب تک کہ لوگ اس حد تک مجبور نہ کردیں کہ دین پر عمل وہاں ناممکن ہوجائے۔

(تفسیر کبیر، جلد چہارم، صفحہ 169، مطبوعہ 2010 قادیان)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مدینہ سے محبت

(1885) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے روایت کی کہ آپؐ نے فرمایا: اَے میرے اللہ! مدینہ میں دُگنی برکت دے، اس سے جو تونے مکہ کو دی ہے۔

(1886) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب کسی سفر سے واپس آتے اور مدینہ کی دیواریں دیکھتے تو اپنی اونٹنی کو تیز چلاتے اور اگر کسی اور جانور پر ہوتے تو اسے بھی دوڑاتے، بوجہ مدینہ کی محبت کے۔

(1887) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ بنوسلمہ نے ارادہ کیا کہ اپنی جگہیں چھوڑ کر مدینہ کے قریب آجائیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ناپسند کیا کہ مدینہ کے کسی طرف جگہ خالی رہے☆ اور فرمایا: اَے بنوسلمہ! کیا تم اپنے قدموں کا ثواب نہیں چاہتے۔ پھر وہ وہیں ٹھہرے رہے۔

☆ حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہؓ فرماتے ہیں: احد کے دامن میں دو قبیلے تھے۔ بنوسلمہ اور بنو حارثہ۔ ہر ایک کا علاقہ دیار بنی سلمہ اور دیار بنی حارثہ کے نام سے مشہور تھا۔ بنوسلمہ نے چاہا کہ یثرب کی بستی کے قریب آجائیں، تا نمازوں میں شریک ہونے کی آسانی ہو مگر حفاظتی نقطہ نظر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کا اپنی بستیوں میں ہی رہنا پسند فرمایا۔

(صحیح بخاری، جلد 3، کتاب فضائل المدینۃ، مطبوعہ 2008)

......☆......☆......☆......

اس شمارہ میں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انعامی چیلنج (اداریہ)
خطبہ جمعہ فرمودہ 4/فروری 2022ء (مکمل متن)
سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (از سیرت خاتم النّبیین)
سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (از سیرۃ المہدی)
اہم سوالات کے جوابات : از حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ
پیغام حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ ناروے 2021ء
اطفال الاحمدیہ گیمبیا کی حضور انور سے آن لائن ملاقات
خطاب بر موقع جلسہ سالانہ یو.کے 2012
خطبہ جمعہ حضور انور بطرز سوال و جواب
نماز جنازہ حاضر و غائب
وصایا
خلاصہ خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اِنعامی چیلنج

ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

اِنَّ السُّمُوْمَ لَشَرُّ مَا فِی الْعَالَمِ ۞ شَرَّ السُّمُوْمِ عَدَاوَۃُ الصُّلَحَاءِ

پیر مہر علی شاہ گولڑوی کو سورۃ فاتحہ کی تفسیر لکھنے کا پُرشوکت چیلنج غالب رہنے کی صورت میں پانچ سو روپے نقد انعام کا وعدہ

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ پُرشوکت انعامی چیلنج ہم آپؑ کی کتاب ”اربعین نمبر 4“ رُوحانی خزائن جلد 17 سے پیش کررہے ہیں۔(1) سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سب سے پہلے پیر مہر علی شاہ گولڑوی کو ایک جلسہ میں حاضرین کے رُوبرو اپنے مقابلہ میں قرآن مجید کی کسی بھی سورۃ کی چالیس آیات کی تفسیر لکھنے چیلنج دیا۔(2) پھر آپؑ نے ایک کتاب تحفہ گولڑویہ تصنیف فرمائی جس میں آپؑ نے وفاتِ مسیح اور اپنے دعویٰ کے اثبات میں دلائل بیان فرمائے اور ان تمام دلائل کو توڑنے پر پیر مہر علی شاہ کے لئے پچاس روپے کا انعام رکھا۔(3) اس کے بعد آپؑ نے تیسری مرتبہ پیر مہر علی شاہ صاحب کو اس رنگ میں مقابلہ کی دعوت دی کہ ایک مجمع عام میں آپؑ تین گھنٹہ تک اپنے دعویٰ اور دلائل کو پبلک کے سامنے بیان کریں اور اس کے بعد پیر مہر علی شاہ اٹھیں اور وہ بھی تین گھنٹے تک پبلک کو مخاطب کر کے یہ ثبوت دیں کہ حقیقت میں قرآن وحدیث سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ آسمان سے مسیح آئے گا پھر بعد اس کے لوگ ان دونوں تقریروں کا خود موازنہ اور مقابلہ کرلیں گے۔(4) پھر اس کے بعد آپؑ نے پیر مہر علی شاہ کو سورۃ فاتحہ کی تفسیر لکھنے کا چیلنج دیا اور اس کے لئے آپؑ نے پانچ سو روپے کا ایک بھاری انعام بھی اُن کے لئے مقرر فرمایا۔ گزشتہ دو شماروں میں ہم سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے دیئے گئے مندرجہ بالا چیلنج کا کسی قدر تذکرہ کرچکے ہیں۔آج کے شمارہ میں ہم تفسیر سورۃ فاتحہ سے متعلق چیلنج کا ذکر کریں گے۔

اگر پیر مہر علی شاہ صاحب کا اپنے تئیں دعویٰ علم قرآن سچ ہے تو میرے مقابل پر کسی سورۃ قرآن شریف کی عربی فصیح بلیغ میں تفسیر لکھیں

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے اشتہار 15 ردسمبر 1900 میں پیر مہر علی شاہ گولڑوی کو سورۃ فاتحہ کی تفسیر لکھنے کا چیلنج دیتے ہوئے فرماتے ہیں :

ناظرین کو معلوم ہوگا کہ مَیں نے مخالف مولویوں اور سجادہ نشینوں کی ہر روز کی تکذیب اور زبان درازیاں دیکھ کر اور بہت سی گالیاں سن کر اُن کی درخواست کے بعد کہ ہمیں کوئی نشان دکھلایا جائے ایک اشتہار شائع کیا تھا جس میں ان لوگوں میں سے مخاطب خاص پیر مہر علی شاہ صاحب تھے۔اس اشتہار کا خلاصہ مضمون یہ تھا کہ اب تک مباحثات مذہبی بہت ہو چکے جن سے مخالف مولویوں نے کچھ بھی فائدہ نہیں اٹھایا۔اور چونکہ وہ ہمیشہ آسمانی نشانوں کی درخواست کرتے رہتے ہیں کچھ تعجب نہیں کہ کسی وقت ان سے فائدہ اٹھالیں۔اس بنا پر یہ امر پیش کیا گیا تھا کہ پیر مہر علی شاہ صاحب جو علاوہ کمالات پیری کے علمی توغل کا بھی دم مارتے ہیں اور اپنے علم کے بھروسہ پر جوش میں آکر انہوں نے میری نسبت فتویٰ تکفیر کو تازہ کیا اور عوام کو بھڑکانے کے لئے میری تکذیب کے متعلق ایک کتاب لکھی اور اس میں اپنے مایہ علمی پر فخر کر کے میری نسبت یہ زور لگایا کہ یہ شخص علم حدیث اور قرآن سے بے خبر ہے اور اس طرح سرحدی لوگوں کو میری نسبت مخالفانہ جوش دلایا اور علم قرآن کا دعویٰ کیا۔اگر یہ دعویٰ ان کا سچ ہے کہ ان کو علم کتاب اللہ میں بصیرت تام عنایت کی گئی ہے تو پھر کسی کو ان کی پیروی سے انکار نہیں کرنا چاہئے۔اور علم قرآن سے بلاشبہ باخدا اور راستباز ہونا بھی ثابت ہوتا ہے کیونکہ بموجب آیت لَا یَمَسُّہٗٓ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْنَ○ صرف پاک باطن لوگوں کو ہی کتاب عزیز کا علم دیا جاتا ہے۔لیکن صرف دعویٰ قابل تسلیم نہیں بلکہ ہر ایک چیز کا قدر امتحان سے ہوسکتا ہے۔اور امتحان کا ذریعہ مقابلہ ہے کیونکہ روشنی ظلمت سے ہی شناخت کی جاتی ہے اور چونکہ مجھے خدا تعالیٰ نے اس الہام سے مشرف فرمایا کہ اَلرَّحْمٰنُ○ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ○ کہ خدا نے تجھے قرآن سکھلایا اس لئے میرے لئے صدق یا کذب کے پرکھنے کے لئے یہ نشان کافی ہوگا کہ پیر مہر علی شاہ صاحب میرے مقابل پر کسی سورۃ قرآن شریف کی عربی فصیح بلیغ میں تفسیر لکھیں۔اگر وہ فائق اور غالب رہے تو پھر ان کی بزرگی ماننے میں مجھ کو کلام نہیں ہوگا۔

پیر مہر علی شاہ صاحب کا میدان مقابلہ سے فرار

پس مَیں نے اس امر کو قرار دے کر ان کی دعوت میں اشتہار شائع کیا جس میں سراسر نیک نیتی سے کام لیا گیا تھا لیکن اس کے جواب میں جس چال کو انہوں نے اختیار کیا ہے اس سے صاف ثابت ہوگیا کہ ان کو قرآن شریف سے کچھ بھی مناسبت نہیں اور نہ علم میں کچھ دخل ہے یعنی انہوں نے صاف گریز کی راہ اختیار کی اور جیسا کہ عام چال بازوں کا دستور ہوتا ہے یہ اشتہار شائع کیا کہ اوّل مجھ سے حدیث اور قرآن سے اپنے عقائد میں فیصلہ کرلیں پھر اگر مولوی محمد حسین اور ان کے دوسرے دو رفیق کہہ دیں کہ مہر علی شاہ کے عقائد صحیح ہیں تو بلا توقف اسی وقت میری بیعت کرلیں۔پھر بیعت کے بعد عربی تفسیر لکھنے کی بھی اجازت دی جائے گی۔مجھے اس جواب کو پڑھ کر بلا اختیار ان کی حالت پر رونا آیا اور ان کی حق طلبی کی نسبت جو امیدیں تھیں سب خاک میں مل گئیں۔

چوری اوپر سے سینہ زوری

اب اس اشتہار لکھنے کا یہ موجب نہیں ہے کہ ہمیں ان کی ذات پر کچھ امید باقی ہے بلکہ یہ موجب ہے کہ باوصف اس کے کہ اس معاملہ کو دو مہینے سے زیادہ گزر گیا مگر اب تک ان کے متعلقین سبّ وشتم سے باز نہیں آتے اور ہفتہ میں کوئی نہ کوئی ایسا اشتہار پہنچ جاتا ہے جس میں پیر مہر علی شاہ کو آسمان پر چڑھایا ہوا ہوتا ہے اور میری نسبت گالیوں سے کاغذ بھرا ہوا ہوتا ہے اور عوام کو دھوکہ پر دھوکہ دے رہے ہیں اور میری نسبت کہتے ہیں کہ دیکھو اس شخص نے کس قدر ظلم کیا کہ پیر مہر علی شاہ صاحب جیسے مقدس انسان بالمقابل تفسیر لکھنے کے لئے صعوبت سفر اٹھا کر لاہور میں پہنچے مگر یہ شخص اس بات پر اطلاع پا کر درحقیقت وہ بزرگ نابغہ زمان اور سحبان دوران اور علم معارف قرآن میں لاثانی روزگار ہیں اپنے گھر کے کسی کوٹھہ میں چھپ گیا ورنہ حضرت پیر صاحب کی طرف سے معارف قرآنی کے بیان کرنے اور عربی کی بلاغت فصاحت دکھلانے میں بڑا نشان ظاہر ہوتا۔

تفسیر سورۃ فاتحہ لکھنے کا پُرشوکت چیلنج

لہٰذا آج میرے دل میں ایک تجویز خدا تعالیٰ کی طرف سے ڈالی گئی جس کو مَیں اتمام حجت کے لئے پیش کرتا ہوں اور یقین ہے کہ پیر مہر علی صاحب کی حقیقت اس سے کھل جائے گی کیونکہ تمام دُنیا اندھی نہیں ہے۔انہی میں وہ لوگ بھی ہیں جو کچھ انصاف رکھتے ہیں۔اور وہ تدبیر یہ ہے کہ آج میں ان متواتر اشتہارات کا جو پیر مہر علی شاہ صاحب کی تائید میں نکل رہے ہیں یہ جواب دیتا ہوں کہ اگر درحقیقت پیر مہر علی شاہ صاحب علمِ معارفِ قرآن اور زبان عربی کی ادب اور فصاحت بلاغت میں یگانہ روزگار ہیں تو یقین ہے کہ اب تک وہ طاقتیں ان میں موجود ہوں گی کیونکہ لاہور آنے پر ابھی کچھ بہت زمانہ نہیں گزرا۔اس لئے مَیں یہ تجویز کرتا ہوں کہ مَیں اسی جگہ بجائے خود سورۃ فاتحہ کی عربی فصیح میں تفسیر لکھ کر اس سے اپنے دعویٰ کو ثابت کروں اور اس کے متعلق معارف حقائق سورہ ممدوحہ کے بھی بیان کروں اور حضرت پیر صاحب میرے مخالف آسمان سے آنے والے مسیح اور خونی مہدی کا ثبوت اس سے ثابت کریں اور جس طرح چاہیں سورۃ فاتحہ سے استنباط کر کے میرے مخالف عربی فصیح بلیغ میں براہین قاطعہ اور معارف ساطعہ تحریر فرماویں۔

پیر صاحب کی تفسیر فائق ہونیکی صورت میں 500 روپے انکی نذر کرنیکا حتمی وعدہ

یہ دونوں کتابیں دسمبر 1900 کی پندرہ تاریخ سے ستّر (70) دن تک چھپ کر شائع ہوجانی چاہئے۔تب اہل علم لوگ خود مقابلہ اور موازنہ کرلیں گے۔اور اگر اہل علم میں سے تین کس جو ادیب اور اہل زبان ہوں اور فریقین سے کچھ تعلق نہ رکھتے ہوں قسم کھا کر کہہ دیں کہ پیر صاحب کی کتاب کیا بلاغت اور فصاحت کے رُو سے اور کیا معارف قرآنی کے رُو سے فائق ہے تو مَیں عہد صحیح شرعی کرتا ہوں کہ پانسو روپیہ نقد بلا توقف پیر صاحب کی نذر کروں گا اور اس صورت میں اس کوفت کا بھی تدارک ہوجائے گا جو پیر صاحب سے تعلق رکھنے والے ہر روز بیان کر کے روتے ہیں جو ناحق پیر صاحب کو لاہور آنے کی تکلیف دی گئی۔

عقلمند لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ پیر صاحب کو علم قرآن میں کچھ بھی دخل نہیں

اور یہ تجویز پیر صاحب کے لئے بھی سراسر بہتر ہے کیونکہ پیر صاحب کو شاید معلوم ہو یا نہ ہو کہ عقل مند لوگ ہرگز اس بات کے قائل نہیں کہ پیر صاحب کو علم قرآن میں کچھ دخل ہے یا وہ عربی فصیح بلیغ کی ایک سطر بھی لکھ سکتے ہیں۔ بلکہ ہمیں ان کے خاص دوستوں سے یہ روایت پہنچی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ بہت خیر ہوئی کہ پیر صاحب کو بالمقابل تفسیر عربی لکھنے کا اتفاق پیش نہیں آیا ورنہ اُن کے تمام دوست اُن کے طفیل سے شَاھَتِ الْوُجُوْہُ سے ضرور حصہ لیتے۔سو اس میں کچھ شک نہیں کہ ان کے بعض دوست جن کے دلوں میں یہ خیالات ہیں جب پیر صاحب کی عربی تفسیر مزین بہ بلاغت وفصاحت دیکھ لیں گے تو اُن کے پوشیدہ شبہات جو پیر صاحب کی نسبت رکھتے ہیں جاتے رہیں گے اور یہ امر موجب رجوع خلائق ہوگا جو اس زمانہ کے ایسے پیر صاحبوں کا عین مدعا ہوا کرتا ہے۔اور اگر پیر صاحب مغلوب ہوئے تسلی رکھیں کہ ہم ان سے کچھ نہیں مانگتے اور نہ اُن کو بیعت کے لئے مجبور کرتے ہیں۔صرف ہمیں یہ منظور ہے کہ پیر صاحب کے پوشیدہ جوہر اور قرآن دانی کے کمالات جس کے بھروسہ پر انہوں نے میرے ردّ میں کتاب تالیف کی لوگوں پر ظاہر ہوجائیں اور شاید زلیخا کی طرح اُن کے منہ سے بھی اَلْئٰنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ نکل آئے۔اور ان کے نادان دوست اخبار نویسوں کو بھی پتہ لگے کہ پیر صاحب کس سرمایہ کے آدمی ہیں۔

باقی صفحہ 18 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

ابنِ ابی قحافہ کی مثال فرشتوں میں میکائیل کی مانند ہے (الحدیث)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت خلیفہ راشد صدیقِ اکبر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کمالات اور مناقبِ عالیہ

غزوۂ بنوقریظہ، صلح حدیبیہ، سریہ ابوبکر بطرف بنوفزارہ، سریہ ابوبکر بطرف نجد اور غزوۂ فتح مکہ کا تذکرہ

دیکھو عمر! سنبھل کر رہو، رسولِ خدا کی رکاب پر جو ہاتھ تم نے رکھا ہے اسے ڈھیلا نہ ہونے دینا کیونکہ خدا کی قَسم! یہ شخص جسکے ہاتھ میں ہم نے اپنا ہاتھ دیا ہے بہرحال سچا ہے (صدیقِ اکبرؓ)

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 4رفروری 2022ء بمطابق 4رتبلیغ 1401 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے) یو.کے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ- بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ-

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ○

آج کل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر ہو رہا ہے اور بعض غزوات کا بھی ذکر ہوا تھا۔ غزوۂ بنو قریظہ ایک غزوہ تھا۔ واقدی نے غزوۂ بنوقریظہ میں شامل افراد کے نام درج کیے ہیں جس کے مطابق قبیلہ بنوتیم میں سے حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت طلحہ بن عبیداللہؓ بھی غزوۂ بنوقریظہ میں شامل ہوئے تھے۔

(کتاب المغازی للواقدی، جلد دوم، صفحہ 4، غزوۃ بنی قریظۃ، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2013ء)

عبدالرحمٰن بن غنمؓ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنوقریظہ کی طرف روانہ ہوئے تو حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ نے آپؐ کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہؐ! لوگ اگر آپؐ کو دنیاوی زینت والے لباس میں دیکھیں گے تو ان میں اسلام قبول کرنے کی خواہش زیادہ ہوگی۔ پس آپؐ وہ حلّہ زیب تن فرمائیں جو حضرت سعد بن عبادہؓ نے آپؐ کی خدمت میں پیش کیا تھا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے پہنیں تا کہ مشرکین آپؐ پر خوبصورت لباس دیکھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَیں ایسا کروں گا۔ اللہ کی قسم! اگر تم دونوں میرے لیے کسی ایک امر پر متفق ہو جاؤ تو میں تمہارے مشورے کے خلاف نہیں کرتا اور میرے رب نے میرے لیے تمہاری مثال ایسی ہی بیان کی ہے جیسا کہ اس نے ملائک میں سے جبرائیل اور میکائیل کی مثال بیان کی ہے۔ جہاں تک ابنِ خطاب ہیں تو ان کی مثال فرشتوں میں سے جبرائیل کی سی ہے۔ اللہ نے ہر امّت کو جبرائیل کے ذریعہ ہی ہلاک کیا ہے اور ان کی مثال انبیاء میں سے حضرت نوح کی سی ہے جب انہوں نے کہا رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ دَیَّارًا (نوح:27) اے میرے رب! کافروں میں سے کسی کو زمین پر بستا ہوا نہ رہنے دے۔ اور ابنِ ابی قحافہ کی مثال فرشتوں میں میکائیل کی مانند ہے یعنی حضرت ابوبکرؓ کی مثال۔ جب وہ مغفرت طلب کرتا ہے تو ان لوگوں کیلئے جو زمین میں ہیں اور انبیاء میں اس کی مثال حضرت ابراہیمؑ کی مانند ہے جب انہوں نے کہا فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّہٗ مِنِّیْ وَ مَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّکَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (ابراہیم:37) پس جس نے میری پیروی کی تو وہ یقیناً مجھ سے ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو یقیناً تُو بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ آپؐ نے فرمایا اگر تم دونوں میرے لیے کسی ایک امر پر متفق ہو جاؤ تو میں مشورہ میں تم دونوں کے خلاف نہیں کروں گا۔ لیکن تم دونوں کی حالت مشورے میں کئی طرح کی ہے جیسے جبرائیل اور میکائیل اور نوح اور ابراہیم علیہ السلام کی مثال ہے۔ (کنز العمال، جلد 7، صفحہ 10، کتاب الفضائل، فضائل الصحابہ، روایت نمبر 36132، دار الکتب العلمیۃ 2004ء)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بنوقریظہ کا محاصرہ کیا ہوا تھا تو اس حوالے سے ایک روایت میں مذکور ہے۔ عائشہ بنت سعد نے اپنے والد سے بیان کیا۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ اے سعد! آگے بڑھو اور ان لوگوں پر تیر چلاؤ۔ میں اس حد تک آگے بڑھا کہ میرا تیر اُن تک پہنچ جائے اور میرے پاس پچاس سے زائد تیر تھے جو ہم نے چند لمحوں میں چلائے گویا ہمارے تیر ٹڈی دَل کی طرح تھے۔ پس وہ لوگ اندر گھس گئے اور ان میں سے کوئی بھی جھانک کر باہر نہ دیکھ رہا تھا۔ ہم اپنے تیروں کے متعلق ڈرنے لگے کہ کہیں وہ سارے ہی ختم نہ ہو جائیں۔ پس ہم ان میں سے بعض تیر چلاتے اور بعض کو اپنے پاس محفوظ رکھتے۔

حضرت کعب بن عَمرو مَازِنیؓ بھی تیر چلانے والوں میں سے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ مَیں نے اس روز جتنے تیر میرے ترکش میں تھے وہ سارے چلائے یہاں تک کہ جب رات کا کچھ حصہ گزر گیا تو ہم نے ان لوگوں پر تیر چلانا بند کر دیے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم تیر اندازی کر چکے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھوڑے پر سوار تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسلح تھے اور گھڑسوار آپؐ کے اردگرد تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ارشاد فرمایا تو ہم اپنے اپنے ٹھکانوں کی طرف لوٹ آئے اور ہم نے رات گزاری۔ اور ہمارا کھانا وہ کھجوریں تھیں جو حضرت سعد بن عُبادہؓ نے بھیجی تھیں اور وہ کھجوریں کافی زیادہ تھیں۔ ہم نے رات ان کھجوروں میں سے کھاتے ہوئے گزاری۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو دیکھا گیا کہ وہ بھی کھجوریں کھا رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ کھجور کیا ہی عمدہ کھانا ہے۔

(کتاب المغازی للواقدی، جلد دوم، صفحہ 6، غزوۃ بنی قریظۃ، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2013ء)

حضرت سعد بن معاذؓ نے جب بنوقریظہ کے متعلق فیصلہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تعریف کی اور فرمایا کہ تم نے اللہ کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔ اس پر حضرت سعدؓ نے دعا کی کہ اے اللہ! اگر تُو نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قریش کے ساتھ کوئی اَور جنگ مقدر کر رکھی ہے تو مجھے اس کیلئے زندہ رکھ اور اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قریش کے درمیان جنگ کا خاتمہ کر دیا ہے تو مجھے وفات دے دے۔ حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ ان کا زخم کھل گیا حالانکہ آپؓ تندرست ہو چکے تھے اور اس زخم کا معمولی نشان باقی رہ گیا تھا اور وہ اپنے خیمے میں واپس آ گئے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے لگوایا تھا۔ حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ ان کے پاس تشریف لائے اور حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اس کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے کہ مَیں حضرت عمرؓ کے رونے کی آواز کو حضرت ابوبکرؓ کے رونے کی آواز سے الگ پہچان رہی تھی جبکہ مَیں اپنے حجرے میں تھی۔ یعنی اس وقت جب حضرت سعدؓ کی نزع کی کیفیت طاری ہوئی، تو یہ دونوں رو رہے تھے۔ میں اپنے حجرے میں تھی اور وہ ایسے ہی تھے جیسے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا ہے رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ (الفتح:30) یعنی آپس میں ایک دوسرے سے بے حد محبت کرنے والے ہیں۔ (ماخوذ از مسند احمد بن حنبل، جلد 8، صفحہ 256 تا 259، مسند عائشہ روایت 25610، عالم الکتب 1998ء)

صلح حدیبیہ کے حوالے سے لکھا ہے جیسا کہ گذشتہ خطبات میں ذکر ہو چکا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خواب دیکھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے ساتھ بیت اللہ کا طواف کر رہے ہیں۔ اس خواب کی بنا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چودہ سو صحابہ کی جمعیت کے ساتھ ذوالقعدہ چھ ہجری کے شروع میں پیر کے دن بوقت صبح مدینہ سے عمرے کی ادائیگی کیلئے روانہ ہوئے۔ (ماخوذ از سیرت خاتم النبیین، صفحہ 749-750)

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا کہ کفارِ مکہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ میں داخل ہونے سے روکنے کی تیاری کر لی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے مشورہ طلب کیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے مشورہ دیتے ہوئے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! ہم تو محض عمرے کیلئے آئے ہیں ہم کسی سے لڑنے نہیں آئے۔ میری رائے یہ ہے کہ ہم اپنی منزل کی طرف جائیں۔ اگر کوئی ہمیں بیت اللہ سے روکنے کی کوشش کرے گا تو ہم اس سے لڑائی کریں گے۔

(ماخوذ از سبل الہدیٰ والرشاد، جلد 5، صفحہ 37، دار الکتب العلمیۃ بیروت 1993ء)

صلح حدیبیہ کے موقع پر جب قریش کی طرف سے باہم گفت وشنید کیلئے وفود کا سلسلہ شروع ہوا تو عُروہ آپؐ کے پاس آئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرنے لگے۔ عروہ نے کہا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! بتاؤ تو سہی اگر تم نے اپنی قوم کو بالکل نابود کر دیا تو کیا تم نے عربوں میں سے کسی عرب کی نسبت سنا ہے جس نے تم سے پہلے اپنے ہی لوگوں کو تباہ کر دیا ہو؟ اور اگر دوسری بات ہو یعنی قریش غالب ہوئے تو اللہ کی قَسم! میں تمہارے ساتھیوں کے چہروں کو دیکھ رہا ہوں جو اِدھر اُدھر سے اکٹھے ہو گئے ہیں وہ بھاگ جائیں گے اور تمہیں چھوڑ دیں گے۔ یہ سن کر حضرت ابوبکرؓ نے عُروہ بن مسعود سے نہایت سخت الفاظ میں کہا کہ جاؤ جاؤ جا کر اپنے بت لات کو چومتے پھرو یعنی اس کی پوجا کرو۔ اس پر عروہ نے پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا ابوبکرؓ۔ عُروہ نے کہا دیکھو اس ذات کی قَسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر تمہارا مجھ پر ایک احسان نہ ہوتا جس کا مَیں نے ابھی تک تمہیں بدلہ نہیں دیا تو میں اس کا تمہیں جواب دیتا۔ حضرت ابوبکرؓ کا احسان یہ تھا کہ ایک معاملے میں عُروہ پر دیت جب واجب ہوئی تو حضرت ابوبکرؓ نے دس گابھن اونٹنیوں کے ساتھ اس کی مدد کی تھی۔ بہرحال عُروہ نے یہ کہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے باتیں شروع کر دیں۔

صلح حدیبیہ کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قریش کا معاہدہ ہو رہا تھا۔ حضرت عمر بن خطابؓ کہتے تھے کہ مَیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میں نے کہا کیا آپ سچ مچ اللہ کے نبی نہیں ہیں؟ آپؐ نے فرمایا کیوں نہیں۔ میں نے کہا کیا ہم حق پر نہیں ہیں اور ہمارا دشمن باطل پر؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں نہیں۔ میں نے عرض کیا تو پھر ہم اپنے دین سے متعلق ذلت آمیز شرطیں کیوں مانیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اللہ کا رسول ہوں اور میں اس کی نافرمانی نہیں کروں گا۔ وہ میری مدد کرے گا۔ یعنی اگر میں شرطیں مان رہا ہوں تو یہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی نہیں ہے۔ فرمایا کہ وہ میری مدد کرے گا۔ میں نے کہا یعنی حضرت عمرؓ نے کہا۔ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے نہیں کہتے تھے کہ ہم عنقریب بیت اللہ میں پہنچیں گے اور اس کا طواف کریں گے؟ آپؐ نے فرمایا: بے شک میں نے کہا تھا اور کیا میں نے تمہیں یہ بتایا تھا کہ ہم بیت اللہ اسی سال پہنچیں گے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ میں نے یہ تو نہیں کہا تھا کہ ہم اسی سال بیت اللہ پہنچیں گے۔ حضرت عمرؓ کہتے تھے۔ میں نے کہا نہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو پھر بیت اللہ ضرور پہنچو گے اور اس کا طواف بھی کرو گے۔ حضرت عمرؓ کہتے تھے یہ سن کر میں ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور میں نے کہا۔ ابوبکرؓ! کیا حقیقت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے نبی نہیں ہیں؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں۔ میں نے کہا کیا ہم حق پر نہیں ہیں اور ہمارا دشمن باطل پر؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں۔ میں نے کہا ہم اپنے دین سے متعلق ذلت آمیز شرط کیوں قبول کریں؟ اس وقت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اے مردِ خدا! بے شک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور رسول اپنے رب کی نافرمانی نہیں کیا کرتا اور اللہ ضرور ان کی مدد کرے گا۔ حضرت ابوبکرؓ نے تقریباً وہی الفاظ دہرائے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائے تھے۔ پھر حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عمرؓ کو فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے طے فرمودہ معاہدے کو مضبوطی سے تھامے رہو۔ اللہ کی قسم! آپؐ یقیناً حق پر ہیں۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں مَیں نے کہا کہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے نہیں کہتے تھے کہ ہم ضرور بیت اللہ میں پہنچیں گے اور اس کا طواف کریں گے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا بیشک۔ کیا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی بتایا تھا کہ تم اسی سال وہاں پہنچو گے؟ حضرت عمرؓ کہتے ہیں اس پر میں نے کہا نہیں۔ تو اس پر حضرت ابوبکرؓ نے کہا پھر تم ضرور وہاں پہنچو گے اور اس کا طواف ضرور کرو گے۔ زُہری نے کہا کہ حضرت عمرؓ کہتے تھے کہ مَیں نے اس غلطی کی وجہ سے بطور کفارہ کئی نیک عمل کئے۔ (ماخوذ از صحیح بخاری، کتاب الشروط، بَابُ الشُّرُوطِ فِي الْجِهَادِ وَالْمُصَالَحَةِ مَعَ أَهْلِ الْحَرْبِ وَ كِتَابَةِ الشُّرُوطِ، حدیث نمبر 2731-2732) (ماخوذ از عمدۃ القاری، جلد 14، صفحہ 16، داراحیاء التراث العربی بیروت) یہ بخاری میں سے لیا گیا ہے۔

اسی صلح حدیبیہ کی تفصیلات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے لکھا ہے کہ عروہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور آپؐ کے ساتھ گفتگو شروع کی۔ آپؐ نے کے سامنے اپنی وہی تقریر دوہرائی جو اس سے قبل آپؐ بُدَیل بن وَرْقا کے سامنے فرما چکے تھے۔ عُروہ اصولاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رائے کے ساتھ متفق تھا مگر قریش کی سفارت کا حق ادا کرنے اور ان کے حق میں زیادہ سے زیادہ شرائط محفوظ کرانے کی غرض سے کہنے لگا۔ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر آپؐ نے اس جنگ میں اپنی قوم کو ملیا میٹ کر دیا تو کیا آپؐ نے عربوں میں کسی ایسے آدمی کا نام سنا ہے جس نے آپؐ سے پہلے ایسا ظلم ڈھایا ہو لیکن اگر بات دگرگوں ہوئی یعنی قریش کو غلبہ ہو گیا تو خدا کی قسم! مجھے آپؐ کے اردگرد ایسے منہ نظر آ رہے ہیں کہ انہیں بھاگتے ہوئے دیر نہیں لگے گی اور یہ سب لوگ آپ کا ساتھ چھوڑ دیں گے۔ حضرت ابوبکرؓ جو اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہی بیٹھے تھے عروہ کے یہ الفاظ سن کر غصہ سے بھر گئے اور فرمانے لگے جاؤ جاؤ اور لات کو، یعنی اُن کا بت جو لات ہے، اس کو چومتے پھرو۔ کیا ہم خدا کے رسول کو چھوڑ جائیں گے؟ لات بت جو تھا وہ قبیلہ بنوثقیف کا ایک مشہور بت تھا۔ حضرت ابوبکرؓ کا مطلب یہ تھا کہ تم لوگ بت پرست ہو اور ہم لوگ خدا پرست ہیں تو کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ تم تو بتوں کی خاطر صبر و ثبات دکھاؤ اور ہم خدا پر ایمان لاتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ جائیں۔ عروہ نے طیش میں آ کر پوچھا یہ کون شخص ہے جو اس طرح میری بات کاٹتا ہے؟ لوگوں نے کہا یہ ابوبکرؓ ہیں۔ ابوبکر کا نام سن کر عروہ کی آنکھیں شرم سے نیچی ہو گئیں۔ کہنے لگا اے ابوبکرؓ! اگر میرے سر پر تمہارا ایک بھاری احسان نہ ہوتا۔ یہاں بھی یہی ذکر کیا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے ایک دفعہ اس کا قرض ادا کر کے اس کی جان چھڑائی تھی۔ تو خدا کی قسم میں تمہیں اس وقت بتاتا کہ ایسی بات کا جو تم نے کہی ہے کس طرح جواب دیتے ہیں۔

(ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ، صفحہ 757، 756)

بخاری کے ایک حوالے میں درج ہے کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قریش کا معاہدہ ہو رہا تھا اور شرائط طے پا چکی تھیں۔ اس وقت حضرت ابوجَندل جو کہ سُہَیل بن عَمرو کے بیٹے تھے اپنی زنجیروں میں لڑکھڑاتے ہوئے آئے۔ سُہَیل بن عَمرو نے جو مکہ کی طرف سے بطور سفیر آئے تھے اس نے ان کو واپس کرنے کا مطالبہ کیا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو قریش کو واپس کر دیا۔ (ماخوذ از صحیح بخاری، کتاب الشروط، بَابُ الشُّرُوطِ فِي الْجِهَادِ وَالْمُصَالَحَةِ، حدیث نمبر 2731-2732)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے اس کی کچھ تفصیل بیان کی ہے اور اس میں اس واقعہ کا بھی ذکر ہے جو حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بحث کرتے ہوئے کیا تھا کہ اگر آپؐ اللہ تعالیٰ کے سچے نبی ہیں تو پھر ہم یوں نیچے لگ کر بات کیوں کریں۔ بہرحال اس کی تفصیل یہ ہے یعنی ابوجندل کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے اس پر حضرت عمرؓ نے یہ بات کی۔

’’مسلمان یہ نظارہ دیکھ رہے تھے ’’ابوجندل سے زیادتی کا‘‘ اور مذہبی غیرت سے ان کی آنکھوں میں خون اتر رہا تھا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے سہم کر خاموش تھے۔ آخر حضرت عمرؓ سے نہ رہا گیا۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آئے اور کانپتی ہوئی آواز میں فرمایا۔ کیا آپؐ خدا کے برحق رسول نہیں؟ آپؐ نے فرمایا ہاں ہاں ضرور ہوں۔ عمرؓ نے کہا کیا ہم حق پر نہیں اور ہمارا دشمن باطل پر نہیں؟ آپؐ نے فرمایا ہاں ہاں ضرور ایسا ہی ہے۔ عمرؓ نے کہا تو پھر ہم اپنے سچے دین کے معاملہ میں یہ ذلت کیوں برداشت کریں؟ آپؐ نے حضرت عمرؓ کی حالت کو دیکھ کر مختصر الفاظ میں فرمایا۔ دیکھو عمر! میں خدا کا رسول ہوں اور میں خدا کی منشاء کو جانتا ہوں اور اس کے خلاف نہیں چل سکتا اور وہی میرا مددگار ہے مگر حضرت عمرؓ کی طبیعت کا تلاطم لحظہ بلحظہ بڑھ رہا تھا۔ کہنے لگے کیا آپؐ نے ہم سے یہ نہیں فرمایا تھا کہ ہم بیت اللہ کا طواف کریں گے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں میں نے ضرور کہا تھا مگر کیا میں نے یہ بھی کہا تھا کہ یہ طواف ضرور اسی سال ہو گا؟ عمرؓ نے کہا نہیں ایسا تو نہیں کہا۔ آپؐ نے فرمایا تو پھر انتظار کرو۔ تم ان شا اللہ ضرور مکہ میں داخل ہو گے اور کعبہ کا طواف کرو گے۔ مگر اس جوش کے عالم میں حضرت عمرؓ کی تسلی نہیں ہوئی لیکن چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاص رعب تھا اس لئے حضرت عمرؓ وہاں سے ہٹ کر حضرت ابوبکرؓ کے پاس آئے اور ان کے ساتھ بھی اسی قسم کی جوش کی باتیں کیں۔ اور حضرت ابوبکرؓ نے بھی اسی قسم کے جواب دئے مگر ساتھ ہی حضرت ابوبکرؓ نے نصیحت کے رنگ میں فرمایا دیکھو عمر سنبھل کر رہو۔ رسولِ خدا کی رکاب پر جو ہاتھ تم نے رکھا ہے اسے ڈھیلا نہ ہونے دینا کیونکہ خدا کی قسم! یہ شخص جس کے ہاتھ میں ہم نے اپنا ہاتھ دیا ہے بہرحال سچا ہے۔

حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ اس وقت میں اپنے جوش میں یہ ساری باتیں کہہ تو گیا مگر بعد میں مجھے سخت ندامت ہوئی اور میں توبہ کے رنگ میں اس کمزوری کے اثر کو دھونے کیلئے بہت سے نفلی اعمال بجالایا۔ یعنی صدقے کئے۔ روزے رکھے۔ نفلی نمازیں پڑھیں اور غلام آزاد کئے تاکہ میری اس کمزوری کا داغ دھل جائے۔‘‘

(سیرت خاتم النبیینؐ، صفحہ 767-768)

حضرت مصلح موعودؓ صلح حدیبیہ کے واقعات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ’’رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب خانہ کعبہ کے طواف کیلئے تشریف لے گئے تو کفار مکہ نے خبر پا کر اپنے ایک سردار کو آپؐ کی طرف روانہ کیا کہ وہ جا کر کہے کہ اس سال آپؐ طواف کیلئے نہ آئیں۔ وہ سردار آپ کے پاس پہنچا اور بات چیت کرنے لگا۔ بات کرتے وقت اس نے آپ کی ریشِ مبارک کو ہاتھ لگایا کہ آپ اس دفعہ طواف نہ کریں اور کسی اگلے سال پر ملتوی کر دیں۔‘‘ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ ’’ایشیاء کے لوگوں میں دستور ہے کہ جب وہ کسی سے بات منوانا چاہتے ہوں تو منّت کے طور پر دوسرے کی داڑھی کو ہاتھ لگاتے ہیں یا اپنی داڑھی کو ہاتھ لگا کر کہتے ہیں کہ دیکھو! میں بزرگ ہوں اور قوم کا سردار ہوں میری بات مان جاؤ۔ چنانچہ اس سردار نے بھی منّت کے طور پر آپ کی داڑھی کو ہاتھ لگایا۔ یہ دیکھ کر ایک صحابی آگے بڑھے اور اپنی تلوار کا ہتھا مار کر سردار سے کہا اپنے ناپاک ہاتھ پیچھے ہٹاؤ۔ سردار نے تلوار کا ہتھا مارنے والے کو پہچان کر کہا تم وہی ہو جس پر میں نے فلاں موقع پر احسان کیا تھا۔ یہ سن کر وہ صحابی خاموش ہو گئے اور پیچھے ہٹ گئے۔ سردار نے پھر منّت کے طور پر آپ کی داڑھی کو ہاتھ لگایا۔ صحابہؓ کہتے ہیں کہ ہمیں اس سردار کے اس طرح ہاتھ لگانے پر سخت غصہ آ رہا تھا مگر اس وقت ہمیں کوئی ایسا شخص نظر نہ آتا تھا جس پر اس سردار کا احسان نہ ہو اور اس وقت ہمارا دل چاہتا تھا کہ کاش! ہم میں سے کوئی ایسا شخص ہوتا جس پر اس سردار کا کوئی احسان نہ ہو۔ اتنے میں ایک شخص ہم میں سے آگے بڑھا جو سر سے پاؤں تک خود اور زِرہ میں لپٹا ہوا تھا اور بڑے جوش کے ساتھ سردار سے مخاطب ہو کر کہنے لگا ہٹا لو اپنا ناپاک ہاتھ۔ یہ حضرت ابوبکرؓ تھے۔‘‘ جنہوں نے یہ کہا تھا۔ ’’سردار نے جب ان کو پہچانا تو کہا ہاں میں تمہیں کچھ نہیں کہہ سکتا کیونکہ تم پر میرا کوئی احسان نہیں ہے۔‘‘ (ہندوستانی الجھنوں کا آسان ترین حل، انوار العلوم، جلد 18، صفحہ 560)

ذوالقعدہ چھ ہجری میں صلح حدیبیہ کے موقع پر جب صلح نامہ لکھا گیا تو اس معاہدے کی دو نقلیں تیار کی گئیں اور بطور گواہ کے فریقین کے متعدد معززین نے ان پر اپنے دستخط کیے۔ مسلمانوں کی طرف سے دستخط کرنے والوں میں سے حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ، حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ تھے۔ یہ سیرت خاتم النبیین سے ماخوذ ہے۔

(ماخوذ از سیرت خاتم النبیین از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اےؓ، صفحہ 769)

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ اسلام میں صلح حدیبیہ سے بڑی کوئی اَور فتح نہیں ہے۔

(سبل الھدیٰ والرشاد، جلد 5، صفحہ 64، دارالکتب العلمیۃ بیروت 1993ء)

سریہ حضرت ابوبکرؓ بطرف بَنُو فَزَارَہ، اس کے ذکر میں لکھا ہے کہ یہ سریہ چھ ہجری میں ہوا ہے۔ بنوفزارہ نَجُد اور وادِی الْقُریٰ میں آباد تھے۔ (فرہنگ سیرت، صفحہ 64، زوار اکیڈیمی کراچی 2003ء)

طبقات الکبریٰ میں اور سیرت ابن ہشام میں لکھا ہے کہ یہ سریہ حضرت زید بن حارثہؓ کی کمان میں بھیجا گیا تھا۔ (ماخوذ از الطبقات الکبریٰ، جزء 2، صفحہ 69، دارالکتب العلمیۃ بیروت 2017ء) (ماخوذ از السیرۃ النبویہ

لابن ہشام، صفحہ 875، دارالکتب العلمیۃ بیروت 2001ء)

لیکن صحیح مسلم اور سنن ابی داؤد کی حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ کو اس سریہ کا امیر مقرر فرمایا تھا۔ چنانچہ صحیح مسلم کی روایت میں ہے کہ اِیَاس بن سَلَمہ بیان کرتے ہیں کہ میرے پاس میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ ہم نے فَزَارہ قبیلہ سے جنگ کی اور ہمارے امیر حضرت ابوبکرؓ تھے۔ آپؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر امیر بنایا تھا۔

(صحیح مسلم، کتاب الجهاد والسیر، باب التنفیل وفداء المسلمین بالاساری، حدیث 4573)(سنن ابی داؤد، کتاب الجهاد، باب الرخصة فی المدرکین یفرق بینهم، حدیث 2697)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے بھی اس سریہ کا ذکر کرتے ہوئے یہ بیان فرمایا ہے کہ ”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کا ایک دستہ حضرت ابوبکرؓ کی کمان میں بنوفَزَارہ کی طرف روانہ فرمایا۔ یہ قبیلہ اس وقت مسلمانوں کے خلاف برسرپیکار تھا اور اس دستہ میں سَلَمہ بن اَکْوَع بھی شامل ہوئے جو مشہور تیرانداز اور دوڑنے میں خاص مہارت رکھتے تھے۔ سَلَمہ بن اَکْوَع بیان کرتے ہیں کہ ہم صبح کی نماز کے قریب اس قبیلہ کی قرارگاہ کے پاس پہنچے اور جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت ابوبکرؓ نے ہمیں حملہ کا حکم دیا۔ ہم قبیلہ فَزَارہ سے لڑتے ہوئے ان کے چشمہ تک جا پہنچے اور مشرکین کے کئی آدمی مارے گئے جس کے بعد وہ میدان چھوڑ کر بھاگ نکلے اور ہم نے کئی آدمی قید کر لئے۔ سلمہؓ روایت کرتے ہیں کہ بھاگنے والے لوگوں میں سے ایک پارٹی بچوں اور عورتوں کی تھی جو جلدی جلدی ایک قریب کی پہاڑی کی طرف بڑھ رہی تھی۔ میں نے ان کے اور پہاڑی کے درمیان تیر پھینکنے شروع کر دیئے۔ جس پر یہ پارٹی خائف ہو کر کھڑی ہوگئی اور ہم نے انہیں قید کر لیا۔ ان قیدیوں میں ایک عمر رسیدہ عورت بھی تھی جس نے اپنے اوپر سرخ چمڑے کی چادر اوڑھ رکھی تھی اور اس کی ایک خوبصورت لڑکی بھی اس کے ساتھ تھی۔ میں ان سب کو گھیر کر حضرت ابوبکرؓ کے پاس لے آیا اور آپؓ نے یہ لڑکی میری نگرانی میں دے دی۔ پھر جب ہم مدینہ میں آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ لڑکی لے لی اور اسے مکہ بھجوا کر اس کے عوض میں بعض ان مسلمان قیدیوں کی رہائی حاصل کی جو اہل مکہ کے پاس محبوس تھے۔“(سیرت خاتم النبیین ﷺ، صفحہ 716-717) جن کو اہل مکہ نے قید کیا ہوا تھا۔ اس لڑکی کے عوض ان کو چھڑوایا۔

غزوۂ خیبر کے بارے میں ذکر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماہ محرم سات ہجری میں خیبر کی طرف روانہ ہوئے۔ خیبر ایک نخلستان ہے جو مدینہ منورہ سے ایک سو چوراسی کلومیٹر شمال میں واقع ہے۔ یہاں ایک آتش فشانی چٹانوں کا سلسلہ ہے۔ یہاں یہود کے بہت سے قلعے تھے جن میں سے بعض کے آثار اب بھی باقی ہیں۔ ان قلعوں کو مسلمانوں نے غزوۂ خیبر میں فتح کیا تھا۔ یہ علاقہ نہایت زرخیز اور یہود کا سب سے بڑا مرکز تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد مدینہ پر سِبَاع بن عُرْفُطَہ غِفَارِی کو امیر مقرر کیا۔(تاریخ الطبری، جلد 3، صفحہ 144، ذکر الاحداث الکائنة فی سنة سبع من الهجرة غزوۂ خیبر دار الفکر بیروت 2002ء)(اٹلس سیرت نبوی از ڈاکٹر شوقی ابوخلیل، صفحہ 330، دارالسلام)(فرہنگ سیرت، صفحہ 117، زوار اکیڈیمی کراچی 2003ء)

خیبر میں قلعوں کا محاصرہ دس سے زائد راتیں رہا۔

(المواھب اللدنّیہ، جلد 1، صفحہ 517، غزوۂ خیبر المکتب الاسلامی 2004ء)

حضرت بُرَیْدَہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دردِ شقیقہ ہوجاتا تھا تو آپؐ ایک یا دو دن باہر تشریف نہ لاتے تھے۔ پس جب آپؐ خیبر میں اترے تو آپؐ کو درد شقیقہ ہو گیا تو آپؐ لوگوں میں تشریف نہ لائے۔ سر درد ہوتی ہے جسے درد شقیقہ، Migraine کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کَتِیْبَہ کے قلعوں کی طرف بھیجا۔ پس انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا لیا اور دشمن کے مقابلے میں ڈٹ گئے اور سخت قتال کیا۔ پھر واپس آ گئے اور فتح نہ ہوئی حالانکہ انہوں نے بہت کوشش کی تھی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کو بھیجا۔ انہوں نے بھی آپؐ کا جھنڈا لیا اور سخت قتال کیا اور یہ پہلے قتال سے بھی زیادہ سخت تھا۔ پھر آپؓ بھی واپس لوٹ آئے لیکن فتح نہ ہوئی۔

(سبل الھدٰی والرشاد، جزء5، صفحہ 124، دارالکتب العلمیۃ بیروت 1993ء)

تاریخ وسیرت کی اکثر کتب میں یہی ملتا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو یکے بعد دیگرے امیر لشکر بنایا گیا تھا لیکن ان کے ہاتھ سے قلعہ فتح نہ ہو سکا۔ البتہ ایک کتاب ہے جس کا نام ”سیدنا صدیقِ اکبرؓ“ ہے۔ یہ لاہور سے فروری 2010ء میں شائع ہوئی تھی۔ ہماری تحقیق کرنے والوں نے اس کو دیکھ کر مجھے لکھا ہے۔ اس میں مصنف نے لکھا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کے ہاتھ سے وہ قلعہ فتح ہوا تھا لیکن اس نے کوئی حوالہ نہیں دیا۔ بہرحال مصنف لکھتا ہے کہ ایک قلعہ کی فتح کیلئے حضرت ابوبکرؓ امیرِ لشکر ہو کر گئے جو آپؓ کے ہاتھ پر فتح ہوا۔ دوسرے قلعہ پر حضرت عمرؓ کو مقرر کیا گیا وہ بھی کامیاب ہوئے۔ تیسرے قلعہ کو سر کرنے کی مہم محمد بن مَسْلَمہؓ کے سپرد ہوئی لیکن وہ اس میں کامیاب نہ ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح میں ایسے شخص کو امیر لشکر بنا کر علم دوں گا جو خدا اور اس کے رسول کو بہت دوست رکھتا ہے اور اس کے ہاتھ سے قلعہ فتح ہو گا۔ چنانچہ حضرت علیؓ کو علم عنایت ہوا اور قلع قَمُوص فتح ہوا۔ (سیدنا صدیق اکبرؓ، صفحہ 49، از الحاج حکیم غلام نبی ایم.اے، مطبوعہ ادبیات لاہور)

ایک روایت غزوۂ خیبر کے حوالے سے واقدی کی ہے۔ کیونکہ لوگ اس کی تاریخ بھی پڑھتے ہیں اس لیے ذکر کر دیتا ہوں لیکن ضروری نہیں کہ یہ سو فیصد صحیح ہو۔ بہرحال وہ لکھتا ہے کہ غزوۂ خیبر کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی حضرت حُبَاب بن مُنْذِرؓ نے آپؐ سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہود کھجور کے درخت کو اپنی جوان اولاد سے بھی زیادہ محبوب رکھتے ہیں۔ آپ ان کے کھجور کے درخت کاٹ دیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کے درخت کاٹنے کا ارشاد فرمایا اور مسلمانوں نے تیزی سے کھجوروں کے درخت کاٹنے شروع کیے۔ یہاں تک جو یہ بیان ہے وہ سو فیصد قابل قبول نہیں ہو سکتا لیکن بہرحال یہ اگلا حصہ صحیح لگتا ہے۔ کہتے ہیں کہ اس پر حضرت ابوبکرؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یقیناً اللہ عزوجل نے آپؐ سے خیبر کا وعدہ کیا ہے اور وہ اپنے وعدے کو پورا کرنے والا ہے جو اس نے آپؐ سے کیا ہے۔ آپؐ کھجور کے درخت نہ کاٹیں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے اعلان کیا اور کھجوروں کے درخت کاٹنے سے منع کر دیا۔

(کتاب المغازی للواقدی، جلد2، صفحہ 120، باب غزوۂ خیبر دارالکتب العلمیۃ بیروت 2004ء)

جب اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خیبر پر فتح نصیب فرمائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی ایک خاص وادی کَتِیْبَہ کو اپنے قرابت داروں اور اپنے خاندان کی عورتوں اور مسلمانوں کے مردوں اور عورتوں میں تقسیم فرمایا۔ اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیگر رشتہ داروں کے علاوہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی ایک سو وسق غلہ اور کھجوریں عطا فرمائیں۔(ماخوذ از السیرة النبویة لابن ہشام، صفحہ 707، ذکر مقاسم خیبر و اموالھا، دارالکتب العلمیۃ بیروت 2001ء)

ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور ایک صاع اڑھائی کلو کا ہوتا ہے۔(لغات الحدیث، جلد4، صفحہ 487، و جلد2، صفحہ 648) اس طرح تقریباً تین سو پچھتر من غلہ بنتا ہے جو حضرت ابوبکرؓ کے حصہ میں آیا۔

سَرِیَّہ حضرت ابوبکر بطرف نَجْد اسکے بارے میں لکھا ہے کہ نجد ایک نیم صحرائی لیکن شاداب خطہ ہے۔ اس میں متعدد وادیاں اور پہاڑ ہیں۔ یہ جنوب میں یمن، شمال میں صحرائے شام اور عراق تک جا پہنچتا ہے۔ اسکے مغرب میں صحرائے حجاز واقع ہے۔ یہ علاقہ سطح زمین سے بارہ سو میٹر بلند ہے۔ اس بلندی کی بنا پر اس کو نَجْد کہتے ہیں۔

(فرہنگ سیرت، صفحہ 297، زوار اکیڈیمی کراچی 2003ء)

نَجْد میں بَنُو کِلَاب مسلمانوں کے خلاف اکٹھے ہوئے تو حضرت ابوبکرؓ کو ان کی سرکوبی کیلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں بھیجا۔ یہ سریہ شعبان سات ہجری میں ہوا۔ حضرت سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ کو بھیجا اور ہم لوگوں پر ان کو امیر بنایا۔

(سبل الھدیٰ والرشاد سریۃ ابوبکر الی بنی کلاب بنجد، جلد6، صفحہ 131، دارالکتب العلمیۃ بیروت 1993)

ابوسفیان صلح حدیبیہ کے بعد جب مکہ آیا تو اسکے بارے میں لکھا ہے کہ صلح حدیبیہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے جب بنوبکر نے جو قریش کے حلیف تھے، مسلمانوں کے حلیف قبیلہ بنوخُزَاعہ پر حملہ کیا اور قریش نے ہتھیاروں اور سواریوں سے بنوبکر کی مدد بھی کی اور صلح حدیبیہ کی شرائط کا پاس نہ کیا اور بڑے غرور اور تکبر سے کہہ دیا کہ ہم کسی معاہدے کو نہیں مانتے تو اس وقت ابوسفیان مدینہ میں آیا اور صلح حدیبیہ کے معاہدے کی تجدید چاہی۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی کسی بات کا جواب نہیں دیا۔ پھر وہ ابوبکرؓ کے پاس گیا اور ان سے بات کی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کریں لیکن انہوں نے کہا کہ میں ایسا نہیں کروں گا۔ پھر جیسا کہ حضرت عمرؓ کے ذکر میں بیان ہو چکا ہے وہ حضرت عمرؓ کے پاس گیا انہوں نے بھی انکار کر دیا۔ بہرحال وہ ناکام لوٹا۔(ماخوذ از سیرت ابن ہشام، صفحہ 734-735، دارالکتب العلمیۃ بیروت 2001ء)(شرح زرقانی، جلد3، صفحہ 379-380، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

غزوۂ فتح مکہ، اس غزوہ کو غَزْوَةُ الْفَتْحِ الْاَعْظَم بھی کہتے ہیں۔

(شرح زرقانی، جلد3، صفحہ 386، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

ارشاد باری تعالیٰ

اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ۔ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا (بنی اسرائیل:79)

ترجمہ: سورج کے ڈھلنے سے شروع ہو کر رات کے چھا جانے تک نماز کو قائم کر اور فجر کی تلاوت کو بھی اہمیت دے یقینا فجر کے وقت قرآن پڑھنا ایسا ہے کہ اس کی گواہی دی جاتی ہے۔

طالب دُعا: نورالہدیٰ، جماعت احمدیہ سملیہ (جھارکھنڈ)

ارشاد باری تعالیٰ

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا (سورۃ الفرقان:64)

ترجمہ: اور رحمان کے بندے وہ ہیں جو زمین پر فروتنی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب جاہل ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو (جواباً) کہتے ہیں ”سلام“

طالب دعا: صبیحہ کوثر، جماعت احمدیہ بھونیشور (اڈیشہ)

غزوۂ مکہ رمضان آٹھ ہجری میں ہوا۔ تاریخ طبری میں بیان ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو سفر کی تیاری کا ارشاد فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں سے فرمایا میرا سامان بھی تیار کر دو۔ حضرت ابوبکرؓ اپنی بیٹی حضرت عائشہؓ کے پاس داخل ہوئے، ان کے گھر گئے۔ اس وقت حضرت عائشہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامان کو تیار کر رہی تھیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے پوچھا اے میری بیٹی! کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں کچھ ارشاد فرمایا ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سامان تیار کرو؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔ حضرت ابوبکرؓ نے پوچھا تمہارا کیا خیال ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارادہ کہاں جانے کا ہے؟ حضرت عائشہؓ نے کہا میں بالکل نہیں جانتی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بتا دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کی طرف جا رہے ہیں اور آپؐ نے انہیں فوراً انتظام کرنے اور تیار ہونے کا ارشاد فرمایا اور دعا کی کہ اے اللہ! قریش کے جاسوسوں کو اور ان کے مخبروں کو روکے رکھ یہاں تک کہ ہم ان لوگوں کو ان کے علاقوں میں اچانک پالیں۔ اس پر لوگوں نے تیاری شروع کر دی۔

(تاریخ الطبری لابی جعفر محمد بن جریر طبری ذکر الخبر عن فتح مکہ، جلد3، صفحہ 166، دار الفکر بیروت 2002ء)

اس واقعہ کی مزید وضاحت کرتے ہوئے سیرت حَلَبِیَّہ میں لکھا ہے کہ جب حضرت ابوبکرؓ حضرت عائشہؓ سے استفسار فرما رہے تھے تو اسی وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لے آئے۔ حضرت ابوبکرؓ نے آپ سے پوچھا یا رسول اللہؐ! کیا آپؐ نے سفر کا ارادہ فرمایا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔ تو حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا تو پھر مَیں بھی تیاری کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں۔ حضرت ابوبکرؓ نے دریافت کیا یا رسول اللہؐ! آپ نے کہاں کا ارادہ فرمایا ہے؟ آپؐ نے فرمایا قریش کے مقابلہ کا مگر ساتھ ہی یہ فرمایا کہ ابوبکر اس بات کو ابھی پوشیدہ ہی رکھنا۔ غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو تیاری کا حکم دیا مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس سے بے خبر رکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہاں جانے کا ارادہ ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے آپؐ سے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم کیا قریش اور ہمارے درمیان ابھی معاہدے اور صلح کی مدت باقی نہیں ہے۔ آپؐ نے فرمایا ہاں مگر انہوں نے غداری کی ہے اور معاہدے کو توڑ دیا ہے مگر مَیں نے تم سے جو کچھ کہا ہے اس کو راز ہی رکھنا۔

ایک روایت میں یوں بیان ہوا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے آپؐ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپؐ نے کسی طرف روانگی کا ارادہ فرمایا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا شاید آپ بنو اَصْفَر یعنی رومیوں کی طرف کوچ کا ارادہ فرما رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا تو کیا پھر نَجْد کی طرف کوچ کا ارادہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا پھر شاید آپ قریش کی طرف روانگی کا ارادہ فرما رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! مگر آپ کے اور ان کے درمیان تو ابھی صلح نامہ کی مدت باقی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ انہوں نے بنو کعب یعنی بنو خُزاعہ کے ساتھ کیا کیا ہے؟ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیہات اور ارد گرد کے مسلمانوں میں پیغامات بھجوائے اور ان سے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ رمضان کے مہینہ میں مدینہ حاضر ہو جائے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلان کے مطابق قبائل عرب مدینہ آنے شروع ہو گئے۔ جو قبائل مدینہ پہنچے ان میں بنو اسلم، بنو غِفار، بنو مُزَیْنَہ، بنو اَشْجَعْ اور بنو جُہَیْنَہ تھے۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی کہ اے اللہ! قریش کے مخبروں اور جاسوسوں کو روک دے یہاں تک کہ ہم ان لوگوں پر ان کے علاقے میں اچانک جا پہنچیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام راستوں پر نگرانی کرنے والی جماعتیں بٹھا دیں تا کہ ہر آنے جانے والے کے متعلق پتا رہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ جو کوئی بھی انجان شخص تمہارے پاس سے گزرے تو اسے روک دینا تا کہ قریش کو مسلمانوں کی تیاری کا علم نہ ہو سکے۔

(السیرۃ الحلبیۃ، جلد3، صفحہ 107-108، دار الکتب العلمیۃ، بیروت 2002)

اس واقعہ کی تفصیل بیان کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک بیوی سے کہا کہ میرا سامانِ سفر باندھنا شروع کرو۔ انہوں نے رختِ سفر باندھنا شروع کیا اور حضرت عائشہؓ سے کہا کہ میرے لیے ستّو وغیرہ یا دانے وغیرہ بھون کر تیار کرو۔ اِسی قسم کی غذائیں ان دنوں میں ہوتی تھیں۔ چنانچہ انہوں نے مٹی وغیرہ پھٹک کر دانوں سے نکالنی شروع کی۔ حضرت ابوبکرؓ گھر میں بیٹی کے پاس آئے اور انہوں نے یہ تیاری دیکھی تو پوچھا عائشہ یہ کیا ہو رہا ہے؟ کیا رسول اللہؐ کسی سفر کی تیاری میں ہیں؟ کہنے لگیں سفر کی تیاری ہی معلوم ہوتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کی تیاری کیلئے کہا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے اس پر کہا کوئی لڑائی کا ارادہ ہے؟ انہوں نے کہا کہ مجھے تو کچھ پتہ نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرا سامانِ سفر تیار کرو اور ہم ایسا کر رہے ہیں۔ دو تین دن کے بعد آپؐ نے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو بلایا اور کہا دیکھو تمہیں پتہ ہے خُزَاعہ کے آدمی اس طرح آئے تھے اور پھر بتایا کہ یہ واقعہ ہوا ہے اور مجھے خدا نے اِس واقعہ کی پہلے سے خبر دے دی تھی کہ انہوں نے غداری کی ہے اور ہم نے ان سے معاہدہ کیا ہوا ہے۔ اب یہ ایمان کے خلاف ہے کہ ہم ڈر جائیں اور مکہ والوں کی بہادری اور طاقت دیکھ کر ان کے مقابلہ کیلئے تیار نہ ہو جائیں۔ تو ہم نے وہاں جانا ہے تمہاری کیا رائے ہے؟ حضرت ابوبکرؓ نے کہا۔ یا رسول اللہؐ! آپ نے تو ان سے معاہدہ کیا ہوا ہے اور پھر وہ آپؐ کی اپنی قوم ہے۔ مطلب یہ تھا کہ کیا آپؐ اپنی قوم کو ماریں گے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہم اپنی قوم کو نہیں ماریں گے۔ معاہدہ شکنوں کو ماریں گے۔ پھر حضرت عمرؓ سے پوچھا۔ تو انہوں نے کہا۔ بسم اللہ مَیں تو روز دعائیں کیا کرتا تھا کہ یہ دن نصیب ہو اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت میں کفار سے لڑیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر بڑا نرم طبیعت کا ہے مگر قولِ صادق عمرؓ کی زبان سے زیادہ جاری ہوتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیاری کرو۔ پھر آپؐ نے ارد گرد کے قبائل کو اعلان بھجوایا کہ ہر شخص جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہے وہ رمضان کے ابتدائی دنوں میں مدینہ میں جمع ہو جائے۔ چنانچہ لشکر جمع ہونے شروع ہوئے اور کئی ہزار آدمیوں کا لشکر تیار ہو گیا اور آپؐ لڑنے کیلئے تشریف لے گئے۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نکلے تو آپؐ نے فرمایا اے میرے خدا! میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ تو مکہ والوں کے کانوں کو بہرا کر دے اور ان کے جاسوسوں کو اندھا کر دے۔ نہ وہ ہمیں دیکھیں اور نہ ان کے کانوں تک ہماری کوئی بات پہنچے۔ چنانچہ آپؐ نکلے مدینہ میں سینکڑوں منافق موجود تھے لیکن دس ہزار کا لشکر مدینہ سے نکلتا ہے اور کوئی اطلاع تک مکہ میں نہیں پہنچتی۔ (ماخوذ از سیر روحانی (7)، انوار العلوم، جلد 24، صفحہ 260 تا 262) یہ اللہ تعالیٰ کے کام تھے۔

طبقات ابن سعد میں لکھا ہے کہ مسلمانوں کا قافلہ عشاء کے وقت مَرُّ الظَّہرَ ان میں اترا۔ مر الظہر ان مکہ سے مدینہ کے راستے پر پچیس کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ یعنی پچیس کلومیٹر مکہ سے دور تھا۔ آپؐ نے اپنے صحابہ کو حکم دیا تو انہوں نے دس ہزار جگہ آگ روشن کی۔ قریش کو آپؐ کی روانگی کی خبر نہیں پہنچی۔ وہ غمگین تھے کیونکہ انہیں یہ ڈر تھا آپؐ ان سے جنگ کریں گے۔ یہ خیال تھا ان کا۔ خبر تو نہیں پہنچی لیکن یہ خیال تھا کہ قریش کی جنگ اب ضرور ہو گی۔ اس بات کا ان کو غم تھا۔ بہر حال لگتا ہے یہاں غلط لکھا گیا ہے روانگی کی خبر ان کو پہنچ گئی۔ یہاں پہنچنے کے بعد خبر پہنچی ہو گی۔ تو جب یہ قافلہ وہاں ٹھہر گیا اور دس ہزار جگہوں پر آگ روشن ہو گئی تو قریش نے ابوسفیان کو بھیجا کہ وہ حالات معلوم کرے۔ انہوں نے کہا اگر تُو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے تو ہمارے لیے ان سے امان لے لینا۔ ابوسفیان بن حَرْب، حکیم بن حِزَام اور بُدَیل بن وَرْقَاء روانہ ہوئے۔ جب انہوں نے لشکر دیکھا تو سخت پریشان ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رات پہرے پر حضرت عمرؓ کو نگران مقرر فرمایا۔ حضرت عباسؓ نے ابوسفیان کی آواز سنی تو پکار کر کہا کہ ابوحَنْظَلَہ، یہ ابوسفیان کی کنیت ہے، اس نے کہا لبیک۔ یہ تمہارے پیچھے کیا ہے؟ ابوسفیان نے حضرت عباسؓ سے پوچھا کہ تمہارے پیچھے کیا ہے؟ انہوں نے کہا یہ دس ہزار کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ حضرت عباسؓ نے اسے پناہ دی۔ اسے اور اس کے دونوں ساتھیوں کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔ تینوں اسلام لے آئے۔ (الطبقات الکبریٰ، جلد دوم، صفحہ 102-103، غزوہ رسول اللہ عام الفتح دار الکتب العلمیۃ 2017ء) (اٹلس سیرت نبویؐ، صفحہ 396، مکتبہ دار السلام)

ابھی اس کا تسلسل آگے جاری ہے۔ ان شاء اللہ آئندہ بیان ہو گا۔

......☆......☆......☆......

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جو شخص دین کے معاملے میں کوئی ایسی نئی رسم پیدا کرتا ہے
جس کا دین سے کوئی تعلق نہیں تو وہ رسم مردود اور غیر مقبول ہے
(بخاری، کتاب الصلح)

طالبِ دعا: اے شمس العالم (جماعت احمدیہ میلا پالم، صوبہ تامل ناڈو)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سب اعمال کا دار و مدار نیّتوں پر ہوتا ہے
اور ہر انسان کو اس کی نیت کے مطابق ہی بدلہ ملتا ہے
(بخاری، کتاب بدء الوحی)

طالبِ دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (کرناٹک)

شعبہ نور الاسلام کے تحت

اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ مسلم جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں

ٹول فری نمبر : 1800 103 2131

اوقات: روزانہ صبح 8:30 بجے سے رات 10:30 بجے تک (جمعہ کے روز تعطیل)

سیرت خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(از حضرت مرزا بشیر احمد ایم.اے رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

ابتدائی اِخفا اور قریش کا رویہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتداء میں قریباً تین برس تک اسلام کی تبلیغ کو عموماً خفیہ رکھا۔ چنانچہ اس زمانہ میں مسلمانوں کا کوئی خاص مرکز بھی نہ تھا جہاں وہ جمع ہو سکتے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر مسلمانوں کی تبلیغ سے جو متلاشیانِ حق آتے تھے اُن سے آپؐ عموماً اپنے مکان کے اندر ہی ملتے تھے یا شہر سے باہر کسی جگہ ملاقات فرماتے تھے۔ اس اخفاء کا یہاں تک اثر تھا کہ بعض اوقات خود مسلمانوں کو ایک دوسرے کے اسلام کا پتہ نہ لگتا تھا جس کی وجہ یہ بھی تھی کہ اس زمانہ میں مسلمان اپنے اسلام کو عام طور پر چھپاتے تھے اور سردارانِ قریش کے کانوں تک تو بہت ہی کم خبر پہنچتی تھی لیکن اگر کبھی خبر پہنچ بھی جاتی تو بھی ان کی طرف سے ان ایام میں عموماً مسلمانوں سے کوئی تعارض نہ ہوتا تھا بلکہ اُن کی مخالفت عملاً ہنسی مذاق تک ہی محدود رہتی تھی کیونکہ وہ اس تمام کارروائی کو ایک بچوں کا کھیل سمجھتے تھے۔ یا اگر کبھی کوئی شخص زیادہ سختی سے مخالفت کرتا بھی تھا تو یہ اس کا ذاتی فعل ہوتا تھا اور اسلام کے خلاف قریش کی طرف سے اس وقت کوئی متحدہ مخالفانہ کوشش نہ تھی۔

ابتدائی زمانہ کے ارکانِ اسلام

اصول اسلام کا ذکر اُوپر گذر چکا ہے یعنی یہ کہ اس ابتدائی زمانہ میں جب کہ شریعت اسلامی کے نزول کی ابتداء تھی ارکان اسلام میں سے صرف ایمان باللہ اور توحید پر اصل زور تھا۔ اسکے بعد ایمان بالرسل، بعث بعد الموت اور جزا سزا کا عقیدہ تھا اور گو درحقیقت یہ وہ بنیادی اصول ہیں کہ اگر غور سے دیکھو تو سب کچھ ان کے اندر آجاتا ہے لیکن جس طرح بعد میں یہ اور دوسری اصولی باتیں تدوینی رنگ میں ارکانِ ایمان قرار دی گئیں یہ حال اوائل میں نہ تھا۔ اسی طرح ارکانِ اعمال کا حال تھا۔ بلکہ اعمال میں تو موجودہ ارکان یعنی نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ میں سے کوئی رکن بھی اس وقت تک باقاعدہ طور پر قائم نہ ہوا تھا۔ البتہ احادیث سے اس قدر ثابت ہوتا ہے کہ ابتداء میں جبرائیل نے آپؐ کو نماز اور وضو کا طریق سکھا دیا تھا مگر باقاعدہ پانچ وقت کی نماز بہت بعد میں شروع ہوئی اور روزہ وغیرہ تو اس سے بھی بہت عرصہ بعد میں شروع ہوئے۔ ابتداء میں صرف نماز تھی اور وہ بھی ایک نفلی رنگ رکھتی تھی۔ یعنی ان ابتدائی ایام میں مسلمان اپنے طور پر گھروں میں یا مکہ کے پاس کی گھاٹیوں میں دو دو چار چار مل کر جب موقع ملا ایک عام عبادت کے رنگ میں نماز ادا کرلیا کرتے تھے، چنانچہ اس ابتدائی زمانہ کے متعلق مؤرخین لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی مکہ کی کسی گھاٹی میں نماز پڑھ رہے تھے کہ اچانک اس طرف سے ابو طالب کا گذر ہوا۔ ابوطالب کو ابھی تک اسلام کی کوئی خبر نہ تھی اس لیے وہ کھڑا ہو کر نہایت حیرت سے یہ نظارہ دیکھتا رہا۔ جب آپؐ نماز ختم کر چکے تو اس نے پوچھا ”بھتیجے یہ کیا دین ہے جو تم نے اختیار کیا ہے؟“ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”چچا! یہ دین الٰہی اور دین ابراہیم ہے۔“ اور آپؐ نے ابوطالب کو مختصر طور پر اسلام کی دعوت دی، لیکن ابو طالب نے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ مَیں اپنے باپ دادا کا مذہب نہیں چھوڑ سکتا۔ مگر ساتھ ہی اپنے بیٹے حضرت علیؓ کی طرف مخاطب ہو کر بولا۔ ہاں بیٹا تم بے شک محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ساتھ دو کیونکہ مجھے یقین ہے کہ وہ تم کو سوائے نیکی کے اور کسی طرف نہیں بلائے گا۔ غالباً اسی زمانہ کے قریب کا ایک اور واقعہ ہے کہ سعد بن ابی وقاص اور چند اور مسلمان مل کر کسی گھاٹی میں نماز پڑھ رہے تھے کہ اچانک چند مشرکین وہاں آنکلے اور انہوں نے مسلمانوں کو ایک نئے رنگ کی عبادت کرتے دیکھ کر ڈانٹا جس پر باہم کچھ تکرار بھی ہوگئی۔

کھلی تبلیغ کا آغاز

یہ ابتدائی زمانہ اسی طرح خاموش اور خفیہ تبلیغ میں گذر رہا تھا اور بعثتِ نبویؐ پر قریباً تین سال گذر چکے تھے اور اب چوتھا سال شروع تھا کہ الٰہی حکم نازل ہوا کہ ”فَاصۡدَعۡ بِمَا تُؤۡمَرُ“ ”یعنی اے رسُول! جو حکم تجھے دیا گیا ہے وہ کھول کھول کر لوگوں کو سُنا دے۔“

اور اس کے قریب ہی یہ آیت اُتری کہ وَاَنۡذِرۡ عَشِیۡرَتَکَ الۡاَقۡرَبِیۡنَ ”یعنی اپنے قریبی رشتہ داروں کو ہوشیار و بیدار کر۔“

جب یہ احکام اُترے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوہِ صفا پر چڑھ گئے اور بلند آواز سے پُکار کر اور ہر قبیلہ کا نام لے لے کر قریش کو بلایا۔ جب سب لوگ جمع ہو گئے تو آپؐ نے فرمایا: ”اے قریش! اگر مَیں تم کو یہ خبر دُوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے ایک بڑا لشکر ہے جو تم پر حملہ کرنے کو تیار ہے تو کیا تم میری بات کو مانو گے؟“ بظاہر یہ ایک بالکل ناقابلِ قبول بات تھی مگر سب نے کہا۔ ”ہاں ہم ضرور مانیں گے کیونکہ ہم نے تمہیں ہمیشہ صادق القول پایا ہے۔“ آپؐ نے فرمایا ”تو پھر سنو! مَیں تم کو خبر دیتا ہوں کہ اللہ کے عذاب کا لشکر تمہارے قریب پہنچ چکا ہے۔ خدا پر ایمان لاؤ تا اس عذاب سے بچ جاؤ۔“ جب قریش نے یہ الفاظ سُنے تو کھل کھلا کر ہنس پڑے اور آپؐ کے چچا ابولہب نے آپؐ سے مخاطب ہو کر کہا۔ ”تَبًّا لَکَ اَلِھٰذَا جَمَعۡتَنَا“ محمد تو ہلاک ہو۔ کیا اس غرض سے تو نے ہم کو جمع کیا تھا؟“ پھر سب لوگ ہنسی مذاق کرتے ہوئے منتشر ہو گئے۔

اقرباء کی دعوت

انہی دنوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے ارشاد فرمایا کہ ایک دعوت کا انتظام کرو اور اس میں بنوعبدالمطلب کو بلاؤ تا کہ اس ذریعہ سے اُن تک پیغامِ حق پہنچایا جاوے، چنانچہ حضرت علیؓ نے دعوت کا انتظام کیا اور آپؐ نے اپنے سب قریبی رشتہ داروں کو جو اس وقت کم وبیش چالیس نفوس تھے اس دعوت میں بُلایا۔ جب وہ کھانا کھا چکے تو آپؐ نے کچھ تقریر شروع کرنی چاہی مگر بدبخت ابولہب نے کچھ ایسی بات کہہ دی جس سے سب لوگ منتشر ہو گئے۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ ”یہ موقع تو جاتا رہا اب پھر دعوت کا انتظام کرو۔“ چنانچہ آپؐ کے رشتہ دار پھر جمع ہوئے اور آپؐ نے انہیں یوں مخاطب کیا کہ ”اے بنوعبدالمطلب! دیکھو مَیں تمہاری طرف وہ بات لے کر آیا ہوں کہ اس سے بڑھ کر اچھی بات کوئی شخص اپنے قبیلہ کی طرف نہیں لایا۔ میں تمہیں خدا کی طرف بلاتا ہوں۔ اگر تم میری بات مانو تو تم دین و دُنیا کی بہترین نعمتوں کے وارث بنو گے۔ اب بتاؤ اس کام میں میرا کون مددگار ہوگا؟“ سب خاموش تھے اور ہر طرف مجلس میں ایک سنّاٹا تھا کہ یکلخت ایک طرف سے ایک تیرہ سال کا دُبلا پتلا بچہ جس کی آنکھوں سے پانی بہہ رہا تھا اُٹھا اور یوں گویا ہوا۔ ”گو مَیں سب میں کمزور ہوں اور سب میں چھوٹا ہوں مگر مَیں آپؐ کا ساتھ دوں گا۔“ یہ حضرت علیؓ کی آواز تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کے یہ الفاظ سُنے تو اپنے رشتہ داروں کی طرف دیکھ کر فرمایا۔ ”اگر تم جانو تو اس بچے کی بات سنو اور اسے مانو۔“ حاضرین نے یہ نظارہ دیکھا تو بجائے عبرت حاصل کرنے کے سب کھل کھلا کر ہنس پڑے اور ابولہب اپنے بڑے بھائی ابوطالب سے کہنے لگا ”لو اَب محمد تمہیں یہ حکم دیتا ہے کہ تم اپنے بیٹے کی پیروی اختیار کرو۔“ اور پھر یہ لوگ اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کمزوری پر ہنسی اُڑاتے ہوئے رُخصت ہو گئے۔“

دارارقم میں پہلا تبلیغی مرکز

غالباً انہی ایام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خیال پیدا ہوا کہ مکہ میں ایک تبلیغی مرکز قائم کیا جاوے جہاں مسلمان نماز وغیرہ کیلئے بے روک ٹوک جمع ہو سکیں اور امن واطمینان اور خاموشی کے ساتھ باقاعدہ اسلام کی تبلیغ کی جاسکے۔ اس غرض کیلئے ایک ایسے مکان کی ضرورت تھی جو مرکزی حیثیت رکھتا ہو۔ چنانچہ آپؐ نے ایک نومسلم ارقم بن ابی ارقم کا مکان پسند فرمایا جو کوہِ صفا کے دامن میں واقع تھا۔ اس کے بعد تمام مسلمان یہیں جمع ہوتے۔ یہیں نماز پڑھتے۔ یہیں متلاشیانِ حق آتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اسلام کی تبلیغ فرماتے اسی وجہ سے یہ مکان تاریخ میں خاص شہرت رکھتا ہے اور ’دارالاسلام‘ کے نام سے مشہور ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قریباً تین سال تک دارِارقم میں کام کیا۔ یعنی بعثت کے چوتھے سال آپؐ نے اسے اپنا مرکز بنایا اور چھٹے سال کے آخر تک آپؐ نے اُس میں اپنا کام کیا۔ مؤرخین لکھتے ہیں کہ دارارقم میں اسلام لانے والوں میں آخری شخص حضرت عمرؓ تھے جن کے اسلام لانے سے مسلمانوں کو بہت تقویت پہنچی اور وہ دارارقم سے نکل کر برملا تبلیغ کرنے لگ گئے۔

دارِارقم میں جو اشخاص ایمان لائے وہ بھی سابقین میں شمار ہوتے ہیں۔ اُن میں سے زیادہ مشہور یہ ہیں۔ اوّل مصعب بن عمیر جو بنوعبدالدار میں سے تھے اور بہت شکیل اور حسین تھے اور اپنے خاندان میں نہایت عزیز ومحبوب سمجھے جاتے تھے یہ وہی نوجوان بزرگ ہیں جو ہجرت سے قبل یثرب میں پہلے اسلامی مبلغ بنا کر بھیجے گئے اور جن کے ذریعہ مدینہ میں اسلام پھیلا۔ پھر زیدؓ بن الخطاب تھے جو حضرت عمرؓ کے بڑے بھائی تھے۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جنگِ یمامہ میں شہید ہوئے۔ حضرت عمرؓ کو ان کی وفات کا بہت صدمہ ہوا، چنانچہ جب اُن کے عہد خلافت میں کسی شخص نے اُن کے سامنے اپنے بھائی کا مرثیہ پڑھا، تو اُنہوں نے فرمایا کہ ”اگر مَیں ایسے شعر کہہ سکتا تو مَیں بھی اپنے بھائی کا ایسا مرثیہ کہتا۔“ اُس شخص نے جواب دیا۔ ”اے امیر المؤمنین! جس قسم کی مبارک موت آپ کے بھائی کو نصیب ہوئی ہے وہ اگر میرے بھائی کو نصیب ہوتی تو مَیں کبھی بھی اُس کا نوحہ نہ کرتا اور مرثیہ نہ کہتا۔“ حضرت عمرؓ کی طبیعت بڑی نکتہ شناس تھی۔ فرمایا۔ خُدا کی قسم جس طرح آج تم نے اس قول سے مجھے تسلی دی ہے ایسی کبھی کسی نے نہیں دی اور اسکے بعد پھر کبھی اپنے بھائی کی وفات پر اس طرح غم کا اظہار نہیں کیا۔

پھر اس زمانہ میں ایمان لانے والوں میں سے ایک عبداللہ ابن امّ مکتومؓ تھے جو نابینا تھے اور حضرت خدیجہؓ کے عزیزوں میں سے تھے۔ اُن کے متعلق ایک دلچسپ روایت آتی ہے کہ ایک دفعہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ولید بن مغیرہ کو جو قریش کا ایک بہت معزز رئیس تھا نہایت شوق اور سرگرمی سے تبلیغ فرمارہے تھے ابن امّ مکتومؓ جلدی جلدی آئے اور کسی دینی مسئلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کچھ دریافت کرنا چاہا لیکن اپنے شوق میں انہوں نے یہ خیال نہ کیا کہ یہاں کن لوگوں کا مجمع ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کس کام میں مصروف ہیں اور آدابِ مجلسِ رسُول کے ماتحت ان کو ایسے حالات میں کیا کرنا چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو موقع کے لحاظ سے اُن کا یہ فعل پسند نہ آیا اور آپؐ کے چہرہ پر ناپسندیدگی کے آثار ظاہر ہوئے مگر آپؐ کے اخلاق کریمانہ کا یہ تقاضا تھا کہ آپؐ نے اُن کو زبان سے کچھ نہیں فرمایا بلکہ صرف آپؐ نے یہ کیا کہ اُن کی طرف سے بے التفاتی کرکے ولید سے اپنی بات جاری رکھی۔ عبداللہ ابن امّ مکتوم کو اپنی غلطی کی طرف تو خیال نہیں گیا مگر آپؐ کی اس بے التفاتی پر ملال ہوا اور اُنہوں نے یہ خیال کیا کہ چونکہ ولید ایک بڑا آدمی ہے اس لیے آپؐ نے شاید اسکے مقابلہ میں مجھ غریب کی پروا نہیں کی۔ حالانکہ یہ خیال بالکل غلط اور بے بنیاد تھا کیونکہ اس وقت غریب امیر کا کوئی سوال نہ تھا بلکہ آپؐ ایک ایسے شخص کو تبلیغ فرمانے میں مصروف تھے جس کو ان باتوں کے سُننے کا بہت کم موقع ملتا تھا اور ابنِ امّ مکتوم کیلئے یہ موقع ہر وقت میسر تھا اس لیے آپؐ نے اس موقع کو ہاتھ سے دینا پسند نہ فرمایا اور ابنِ امّ مکتوم کے قطعِ کلام کو بُرا مانا جو حقیقت میں تھا بھی آدابِ مجلس کے خلاف۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اخلاقِ کریمانہ کا یہ عالم تھا کہ جب آپؐ کو ابن اُمّ مکتوم کے دلی ملال پر اطلاع ہوئی اور ایک قرآنی وحی بھی اس بارے میں نازل ہوئی تو آپؐ نے اُن کی بڑی دلداری کی اور عرب کے طریق کے مطابق اپنی چادر مبارک بچھا کر اس پر ان کو بٹھایا۔

پھر اس زمانہ میں مسلمان ہونے والوں میں ایک جعفر بن ابی طالب تھے جو حضرت علیؓ کے حقیقی بھائی تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قریبی عزیز تھے۔ جعفرؓ کے متعلق مؤرخین لکھتے ہیں کہ وہ خَلق اور خُلق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بہت ملتے تھے۔ پھر عمارؓ بن یاسر تھے جو قبیلہ مذحج سے تھے اور اپنے باپ یاسر اور والدہ سمیّہ کے ساتھ مکّہ میں رہتے تھے۔ پھر صہیبؓ بن سنان تھے جو عام طور پر صہیبؓ رومی کے نام سے مشہور ہیں مگر دراصل وہ رُومی نہ تھے بلکہ کسی زمانہ میں جبکہ ان کا باپ ایرانی حکومت کی طرف سے کسی جگہ کا عامل تھا رُومیوں کے ہاتھ قید ہو کر غلام بنا لیے گئے تھے اور پھر کچھ مدت تک اُن میں بطور غلام مقیم رہے بالآخر عبداللہ بن جدعان قرشی نے جو مکّہ کا ایک رئیس تھا انہیں خرید کر آزاد کر دیا تھا۔ صہیبؓ جب مسلمان ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نیک فال کے طور پر فرمایا کہ یہ ہمارا پہلا رُومی پھل ہے۔ صہیبؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صحبت کے اتنے دلدادہ تھے کہ جب یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کرنے لگے تو قریش نے ان کو روکا کہ تو ہمارے اندر ایک غریب غلام کی حیثیت میں آیا تھا اور اب تو ہم میں رہ کر امیر ہو گیا ہے اس لیے ہم تجھے نہیں جانے دیتے۔ انہوں نے کہا تم میری ساری دولت لے لو اور مجھے جانے دو۔ اس شرط پر قریش نے انہیں جانے دیا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اس واقعہ کی خبر پہنچی تو آپؐ نے خوشی کے ساتھ فرمایا کہ:

”صہیبؓ نے بہت نفع والی تجارت کی ہے۔“

جب حضرت عمرؓ اپنے عہدِ خلافت میں مہلک طور پر زخمی ہوئے تو انہوں نے اپنی جگہ صُہیبؓ کو ہی جو اس وقت پاس موجود تھے امام الصلوٰۃ مقرر فرمایا تھا۔ چنانچہ حضرت عمرؓ کا جنازہ بھی صہیبؓ نے پڑھا تھا۔ ابوموسیٰؓ اشعری بھی غالباً اُسی زمانہ میں یا اسکے قریب مسلمان ہوئے تھے۔ ابوموسیٰؓ یمن کے رہنے والے تھے اور نہایت خوش الحان تھے۔ حتیٰ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے متعلق ایک دفعہ فرمایا کہ ”ابوموسیٰ کو تو لحنِ داؤدی سے حصہ ملا ہے۔“ یہ وہی ابوموسیٰ ہیں جو حضرت علیؓ کے عہدِ خلافت میں حضرت علیؓ اور امیر معاویہ کے درمیان ثالث مقرر ہوئے تھے۔

(باقی آئندہ)

(سیرت خاتم النّبیینؐ صفحہ 126 تا 131، مطبوعہ 2006 قادیان)

سیرت المہدی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم.اے. رضی اللہ عنہ)

(503) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ خواجہ عبدالرحمن صاحب ساکن کشمیر نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ ایک کشمیری بھائی نے اپنے نوزائیدہ لڑکے کی ولادت پر مجھے خط لکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے نام دریافت کر کے تحریر کرو۔ مَیں نے حضرت اقدس سے اس بارہ میں استفسار کیا۔ حضور نے فوراً ہی ’’عبدالکریم‘‘ نام تجویز فرمایا۔ پھر کچھ خیال آیا تو مجھ سے دریافت فرمایا کہ اسکے باپ کا کیا نام ہے۔ مَیں نے نام بتایا جو،اب مجھے یاد نہیں حضور نے فرمایا کہ اچھا جو نام پہلے مونہہ سے نکلا ہے (یعنی عبدالکریم) وہی ٹھیک ہے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ خواجہ عبدالرحمن صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں قادیان میں تعلیم پاتے تھے اور اب کشمیر میں محکمہ جنگلات میں ملازم ہیں۔

(504) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ خواجہ عبدالرحمن صاحب ساکن کشمیر نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ اکثر اصحاب اپنے بچوں کے نام حضور علیہ السلام سے رکھواتے تھے اور حضور نام تجویز فرما دیتے تھے۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب کے بڑے لڑکے کا نام عبدالرحمن اور بندہ کی دو بہنوں کے نام حلیمہ اور امۃ اللہ بھی حضور ہی کے تجویز کردہ ہیں۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت صاحب عموماً بچہ کا نام رکھتے ہوئے قریبی رشتہ داروں کے ناموں کی مناسبت ملحوظ رکھتے تھے۔

(505) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ مکرم ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی بعض اوقات ناموں سے تفاول لیتے تھے۔ نیز تبرک کے طور پر لوگ آپ سے بچوں کے نام رکھوا لیتے تھے اور آپ اکثر اس بات کا خیال رکھتے تھے کہ باپ بیٹے کے نام میں یا بھائی بھائی کے نام میں مناسبت ہو۔ نیز آپ عموماً بچوں کے نام رکھنے میں فاطمہ اور سعید نام نہ رکھتے تھے۔ فاطمہ کے متعلق فرمایا کرتے تھے کہ اگر خواب میں بھی نظر آئیں تو بالعموم اس سے مراد ھم وغم ہوتا ہے کیونکہ حضرت فاطمہ کی تمام عمر رنج وتکالیف میں گزری اور سعید کے متعلق فرماتے تھے کہ ہم نے جس کا نام بھی سعید سُنا اُسے بالعموم برخلاف ہی پایا۔ اِلَّا ماشاء اللہ

خاکسار عرض کرتا ہے کہ علم الرویاء میں حضرت فاطمہ کو دیکھنا دنیوی لحاظ سے تکالیف کا مظہر ہوتا ہے مگر مَیں سمجھتا ہوں کہ اُخروی لحاظ سے ضرور مبارک ہوگا کیونکہ حضرت فاطمہ سَیِّدَۃُ نِسَآءِ الْجَنَّۃ ہیں اور سعید کے متعلق غالباً بعض نامبروں کے تلخ تجربہ سے حضور کو خیال پیدا ہو گیا ہوگا۔

(506) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ منشی امام الدین صاحب سابق پٹواری حال محلہ دارالرحمت قادیان نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ فراست دی گئی تھی کہ حضور علیہ السلام کو بعض دفعہ دوسرے شخص کی دل کی بات کا علم ہو جایا کرتا تھا۔ جس وقت میرا لڑکا ظہور احمد پیدا ہوا تو مَیں قادیان میں آیا۔ مسجد مبارک میں چند دوست بیٹھے تھے۔ میں نے ان سے ذکر کیا کہ مَیں چاہتا ہوں کہ میرے لڑکے کا نام حضور میرے بڑے لڑکے نثار احمد کے نام پر رکھیں لیکن میرا ابھی یہی خیال تھا اور دوسرے احباب نے بھی کہا کہ حضور عموماً والد کے نام پر بچہ کا نام رکھتے ہیں۔ اس لئے غالباً اب بھی حضور ایسا ہی کریں گے۔ حافظ حامد علی صاحب نے حضور کو میرے آنے کی اطلاع دی اور بچہ کی پیدائش کا بھی ذکر کیا۔ حضور مسکراتے ہوئے باہر تشریف لائے اور مجھے مبارکباد دی اور فرمایا کہ اس کا نام ظہور احمد رکھیں۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ میاں امام الدین صاحب نے جو یہ کہا ہے کہ حضور کو دل کی بات کا علم ہو جاتا تھا اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ حضرت صاحب عالم الغیب تھے کیونکہ غیب کا علم صرف خدا کو حاصل ہے۔ البتہ چونکہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء سے تربیت کا کام لینا ہوتا ہے اس لئے بعض اوقات اللہ تعالیٰ ایسا تصرف فرماتا ہے کہ لوگوں کے دل میں جو خیالات کی رَو چل رہی ہوتی ہے اس سے انہیں اطلاع دے دی جاتی ہے۔

(507) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ حافظ نور محمد صاحب فیض اللہ چک نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ ماہ رمضان میں سحری کے وقت کسی شخص نے اصل وقت سے پہلے اذان دے دی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسجد میں تشریف لے آئے اور فرمایا کہ میں نے دودھ کا گلاس منہ کے قریب کیا ہی تھا کہ اذان کی آواز آئی اس لئے وہ گلاس مَیں نے وہیں رکھ دیا۔ کسی شخص نے عرض کی کہ حضور ابھی تو کھانے پینے کا وقت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہمارا دل نہیں چاہتا کہ بعد اذان کچھ کھایا جائے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ یہ روایت اگر درست ہے تو حضور نے اس وقت اپنی ذات کیلئے یہ احتیاط برتی ہوگی ورنہ حضور کا طریق یہی تھا کہ وقت کا شمار اذان سے نہیں بلکہ سحری کے نمودار ہونے سے فرماتے تھے۔ اور اس میں بھی اس پہلو کو غلبہ دیتے تھے کہ فجر واضح طور پر ظاہر ہو جاوے جیسا کہ قرآنی آیت کا منشاء ہے۔ مگر بزرگوں کا قول ہے کہ فتویٰ اور ہے اور تقویٰ اور۔

(508) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ حافظ نور محمد صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں ایک نوجوان عرب جو حافظ قرآن اور عالم تھا، آ کر رہا اور آپ کی تائید میں اس نے ایک عربی رسالہ بھی تصنیف کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسکی شادی کا فکر کیا۔ میرے گھر کے ایک حصہ میں میرے استاد حافظ محمد جمیل صاحب مرحوم رہا کرتے تھے ان کی بیوی کی ایک ہمشیرہ نوجوان تھی۔ حضرت صاحب نے ان کو رشتہ کیلئے فرمایا۔ انہوں نے جواباً عرض کیا کہ لڑکی کے والد سے دریافت کرنا ضروری ہے لیکن مَیں حضور کی تائید کروں گا۔ اتنے میں خاکسار حسب عادت قادیان گیا۔ جب مَیں نے مسجد مبارک میں قدم رکھا تو اس وقت حضرت صاحب اور مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم اور وہ عرب صاحب موجود تھے۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ ’’ھٰذَا رَجُلٌ حَافِظ نُوْر مُحَمَّد‘‘ اور حضور نے فرمایا کہ میاں نور محمد آپ عرب صاحب کو ہمراہ لے جائیں اور وہ لڑکی دکھلا دیں۔ بعد نماز ظہر مَیں عرب صاحب کو ساتھ لے کر فیض اللہ چک کو روانہ ہوا۔ آپ کے ارشاد کے ماتحت کارروائی کی گئی مگر انہوں نے پسند نہ کیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کی شادی مالیر کوٹلہ میں کرا دی۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ ایک عرب صاحب جو آخری زمانہ میں قادیان آ کر رہے تھے ان کا نام عبدالمحیٰ تھا اور حضرت صاحب نے ان کی شادی ریاست پٹیالہ میں کرا دی تھی۔ سو اگر اس روایت میں انہی کا ذکر ہے تو مالیر کوٹلہ کے متعلق حافظ نور محمد صاحب کو سہو ہوا ہے یا شاید یہ عرب صاحب اور ہوں گے۔

(509) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ جس سال حضور نے عید الاضحی کے موقعہ پر خطبہ الہامیہ پڑھا تھا اس سال (9ر ذی الحج) کو یعنی حج کے دن اعلان کرا دیا تھا کہ آج ہم دعا کریں گے، لوگ اپنے نام رقعوں پر لکھ کر بھیج دیں۔ چنانچہ قریباً تمام اصحاب الصفہ اور مہمانان نے اپنے نام لکھ کر حضور کی خدمت میں پہنچا دیئے۔ اسکے بعد مَیں نے دیکھا کہ خاص خاص موقعوں پر لوگ اس طرح ناموں کی فہرست بنا کر حضور کی خدمت میں دعا کیلئے بھیجا کرتے تھے بلکہ بعد میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب روزانہ ہی ایسی فہرست ڈاک کے خطوط میں سے منتخب کر کے اور نیز دیگر حاجت مندانِ دُعا کے نام لکھ کر حضور کی خدمت میں پیش کیا کرتے تھے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ میر صاحب کی مراد اصحاب الصفہ سے وہ اصحاب ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فیض صحبت کی خاطر اپنے وطنوں کو چھوڑ کر قادیان میں ڈیرہ جما بیٹھے تھے جیسا کہ حضور کے الہام میں بھی یہ لفظ استعمال ہوا ہے۔

(510) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ جب بعض مخلصین حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے رخصت ہو کر جانے لگتے اور دعا کیلئے عرض کرتے تو حضرت صاحب اکثر فرمایا کرتے تھے کہ آپ گاہ بگاہ خط کے ذریعہ سے یاد دہانی کراتے رہیں۔ مَیں انشاء اللہ دُعا کرونگا۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ بعض دوستوں کی عادت تھی کہ حضور کی خدمت میں دُعا کیلئے قریباً روزانہ لکھتے تھے۔ چنانچہ مجھے یاد ہے کہ لاہور کے ایک دوست کو کوئی کام درپیش تھا جس پر انہوں نے مسلسل کئی ماہ تک ہر روز بلا ناغہ حضور کی خدمت میں دُعا کیلئے خط لکھا۔

(511) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ حضرت والدہ صاحبہ یعنی امّ المؤمنین اَطَالَ اللّٰہُ بَقَآءَھَا نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ مرزا نظام الدین صاحب کو سخت بخار ہوا جس کا دماغ پر بھی اثر تھا۔ اس وقت کوئی اور طبیب یہاں نہیں تھا۔ مرزا نظام الدین صاحب کے عزیزوں نے حضرت صاحب کو اطلاع دی آپ فوراً وہاں تشریف لے گئے اور مناسب علاج کیا۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ یہ ابتدائی زمانہ کی بات ہو گی ورنہ آخری زمانہ میں تو حضرت خلیفہ اوّل جو ایک ماہر طبیب تھے ہجرت کر کے قادیان آ گئے تھے یا ممکن ہے کہ یہ کسی ایسے وقت کی بات ہو جب حضرت خلیفہ اوّلؓ عارضی طور پر کسی سفر پر باہر گئے ہونگے مگر بہر حال حضرت صاحب کے اعلیٰ اخلاق کا یہ ایک بیّن ثبوت ہے کہ ایک دُشمن کی تکلیف کا سُنکر بھی آپ کی طبیعت پریشان ہو گئی اور آپ اس کی امداد کیلئے پہنچ گئے۔

(512) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ حضرت والدہ صاحبہ نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت صاحب کو کبھی کبھار پاؤں کے انگوٹھے پر نقرس کا درد ہو جایا کرتا تھا۔ ایک دفعہ شروع میں گھٹنے کے جوڑ میں بھی درد ہوا تھا۔ نہ معلوم وہ کیا تھا۔ مگر دو تین دن زیادہ تکلیف رہی۔ پھر جونکیں لگانے سے آرام آیا۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ نقرس کے درد میں آپ کا انگوٹھا سوج جاتا تھا اور سُرخ بھی ہو جاتا تھا اور بہت درد ہوتی تھی۔ خاکسار نے بھی درد نقرس حضرت صاحب سے ہی ورثہ میں پایا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو بھی کبھی اس کی شکایت ہو جاتی ہے۔

(513) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ حضرت والدہ صاحبہ نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت صاحب کے ٹخنے کے پاس پھوڑا ہو گیا تھا جس پر حضرت صاحب نے اس پر سکّہ یعنی سیسہ کی ٹکیا بندھوائی تھی جس سے آرام آ گیا۔

(514) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ مکرم منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلہ نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ مولوی محمد احسن صاحب کے ساتھ کوئی امروہہ کا آدمی قادیان آیا۔ اس کے کان بند تھے اور نلکی کی مدد سے بہت اونچا سُنتا تھا۔ اس نے حضرت صاحب کو دعا کے لئے کہا۔ حضور نے فرمایا۔ ہم دُعا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ سب چیزوں پر قادر ہے پھر اللہ نے اپنا فضل کیا کہ اس نے حضور علیہ السلام کی ساری تقریر سُن لی جس پر وُہ خوشی کے جوش میں کود پڑا۔ اور نلکی توڑ کر پھینک دی۔

(515) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ منشی ظفر احمد صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ آتھم کے مباحثہ میں آتھم نے ایک دفعہ ایسے سوالات کئے کہ ہمارے بعض احباب گھبرا گئے کہ ان کا جواب فوراً نہیں دیا جا سکتا اور بعض احباب نے ایک کمیٹی کی اور قرآن شریف اور انجیل کے حوالہ سے چاہا کہ حضرت صاحب کو امداد دیں۔ مَیں نے مولوی عبدالکریم صاحب کو مزاحاً کہا کہ کیا نبوّتیں بھی مشورہ سے ہوا کرتی ہیں۔ اتنے میں حضرت صاحب تشریف لے آئے اور حضور کچھ باتیں کر کے جانے لگے تو مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم نے کھڑے ہو کر عرض کی کہ اگر کل کے جواب کیلئے مشورہ کر لیا جائے تو کوئی حرج نہیں۔ اس پر حضرت صاحب نے ہنستے ہوئے فرمایا کہ ’’آپ کی دُعا کافی ہے۔‘‘ اور فوراً تشریف لے گئے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ انبیاء اکثر امور میں مشورہ لیتے ہیں اور ان سے بڑھ کر کوئی مشورہ نہیں لیتا مگر بعض ایسے اوقات ہوتے ہیں کہ جن میں وہ دوسرے واسطوں کو چھوڑ کر محض خدا کی امداد پر بھروسہ کرنا پسند کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں مشورہ کا بھی موقعہ اور محل ہوتا ہے اور کسی دشمن کی طرف سے علمی اعتراض ہونے پر انبیاء عموماً محض خدا کی نصرت پر بھروسہ کرتے ہیں چنانچہ اس موقعہ پر خدا نے عیسائیوں کو ذلیل کیا۔

(سیرۃ المہدی، جلد اوّل، مطبوعہ قادیان 2008)

......☆......☆......☆......

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

اس بات کو خوب غور سے یاد رکھو کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبوت کا شرف پہلے سے حاصل ہے تو کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ پھر آئیں اور اپنی نبوت کو کھو دیں

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 114)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری، سابق امیر ضلع وافراد خاندان ومرحومین، جماعت احمدیہ گلبرگہ (کرناٹک)

اگر لڑکی کا کوئی عصبی رشتہ دار نہ ہو تو ایسی صورت میں پھر خلیفۃ المسیح اسکے ولی ہیں، اور ایسی بچی کے نکاح کیلئے وکیل کا تقرر نظام جماعت کے ذریعہ ہوگا، یہی جماعت احمدیہ کا دستور ہے

شروع میں ہی بچیوں کو بتائیں کہ تمہارا لباس حیادار ہونا چاہئے، بچپن سے ان کو ٹریننگ دیں گی تو تبھی وہ لجنہ میں آ کے اور معیار کبیر کی ناصرات بن کے حیادار لباس پہنیں گی

سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے پوچھے جانے والے اہم سوالات کے بصیرت افروز جوابات

نوٹ: سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف وقتوں میں اپنے مکتوبات اور ایم ٹی اے کے مختلف پروگراموں میں اہم مسائل کے بارہ میں جو ارشادات مبارکہ فرماتے ہیں، ان میں سے کچھ قارئین کے افادہ کیلئے الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کیے جا رہے ہیں۔ (ادارہ)

(قسط 27)

سوال نکاح میں لڑکی کی طرف سے اسکے بہنوئی کے بطور ولی نکاح تقرر کی بابت نظارت اصلاح و ارشاد رشتہ ناطہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے ایک سوال پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ 30/اگست 2020ء میں درج ذیل ہدایات فرمائیں:

جواب لڑکی کے نکاح کیلئے اس کے والد یا بھائی کے موجود نہ ہونے کی صورت میں لڑکی کے عصبی رشتہ داروں میں سے جو درجہ کے لحاظ سے اسکے زیادہ قریب ہوگا وہی اس کا ولی ہوگا، بشرطیکہ وہ لڑکی کے مفاد کو ہر اعتبار سے پیش نظر رکھنے والا ہو جیسا کہ خود لفظ ولی اس امر کا تقاضا کرتا ہے۔

لیکن اگر لڑکی کا کوئی عصبی رشتہ دار بھی نہ ہو تو ایسی صورت میں پھر خلیفۃ المسیح اسکے ولی ہیں، اور ایسی بچی کے نکاح کیلئے وکیل کا تقرر نظام جماعت کے ذریعہ ہوگا اور یہی جماعت احمدیہ کا دستور ہے۔

سوال شرطی طلاق کی بابت محترم ناظم صاحب دارالافتاء ربوہ کی ایک رپورٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ 25/ستمبر 2020ء میں درج ذیل ارشاد فرمایا:

جواب میرے نزدیک تو شرطی طلاق کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ارشادات بہت واضح ہیں اور ان حوالہ جات کی روشنی میں یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ایسی طلاق جس میں کوئی شرط رکھی گئی ہو، اس شرط کے پورا ہو جانے پر یہ طلاق مؤثر ہو جائے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے جن ارشادات کا ذکر فرمایا ہے، وہ قارئین کے استفادہ کیلئے ذیل میں درج کیے جا رہے ہیں۔ (مرتب)

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

شرطی طلاق: اس پر فرمایا کہ ’’اگر شرط ہو کہ فلاں بات ہو تو طلاق ہے اور وہ بات ہو جائے تو پھر واقعی طلاق ہو جاتی ہے۔ جیسے کوئی شخص کہے کہ اگر فلاں پھل کھاؤں تو طلاق ہے اور پھر وہ پھل کھالے تو طلاق ہو جاتی ہے۔‘‘ (البدر نمبر 21 جلد 2 مورخہ 12 جون 1903ء صفحہ 162)

حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ تحریر فرماتے ہیں: ’’حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ مولوی صاحب (محمد حسین بٹالوی۔ ناقل) کا یہ عقیدہ کسی طرح بھی صحیح اور درست نہیں ہے کہ حدیث قرآن شریف پر مقدم ہے۔ ناظرین! سننے کے لائق یہ بات ہے کہ چونکہ قرآن شریف وحی متلو ہے اور تمام کلام مجید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں جمع ہو چکا تھا اور یہ کلام الٰہی تھا۔ اور حدیث شریف کا ایسا انتظام نہیں تھا اور نہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں لکھی گئی تھیں۔ اور وہ مرتبہ اور درجہ جو قرآن شریف کو حاصل ہے وہ حدیث کو نہیں ہے کیونکہ یہ روایت در روایت پہنچی ہیں۔ اگر کوئی شخص اس بات کی قسم کھاوے کہ قرآن شریف کا حرف حرف کلام الٰہی ہے اور جو یہ کلام الٰہی نہیں ہے تو میری بیوی پر طلاق ہے تو شرعاً اس کی بیوی پر طلاق وارد نہیں ہو سکتا۔ اور جو حدیث کی نسبت قسم کھالے اور کہے کہ لفظ لفظ حرف حرف حدیث کا وہی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منہ سے نکلا ہے۔ اگر نہیں ہے تو میری جورو پر طلاق ہے تو بے شک وشبہ اس کی بیوی پر طلاق پڑ جاوے گا۔ یہ حضرت اقدس کی زبانی تقریر کا خلاصہ ہے۔ (تذکرۃ المہدی، مؤلفہ حضرت پیر سراج الحق نعمانیؓ صفحہ 161، مطبوعہ جون 1915ء)

ارشاد حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ

ایک صاحب نے اپنی بیوی کو لکھا کہ اگر میں تمہیں اس مکان پر بلاؤں یا تم خود آؤ تو تم پر طلاق۔ اب وہ اپنی بیوی کو اس مکان پر بلانا چاہتے ہیں۔ جواب لکھا گیا کہ اس مکان میں آجانے پر ایک طلاق واقع ہوگا۔ جس سے اُسی وقت بلا نکاح رجوع ہو سکتا ہے۔ اگر مدت گزر جائے تو پھر بالنکاح رجوع ہوگا۔ (اخبار الفضل قادیان دارالامان، جلد 2، نمبر 113، مورخہ 14/مارچ 1915ء، صفحہ 2)

سوال ایک دوست نے دریافت کیا ہے کہ کیا نفس اور روح ایک ہی چیز ہے؟ نیز خطبہ عید کے حوالے سے دارقطنی میں مندرج ایک حدیث کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز عید کے بعد فرمایا کہ ہم خطبہ دیں گے، جو چاہے سننے کیلئے بیٹھا رہے اور جو جانا چاہے چلا جائے، تحریر کر کے دریافت کیا ہے کہ کیا یہ حدیث درست ہے؟ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ 20/اکتوبر 2020ء میں ان سوالات کے درج ذیل جوابات تحریر فرمائے:

جواب قرآن کریم میں روح اور نفس کے الفاظ مختلف جگہوں پر مختلف معانی میں آئے ہیں۔ روح کا لفظ کلام الٰہی، فرشتوں، حضرت جبرائیل، انبیاء اور اس روح کے معانی میں بیان ہوا ہے جو بحکم الٰہی ایک خاص وقت پر انسانی قالب میں نمودار ہوتی ہے۔ جبکہ نفس کا لفظ جان، سانس، شخص، ذی روح چیز، دل، ہستی اور شعور وغیرہ کیلئے استعمال ہوا ہے۔

لغوی اعتبار سے روح کا لفظ اس چیز کیلئے بولا جاتا ہے جس کے ذریعہ نفوس زندہ رہتے ہیں۔ یعنی زندگی۔ اسی طرح روح کا لفظ پھونک، وحی و الہام، جبرائیل، امر نبوت، خدا تعالیٰ کے فیصلہ اور حکم کیلئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ نیز جسم کے مقابل پر ایک چیز جو حیوان کو باقی چیزوں سے ممتاز کرتی اور انسان کو باقی حیوانوں سے ممتاز کرتی ہے اور جو انسان کو باخدا بنا دیتی ہے اسے بھی روح کہا جاتا ہے۔

جبکہ نفس کا لفظ لغوی اعتبار سے جسم، شخص، روح، جسم اور روح کا مجموعہ انسان، عظمت، عزت، ہمت، ارادہ، خود وہی چیز اور رائے وغیرہ کیلئے بولا جاتا ہے۔

قرآن کریم اور احادیث کے مطالعہ سے نفس اور روح میں ایک فرق یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ نفس پر قابو پانے، اس کی اصلاح کرنے اور اس میں تبدیلی پیدا کرنے کی ایک حد تک قدرت اللہ تعالیٰ نے انسان کو دی ہے۔ اسی لیے قرآن کریم نے نفس کی تین حالتیں (امارہ، لوامہ اور مطمئنہ) بیان فرمائی ہیں۔ نیز حدیث میں آتا ہے کہ بہادر وہ نہیں جو کُشتی میں مدمقابل کو پچھاڑ دے بلکہ بہادر وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے۔ جبکہ روح کا معاملہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اختیار میں رکھا ہے اور انسان کو اس پر قدرت نہیں دی۔ جیسا کہ فرمایا: قُلِ الرُّوۡحُ مِنۡ اَمۡرِ رَبِّیۡ وَ مَاۤ اُوۡتِیۡتُمۡ مِّنَ الۡعِلۡمِ اِلَّا قَلِیۡلًا (سورۃ بنی اسرائیل: 86) یعنی تو کہہ دے کہ روح میرے رب کے حکم سے ہے۔ اسی طرح اسلام نے روح کے بارہ میں سوالات کرنے کو بھی پسند نہیں فرمایا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی عربی تصنیف نور الحق میں سورت النباء کی آیت یَوۡمَ یَقُوۡمُ الرُّوۡحُ وَالۡمَلٰٓئِکَۃُ صَفًّا ۖؕ لَّا یَتَکَلَّمُوۡنَ اِلَّا مَنۡ اَذِنَ لَہُ الرَّحۡمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا (آیت 39) کی تفسیر میں روح کے معانی بیان فرماتے ہوئے ساتھ نفس کا ذکر بھی فرمایا ہے۔ جس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ دونوں الگ الگ چیزیں ہیں، نیز حضور علیہ السلام کے اس ارشاد سے دونوں کا فرق بھی بخوبی واضح ہو جاتا ہے۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’میرے دل میں ڈالا گیا کہ اس آیت میں لفظ روح سے مراد رسولوں اور نبیوں اور محدثوں کی جماعت مراد ہے جن پر روح القدس ڈالا جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کے ہم کلام ہوتے ہیں...... اور پھر خدا تعالیٰ نے اپنے انبیاء کو روح کے لفظ سے یاد کیا یعنی ایسے لفظ سے جو انقطاع من الجسم پر دلالت کرتا ہے۔ یہ اس لیے کیا کہ تا وہ اس بات کی طرف اشارہ کرے کہ وہ مطہر لوگ اپنی دنیوی زندگی میں اپنے تمام قوتوں کی رو سے مرضات الٰہی میں فنا ہو گئے تھے اور اپنے نفسوں سے ایسے باہر آ گئے تھے جیسے کہ روح بدن سے باہر آتی ہے اور نہ ان کا نفس اور نہ اس نفس کی خواہشیں باقی رہی تھیں اور وہ روح القدس کے بلائے بولتے تھے نہ اپنی خواہش سے اور گویا وہ روح القدس ہی ہو گئے تھے جس کے ساتھ نفس کی آمیزش نہیں۔ پھر جان کہ انبیاء ایک ہی جان کی طرح ہیں...... وہ اپنے نفس اور اپنے جنبش اور اپنے سکون اور اپنی خواہشوں اور اپنے جذبات سے بکلی فنا ہو گئے اور ان میں بجز روح القدس کے کچھ باقی نہ رہا اور سب چیزوں سے توڑ کے اور قطع تعلق کر کے خدا کو جا ملے پس خدا تعالیٰ نے چاہا کہ اس آیت میں ان کے تجرد اور تقدس کے مقام کو ظاہر کرے اور بیان کرے کہ وہ جسم اور نفس کے میلوں سے کیسے دور ہیں پس ان کا نام اس نے روح یعنی روح القدس رکھا تا کہ اس لفظ سے ان کی شان کی بزرگی اور ان کے دل کی پاکیزگی کھل جائے اور وہ عنقریب قیامت کو اس لقب سے پکارے جائیں گے تا کہ خدا تعالیٰ لوگوں پر انکا مقام انقطاع ظاہر کرے اور تا کہ خبیثوں اور طیبوں میں فرق کر کے دکھلا دے اور بخدا یہی بات حق ہے۔‘‘ (نور الحق، حصہ اوّل، صفحہ 73، 74، ایڈیشن اوّل)

جہاں تک خطبہ عید کے سننے سے رخصت پر مبنی حدیث کا تعلق ہے تو یہ حدیث جسے آپ نے دارقطنی کے حوالے سے اپنے خط میں درج کیا ہے، سنن ابی داؤد میں بھی روایت ہوئی ہے۔

یہ بات درست ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ عید کے سننے کی اس طرح تاکید نہیں فرمائی جس طرح خطبہ جمعہ میں حاضر ہونے اور اسے مکمل خاموشی کے ساتھ سننے کی تاکید فرمائی ہے۔ اسی بنا پر علماء و فقہاء نے خطبہ عید کو سنت اور مستحب قرار دیا ہے۔

لیکن اس کے ساتھ یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عید کیلئے جانے اور دعاء المسلمین میں شامل ہونے کو نیکی اور باعث برکت قرار دیا ہے اور اسکی یہاں تک تاکید فرمائی کہ ایسی خاتون جس کے پاس اپنی اوڑھنی نہ ہو وہ بھی کسی بہن سے عاریۃً اوڑھنی لے کر عید کیلئے جائے اور ایام حیض والی خواتین کو بھی عید پر جانے کی اس ہدایت کے ساتھ تاکید فرمائی کہ وہ نماز کی جگہ سے الگ رہ کر دعا میں شامل ہوں۔

سوال موبائل فونز کی مختلف Apps کے ذریعہ آن لائن پیسہ لگا کر پیسہ جیتنے کے کھیل میں شامل ہونے نیز چھوٹے بچوں کی سالگرہ منانے اور سوشل میڈیا پر ایک دوسرے کو مبارکباد دینے کے متعلق سوالات پر مبنی محترم ناظم صاحب دارالقضاء قادیان کے خط کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ 20/اکتوبر 2020ء میں درج ذیل جوابات ارشاد فرمائے۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب ان دونوں سوالوں کا قضاء کے ساتھ تو کوئی تعلق نہیں ہے۔ لیکن آپ کے علم کیلئے جواب دے رہا ہوں کہ کسی بھی صورت میں اس طرح پیسہ لگا کر کھیلنا جس میں ہارنے کی صورت میں اپنا پیسہ ضائع ہو جائے اور جیتنے کی صورت میں کچھ زائد ملے جوا کہلاتا ہے جسے اسلام نے کلیۃً حرام قرار دیا ہے۔ یہ کھیل چاہے آمنے سامنے بیٹھ کر کھیلا جائے، یا لاٹری کی شکل میں کھیلا جائے یا مختلف Apps کے ذریعہ آن لائن پیسہ لگا کر کھیلا جائے، تمام صورتوں میں جوا ہی کہلاتا ہے جو منع ہے۔

گھر پر چھوٹے بچوں کی گھر والوں کے ساتھ اس طرح سالگرہ منانا اور کیک وغیرہ کاٹ لینا جس میں کسی قسم کی بدعت شامل نہ ہو، فضول خرچی نہ ہو اور کوئی غیر اسلامی حرکت نہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن اسکے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں کچھ نہ کچھ صدقہ بھی دینا

خلافت کے مضبوط کڑے سے چمٹے رہیں جس کے نہ ٹوٹنے کی ضمانت خود خدا تعالیٰ نے دی ہے

اسی کے ذریعہ آپ کے ایمان محفوظ رہیں گے اور ان کو کوئی خطرہ نہیں ہوسکتا

اس کڑے کو مضبوطی سے پکڑنے کے نتیجہ میں ہی وہ اخوت اور محبت اور تودّد پیدا ہوگا جس کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان جلسوں کا اجراء فرمایا ہے

جماعت احمدیہ ناروے کے 38ویں جلسہ سالانہ منعقدہ 3/اکتوبر 2021ء کے موقع پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام

26-9-2021

اسلام آباد (یو.کے)

پیارے احباب جماعت احمدیہ ناروے   السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ ناروے کو اپنا جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو آپ سب کیلئے خیر و برکت کا باعث بنائے اور اس کی روحانی برکات سے مستفیض ہونے کی توفیق بخشے۔ یاد رکھیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے اِذن سے جلسہ سالانہ کا اجراء اس لئے فرمایا تھا کہ بیعت کنندگان سال میں ایک دفعہ اکٹھے ہو کر نیکی اور تقویٰ کی باتیں سنیں اور اپنے اندر پاک روحانی تبدیلی پیدا کرنے والے ہوں۔ دین کے خادم اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہوں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔: ’’اس جلسہ سے مدّعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کرلیں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلّی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زُہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیز گاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مؤاخات میں دوسروں کیلئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راست بازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمّات کیلئے سرگرمی اختیار کریں۔‘‘ (شہادت القرآن، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 394)

یہی جماعت احمدیہ کے قیام کا بھی مقصد ہے جس کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ علیہ السلام نے فرمایا:

’’تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولیٰ کریم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آجائے اور ایسی حالتِ انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔‘‘ (آسمانی فیصلہ، روحانی خزائن، جلد 4، صفحہ 351)

پس یہ ہے وہ مقصد جس کیلئے اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعہ سے یہ سلسلہ قائم فرمایا اور ہمیں اس میں شامل ہونے کی توفیق دی اور یہی جلسوں کا مقصد ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو اور آپس میں محبت و اخوت کا ایک رشتہ قائم ہو۔ تودّد اور تعارف بڑھے۔ دلوں کی رنجشیں دور ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے فضول گوئی اور بدکلامی سے بچے رہیں۔ ذاتی اناؤں کے جال سے نکل رہے ہوں۔ دنیا ہمیشہ ہر احمدی کیلئے ایک ثانوی حیثیت رکھتی ہو اور اصل مقصد اور مدّعا دین ہو اور اللہ تعالیٰ کی رضا ہو۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کی حقیقت کو جو سمجھ جائے وہ اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے والا بن جاتا ہے اور اس کی مخلوق کا حق ادا کرنے والا بن جاتا ہے یا بن سکتا ہے۔ امن، پیار اور محبت اور بھائی چارہ پیدا کرنے والا بن سکتا ہے اور اس چیز کی آج دنیا کو ضرورت ہے۔

دنیا میں جو افراتفری ہے اس کو اگر دور کرنا ہے تو صرف اسی صورت میں کہ ہم دنیا کو اپنے خدا کو پہچاننے کی طرف لے کر آئیں، مخلوق کے حق ادا کرنے کی طرف لے کر آئیں اور آج یہ ایک احمدی کی بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ پس اس لحاظ سے ہر ایک کو توجہ کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام نیک تمناؤں اور دعاؤں کو ہمارے حق میں پورا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعد خلافت کے سلسلہ کو قائم فرمایا ہے جو دائمی ہے اور قیامت تک جاری رہے گا۔ آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت ہی ہے جس نے اس عُروَہ وُثقیٰ کو پکڑا ہوا ہے جس سے ان کے صحیح راستوں کا تعین ہوتا رہتا ہے۔ اس مضبوط کڑے کو پکڑا ہوا ہے جس کے نہ ٹوٹنے کی ضمانت خود خدا تعالیٰ نے دی ہے۔ پس اس کڑے سے چمٹے رہیں۔ اسی کے ذریعہ آپ کے ایمان محفوظ رہیں گے اور ان کو کوئی خطرہ نہیں ہوسکتا۔ اس کڑے کو مضبوطی سے پکڑنے کے نتیجہ میں ہی وہ اخوت اور محبت اور تودّد پیدا ہوگا جس کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان جلسوں کا اجراء فرمایا ہے۔

میری دعا ہے کہ اللہ آپ پر ہمیشہ اپنی رحمت اور مغفرت کی چادر پھیلائے رکھے اور ہمیشہ اپنے محبوب اور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عاشق صادق کی جماعت سے جوڑے رکھے اور آپ کو اور آپ کی نسلوں کو ان فضلوں اور انعاموں کا وارث بنائے جن کا اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ فرمایا ہے۔ اللہ کرے ایسا ہی ہو۔ آمین۔

والسلام خاکسار

مرزا مسرور احمد (دستخط)

خلیفۃ المسیح الخامس

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 2/نومبر 2021)

چاہئے اور بچوں کو یہ بھی تلقین کرنی چاہیے کہ وہ اس روز خاص طور پر نوافل ادا کر کے اللہ تعالیٰ کا اس بات پر شکر ادا کریں کہ اس نے انہیں صحت والی زندگی عطا فرمائی اور آئندہ زندگی کیلئے اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگیں۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ آسٹریلیا کی Virtual ملاقات مورخہ 19/دسمبر 2020ء میں ناصرات کی تربیت کے بارے میں حضور انور نے فرمایا:

جواب شروع میں ہی بچیوں کو بتائیں کہ تمہارا لباس حیادار ہونا چاہیے۔ جب وہ بڑی ہوں اور لجنہ میں شامل ہوں تو پھر ان کو پتا ہونا چاہیے کہ حیادار لباس کے ساتھ حجاب کا حکم بھی اللہ تعالیٰ کا ہی ہے، قرآن کریم میں ہی ہے۔ تو جو بچپن سے ان کو ٹریننگ دیں گی تو تبھی وہ لجنہ میں آ کے اور معیار کبیر کی ناصرات بن کے حیادار لباس پہنیں گی۔ ان کو بچپن میں بتائیں کہ ابھی عمر چھوٹی ہے لیکن آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ حیا ایمان کا حصہ ہے اس لیے تم لوگ حیادار لباس پہنو۔ پھر جب بڑی ہوں تو حیادار لباس کے ساتھ حجاب بھی ہو۔ جب حجاب ہوتا ہے تو حجاب خود اثر ڈال رہا ہوتا ہے بہت ساری برائیوں سے (بچانے کیلئے) اور Mixing Up سے، مردوں کے ساتھ باتیں کرنے سے اور ان کے ساتھ دوستیاں لگانے سے۔ جو لڑکیاں یونیورسٹی اور کالج میں جاتی ہیں ان کو خود ہی احساس پیدا ہو رہا ہوتا ہے کہ ہمارا حجاب جو ہے اس کا ہم نے پاس کرنا ہے۔ تو اگر بچپن سے آپ تربیت کر دیں، ناصرات کی عمر میں تو لجنہ کے سارے مسائل حل ہو جاتے ہیں۔ لجنہ کو کبھی کوئی شکایت نہیں ہوتی۔ اس لیے بہت بڑا کام ہے جو ناصرات کا ہے۔ تو ابھی سے تربیت کرلیں تو بڑی اچھی بات ہے۔ کیونکہ جب کالج اور یونیورسٹی میں یہ لڑکیاں جائیں گی تب ان کو پتا ہونا چاہیے کہ ہم کیا ہیں؟ پھر ان کو پتا ہونا چاہیے کہ احمدیت کیا چیز ہے؟ بہت ساری بچیوں کو یہی نہیں پتا، قرآن بھی پڑھا دیتی ہیں، حدیث بھی پڑھا دیتی ہیں لیکن ان کو یہی نہیں پتا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیوں آئے؟ جب ہمارے پاس قرآن بھی ہے، ہمارے پاس حدیث بھی ہے، ہمارے پاس آخری رسول بھی ہے، صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ تو مسیح موعود کی ضرورت کیا ہے؟ یہ باتیں بچپن سے ہی پتا ہونی چاہئیں۔ حضرت مسیح موعودؑ آئے تو کیوں آئے اور کس لیے آئے؟ اس لیے آئے کہ یہ بھی آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہی پیشگوئی تھی۔ اس کو پورا کرنے آئے۔ تو یہ چیزیں جو ہیں یہ بچپن سے ذہنوں میں ہونی چاہئیں۔ اور جب یہ بنیادی چیزیں ہوں گی تو تبھی وہ آگے بڑھیں گی۔ بڑے بڑے مسائل تو لوگ سیکھ ہی لیتے ہیں۔ بنیادی چیزیں ان کو سکھا دیں، یہ پتا ہو کہ میرا ایمان کیا ہے، میں کیوں احمدی ہوں، میری کیا ذمہ داریاں ہیں؟ اور اس کے بعد پھر دیکھیں کہ آپ کی لجنہ کی اگلی نسل جو آئے گی وہ اس سے بہت بہتر ہوگی جو موجودہ لجنہ کی نسل ہے۔

سوال اسی Virtual ملاقات میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ لعزیز نے ایک سوال کے جواب میں ٹیم ممبر کے طور پر کام کرنے اور دوسروں کو ٹریننگ دینے کی اہمیت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

جواب خود کام کرنا اور اچھا کام کرنا کوئی کمال کی بات نہیں ہے۔ یہ آپ کی ایک Personal کوالٹی ہے، جو ٹھیک ہے۔ خود کام کرلیا، اچھا کام کر لیا، اچھی رپورٹیں دے دیں، بہت اچھا کیا لیکن اسکے ساتھ اگر آپ نے اپنی ٹیم نہیں بنائی۔ اپنی سیکنڈ لائن نہیں بنائی جو آپ کے کام کو بعد میں سنبھال سکے تو اس کا مطلب ہے کہ آپ نے کچھ بھی نہیں کیا۔ خود کام کرنا اصل کام نہیں ہے، اصل کام یہ ہے کہ اس کام کو جاری رکھنے کیلئے اپنی ایک ٹیم بنانا اور ایک سیکنڈ لائن کا تیار کرنا تا کہ جب آپ کی عمر بڑی ہو جائے (میں نہیں کہتا کہ آپ عمر کی بڑی ہو چکی ہیں) لیکن جب آپ کی عمر بڑی ہو جائے تو پھر کم از کم دوسری کام کرنے والیاں آپ کو مل سکیں۔ تو ہر لجنہ سیکرٹری جو یہاں بیٹھی ہے اس کا کام ہے۔ یہ نہ دیکھے کہ میری عمر چالیس سال ہے یا پینتالیس سال ہے یا پینتیس سال ہے یا پچاس سال ہے۔ آپ نے پھر بھی اپنی ایک سیکنڈ لائن تیار کرنی ہے۔ ٹھیک ہے؟ اور یہی احساس صدر صاحبہ کو ساری مجالس میں جو آپ کے ملک میں ہیں، ان کے اندر پیدا کرنا چاہیے۔ اور ان کی سیکرٹریان کو اور صدرات کو بھی کہنا چاہیے تا کہ آئندہ آپ کو کام سنبھالنے والیاں ملتی چلی جائیں جن کو سسٹم کا بھی پتا ہو۔ جب کام سر پہ پڑتا ہے تو آدمی سنبھال ہی لیتا ہے یہ تو کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے۔ آپ کے پاس لائحہ عمل ہے، آپ کے پاس دستور اساسی ہے، آپ کام کرلیں گی لیکن اگر آپ پہلے سے سسٹم میں Involve ہیں تو جب آپ پہ نئی ذمہ داری پڑے گی تو آپ اس کام کو بہتر طریقے سے سنبھال سکیں گی۔

سوال سیکرٹری صاحبہ تبلیغ کے ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسلام کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے کا فلسفہ بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

جواب رپورٹیں لینے کیلئے بیعتیں نہیں کرانی۔ اس لیے تبلیغ کرنی ہے کہ ہمیں ان لوگوں سے ہمدردی ہے۔ انکو اللہ تعالیٰ کے قریب لائیں اور اس ہمدردی کا تقاضا ہے کہ ہم ان کو اسلام کا صحیح پیغام پہنچائیں اور پھر اس کا تقاضا ساتھ یہ بھی ہے کہ اپنے آپ کو بھی Improve کریں اور اپنا بھی اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کریں۔ سیکرٹری تبلیغ کا اپنا بھی براہ راست اللہ سے تعلق ہونا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے۔

سوال اسی Virtual ملاقات مورخہ 19/دسمبر 2020ء میں اس سوال کہ ہم اپنی میٹنگز میں حاضری کس طرح بڑھا سکتے ہیں؟ کا جواب عطا فرماتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جواب بس پیچھے پڑے رہیں، پیار سے سمجھاتے رہیں۔ عہدیدار بن کے لوگوں کے پیچھے نہ پڑیں۔ بڑی بہن بن کے پڑیں یا چھوٹی بہن بن کے پڑیں، اماں بن کے پیچھے پڑی رہیں تو لوگ آ جائیں گے۔ ہمارا کام ہے مستقل کہتے رہنا۔ میٹنگز میں دلچسپی کے پروگرام بھی رکھا کریں۔ انہی کو Involve کریں جو نہیں آتیں، انہی سے تقریر کروا دیا کریں تو آپ ہی آجائیں گی۔

(ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ، انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 21/جنوری 2021)

......☆......☆......☆......

2011-2012ء میں جماعت احمدیہ عالمگیر پر نازل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی فضلوں کا ایمان افروز تذکرہ

❁ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال دو نئے ممالک پانامہ اور امریکن ساموآ (Samoa) میں احمدیت کے نفوذ کے ساتھ اب تک 202 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے ❁ اس سال 338 مساجد کا اضافہ ہوا، 119 مساجد نئی تعمیر ہوئیں اور 219 مساجد بنی بنائی عطا ہوئیں ❁ نئی جماعتوں کے قیام، مساجد کی تعمیر اور تبلیغی مراکز کے قیام کے تعلق میں ایمان افروز واقعات ❁ اس سال 569 مختلف کتب، 45 زبانوں میں پمفلٹس اور فولڈرز 2 لاکھ 74 ہزار 526 کی تعداد میں طبع ہوئے ❁ مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم اور دیگر اسلامی لٹریچر کی اشاعت، حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی تصنیف براہین احمدیہ کے پہلے دو حصوں کے انگریزی ترجمہ کی پہلی مرتبہ طباعت ❁ ماہنامہ موازنۂ مذاہب اور ریویو آف ریلیجنز کے علاوہ احمدیہ پرنٹنگ پریسز، نمائشوں اور بکسٹالز کے ذریعہ اسلام احمدیت کے پیغام کی تشہیر، غیروں پر اسکے اثرات اور ان کے تاثرات کا تذکرہ ❁ 2320 نمائشوں اور 5290 بکسٹالز اور 100 بک فیئرز کے ذریعہ لاکھوں افراد تک اسلام کا پیغام پہنچا ❁ لیف لیٹس اور فلائرز کی تقسیم کے منصوبہ کے شاندار اثرات ❁ ایم ٹی اے انٹرنیشنل، احمدیہ ریڈیو سٹیشنز اور دیگر ٹی وی اور ریڈیو پروگرامز کے ذریعہ وسیع پیمانے پر تبلیغ اور اسکے شیریں ثمرات ❁ احمدیہ ویب سائٹ

حدیقۃ المہدی (آلٹن) برطانیہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ یوکے 2012ء کے بعد دوپہر کے اجلاس میں 8؍ستمبر 2012ء کو خطاب

(قسط اوّل)

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ -
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○

آج کے دن حسبِ روایت اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا ذکر ہوتا ہے جو جماعت پر دورانِ سال ہوئے اور یہ ذکر بھی اُن فضلوں کا عُشر عشیر بھی نہیں ہوتا جو اللہ تعالیٰ سارے سال میں جماعت احمدیہ پر فرما رہا ہے۔ مَیں نے جو یہ اتنا بڑا پلندہ اُٹھایا ہے اور لے کے آیا ہوں اس سے لوگ پریشان نہ ہو جائیں۔ اس میں سے بھی کچھ حصے بیان ہوں گے، سب بیان نہیں کر سکوں گا۔ کیونکہ اس کیلئے تو بہت وقت چاہئے۔ باوجود بہت خلاصہ کرنے کے تب بھی بے انتہا بڑی رپورٹ بن جاتی ہے۔

نئے ممالک میں جماعت کا نفوذ

بہرحال اللہ تعالیٰ کے فضل سے، اللہ تعالیٰ کا بہت احسان ہے کہ اس سال بھی اللہ تعالیٰ نے ہمیں دو نئے ممالک میں احمدیت کا پودا لگانے کی توفیق عطا فرمائی اور اب دنیا کے دوسو دو (202) ممالک میں جماعت احمدیہ کا پودا لگ چکا ہے اور (جماعت) قائم ہو چکی ہے اور اس طرح گزشتہ اٹھائیس سالوں میں اس آرڈیننس کی وجہ سے جو اس نیت سے جاری کیا گیا کہ جماعت کو اب ختم کر دیا جائے گا، اللہ تعالیٰ نے ایک سو گیارہ نئے ممالک جماعت احمدیہ کو عطا فرمائے ہیں۔

دورانِ سال جو دو نئے ممالک ملے ہیں اُن میں پانامہ (Panama) اور امیریکن ساموآ (American Samoa) ہیں۔ پانامہ جو ہے یہ سینٹرل امریکہ میں واقعہ ہے۔ شمال میں Caribbean Sea اور جنوب میں اسکے Pacific Sea ہے۔ اور شمال مغرب میں ملک کوسٹاریکا (Costarica) ہے، جنوب مشرق میں کولمبیا (Columbia) ہے۔ سپینش یہاں بولی جاتی ہے اور پینتیس لاکھ اس ملک کی آبادی ہے۔ چھوٹا سا ملک ہے۔ یہاں ہمارے اٹلی سے توصیف صاحب نائب صدر خدام الاحمدیہ گئے تھے اُن کے ذریعے سے جماعت یہاں قائم ہوئی۔ پھر یہاں کے ایک نومبائع 2011ء میں پچھلے جلسہ کے بعد گوئٹے مالا کے جلسہ میں شامل ہوئے اور انہوں نے اسلام کے بارے میں، احمدیت کے بارے میں مزید معلومات حاصل کیں، جماعتی لٹریچر ساتھ لے گئے اور پھر جماعت بڑھی۔ پھر ہم نے مبلغ کو بھی یہاں بھجوایا اُن کے ذریعے سے بھی بیعتیں ہوئیں۔

امریکن ساموآ یہ ملک بھی ساؤتھ ویسٹ کے جزائر کے ممالک میں سے ہے۔ چھوٹا سا ملک ہے۔ اس کی پچپن ہزار کی آبادی ہے۔ یہ نیوزی لینڈ کے سپرد کیا گیا تھا اور ان کے ذریعے سے یہاں جماعت قائم ہوئی۔

دورانِ سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے باون ممالک میں وفود بھجوا کر احمدیت میں نئے شامل ہونے والوں سے رابطے کئے گئے اور ان کی ایک لمبی فہرست ہے جو پیش کرنی ممکن نہیں۔

نئی جماعتوں کا قیام

اس طرح اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاکستان کے علاوہ دنیا بھر میں اس سال جو جماعتیں قائم ہوئی ہیں اُن کی تعداد 605 ہے اور ان 605 جماعتوں کے علاوہ 957 نئے مقامات پر پہلی بار احمدیت کا پودا لگا ہے۔

نئی جماعتوں کے قیام کے واقعات

نئی جماعتوں کے قیام کے کچھ واقعات ہیں۔ مبلغ برنی کونی نائیجر لکھتے ہیں کہ ماذوجی (Mazogee) گاؤں نائیجیریا کے بارڈر پر واقع ہے۔ ہم لوگ جب اس گاؤں میں تبلیغ کیلئے پہنچے تو گاؤں کے چیف صاحب نے بتایا کہ امام صاحب کام کے سلسلے میں کانو (نائیجیریا) گئے ہوئے ہیں اس لئے آپ پھر کبھی آئیں۔ تو ہم لوگ تبلیغ کئے بغیر واپس آ گئے۔ ایک دفعہ پھر جب ہم اس گاؤں میں پہنچے تو گاؤں کے لوگوں نے بتایا کہ آج صبح ہی امام صاحب واپس آئے ہیں۔ چنانچہ تھوڑی ہی دیر میں امام صاحب سمیت گاؤں کے لوگ جمع ہو گئے۔ خاکسار نے اجازت لے کر حسبِ معمول احمدیت کا تعارف کروایا اور آخر پر سوال کرنے کیلئے موقع فراہم کیا۔ اس گاؤں کے امام صاحب جو کہ ایک سنجیدہ اور عمر رسیدہ شخصیت ہیں۔ انہیں عربی زبان میں بھی کافی مہارت ہے۔ حدیث اور تفسیر کے مروّجہ علوم حاصل ہیں۔ امام صاحب نے بڑی خوشی کے ساتھ ہمارا شکریہ ادا کیا اور بتایا کہ ہم سب بیعت کیلئے تیار ہیں۔ اور پھر امام صاحب نے وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ مَیں 'کانو' (Kano) میں تھا۔ رات درود شریف کے ساتھ دعائیں کرتا ہوا سو گیا تو خواب میں مجھے بڑی زوردار آواز آئی کہ امام مہدی علیہ السلام کا دنیا میں ظہور ہو چکا ہے اور اس کے سفید جلد والے لوگ تمہارے علاقے میں پھر رہے ہیں۔ ان تک پہنچو اور بیعت کرو۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ میں نے جاگتے ہی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور صبح سامان باندھ کر یہاں پہنچ گیا۔ آگے آپ لوگوں کو موجود پایا۔ اس لئے نہ مجھے شک ہے اور نہ ہی کوئی سوال بلکہ مَیں تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں جس نے آپکو ہمارے گاؤں تک بھیجا ہے۔ الحمد للہ اب یہ سارا گاؤں بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو چکا ہے اور ایک نئی جماعت کا قیام عمل میں آ گیا ہے۔

امیر صاحب مالی (Mali) لکھتے ہیں کہ گزشتہ سال بہت کم بارش ہوئی جس کی وجہ سے شدید مشکلات تھیں۔ انہوں نے مجھے بھی دعا کیلئے لکھا تو میں نے اُن کو کہا تھا کہ نمازِ استسقاء پڑھیں۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا۔ ہمارے ایک معلّم بیان کرتے ہیں کہ ایک سکول ٹیچر محمد طورے صاحب ان کے پاس آئے اور بتایا کہ وہ باقاعدگی سے ریڈیو احمدیہ سنتے تھے لیکن جماعت سے کوئی رابطہ نہیں تھا۔ ایک دن سنا کہ جماعت کے خلیفہ نے اس علاقے کیلئے بارش کی خصوصی دعا کی ہے۔ پھر اس نے سنا کہ مالی جماعت کا امیر اُن کے علاقے میں آ رہا ہے تو دل میں خیال پیدا ہوا کہ وہ خود جا کر اُسے ملے۔ چنانچہ فراکو (Farako) گاؤں جہاں پروگرام تھا وہ وہاں پہنچ گیا۔ وہاں بھی اُس نے امیر سے سنا کہ اس علاقے میں بارشوں کے لئے خلیفۃ المسیح نے دعا کی ہے اور پھر خصوصی نماز پڑھائی۔ اس نے اپنے دل میں رکھ لیا کہ اگر اس سال غیر معمولی بارش ہوتی ہے تو صرف دعا کا نتیجہ ہوگی۔ کیونکہ کئی سال سے اچھی بارشیں نہیں ہوئی تھیں۔ جب بارش کا موسم آیا تو اُس نے دیکھا کہ ہر دوسرے تیسرے دن بہت بارش ہو جاتی ہے۔ وہ اس چیز کا گواہ ہے کہ گزشتہ دس سالوں سے ایسی بارشیں نہیں ہوئیں۔ آج وہ اس لئے آیا ہے کہ احمدیت میں داخل ہو کیونکہ خدا خلیفہ کے ساتھ ہے۔ الحمد للہ۔ اب اس گاؤں میں کثرت سے لوگ بیعت کر رہے ہیں۔

بینن سے ہمارے کلاوی (Calavi) ریجن کے معلم بیان کرتے ہیں کہ بے بُولے (Gbeg Bome) گاؤں کے امام کا نوجوان بیٹا احمدی ہو گیا جس پر اس کا والد اس کا سخت مخالف ہو گیا اور دھمکیاں دیتا کہ وہ احمدیت چھوڑ دے ورنہ اُسے گھر سے نکال دے گا لیکن اس نوجوان نے احمدیت چھوڑنے سے انکار کر دیا تو اس کے باپ نے اُسے مارنے کی دھمکی دی اور باوجود مسلمانوں کے امام ہونے کے وہ جادو ٹونے کے ذریعے اپنے بیٹے کو مارنے کی کوشش کرنے لگا۔ یہ جادو ٹونا افریقہ میں اور عرب ملکوں میں بڑا عام ہے۔ صرف پاکستان یا ہندوستان میں نہیں، ہر جگہ ہی مسلمانوں میں یہ رسم اور بدعت ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک دن جب وہ گھر کے پیچھے بیٹھ کر کوئی جادو کر رہا تھا تو لوگوں نے اُس کے چیخنے کی آوازیں سنیں۔ جب جا کر دیکھا تو امام بیہوش پڑا ہوا تھا۔ اُس کو اُٹھا کر گھر لایا گیا اور ہوش دلایا گیا۔ بعد میں پوچھنے پر وہ کہتا تھا کہ اللہ مجھے معاف کر دے اور ساتھ ہی اپنے بیٹے سے معافی مانگتا تھا۔ لوگوں کے اصرار پر اُس نے بتایا کہ میں پچھلے دنوں سے اپنے بیٹے کو مارنے کیلئے جادو کر رہا تھا۔ اس دن جب میں جادو کر رہا تھا تو میرے پیٹ میں شدید درد اُٹھی اور کثرت سے اسہال آئے اور لگا کہ میرا آخری وقت ہے۔ اس وقت مجھے بار بار یہی خیال آیا کہ جو کچھ مَیں کر رہا ہوں وہ غلط ہے اور احمدیت یقیناً سچی ہے۔ پھر میں بیہوش ہو کر گر گیا۔ اب میں احمدیت کی مخالفت سے توبہ کرتا ہوں۔ اس واقعہ کے بعد سارے خاندان نے بیعت کر لی اور مزید بیعتیں بھی اس گاؤں سے عطا ہوئیں۔

نئی مساجد کی تعمیر اور جماعت کو عطا ہونے والی مساجد

جماعت کو دورانِ سال اللہ تعالیٰ کے حضور جو مساجد پیش کرنے کی توفیق ملی اُن کی مجموعی تعداد 338 ہے جن میں سے 119 نئی مساجد تعمیر ہوئی ہیں اور 219 مساجد بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔ امریکہ میں حالیہ دورے کے دوران ڈیٹن (Drayton)، کولمبس (Columbus)، ورجینیا (Virginia)، بالٹی مور (Baltimore)، ہیرس برگ (Harrisburg) وغیرہ میں مساجد کے افتتاح کی توفیق ملی۔

کولمبس میں تو پہلے مسجد بن چکی تھی لیکن انہوں نے اس دفعہ افتتاح کروایا۔ اُس کا ایک دفعہ پہلے (افتتاح) ہو چکا ہے لیکن اُن کی خواہش تھی کہ پلیٹ لگائی جائے۔ بہرحال تین نئی مساجد وہاں بنیں۔

ورجینیا کی مسجد بڑی خوبصورت اچھی بن گئی ہے۔ بالٹی مور میں ایک چار منزلہ عمارت بھی لی گئی ہے۔ ہیرس برگ میں مسجد ہادی کا افتتاح ہوا ہے۔ وسیع چرچ تھا جو خریدا گیا ہے۔

یوکے میں اللہ کے فضل سے چھ نئی مساجد کا افتتاح ہوا ہے۔ مسجد طاہر کیٹفرڈ (Catford)، بیت التوحید فیلتھم (Feltham)، بیت الامن ہیز (Hayes)، بیت العطاء وولور ہیمپٹن (Wolverhampton)، مسجد بیت الغفور ہیلس اووَن (Halesowen) دار الامان مانچسٹر (Manchester)۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے یوکے میں مساجد کی تعداد 16 ہو چکی ہے۔

اس کے علاوہ اور جگہوں پر مسجدیں بن رہی ہیں۔

ہندوستان میں اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے سات مساجد کا افتتاح ہوا ہے۔ بنگلہ دیش میں تین مساجد، انڈونیشیا میں اس سال پانچ مساجد کا اضافہ ہوا ہے اور اب اللہ کے فضل سے انڈونیشیا میں ہماری مساجد کی تعداد 392 ہو چکی ہے۔ غانا میں 17 نئی مساجد تعمیر ہوئی ہیں۔ فلپائن میں ایک نئی مسجد تعمیر ہوئی ہے۔ نائیجیریا میں 14 مساجد تعمیر ہوئی ہیں۔ سیرالیون میں 59 مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ لائبیریا میں 12، گیمبیا میں پانچ، آئیوری کوسٹ میں تین۔ اسی طرح دنیا کے مختلف اور ممالک ہیں۔ ایسٹ افریقہ میں سے تنزانیہ میں دس نئی مساجد تعمیر ہوئی ہیں، یوگنڈا میں چھ۔ بورکینا فاسو میں 21 مساجد کا اضافہ ہوا ہے جن میں 14 بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔ مالی میں چھوٹے چھوٹے دیہات نے احمدیت قبول کی ہے اور 62 بنی بنائی مساجد وہاں ملی ہیں۔ اسی طرح کونگو کنشاسا میں، بینن میں اور مختلف ممالک میں مساجد میں اضافہ ہوا ہے۔

مساجد کے تعلق میں واقعات

مساجد کے تعلق سے کچھ واقعات ہیں۔ گھانا کی ایک خاتون حاجیہ فاطمہ نے شہر میں دو پلاٹ جماعت کو دیئے اور ایک پلاٹ پر تین سال کے عرصے میں مسجد بنانے کا وعدہ کیا۔ اُن سے کہا گیا کہ مسجد کی جلد ضرورت ہے۔ اس کے بچوں نے اُنہیں نئی گاڑی خرید کر دی تھی۔ اب دیکھیں کہ دور دراز علاقوں میں بھی اللہ تعالیٰ نے کس طرح افرادِ جماعت میں قربانی کی روح پیدا کی ہے۔ کہتے ہیں بچوں نے نئی گاڑی خرید کر دی تھی انہوں نے بچوں سے کہا کہ یا تو یہ گاڑی بیچ کر اسکے پیسے اُسے دیئے جائیں تا کہ وہ مسجد کا کام جلد کروا سکے اور اگر یہ منظور نہیں تو گاڑی گھر کے سامنے کھڑی رہے گی۔ میں اُس پر نہیں بیٹھوں گی جب تک مسجد کی تعمیر کا کام مکمل نہیں ہو جاتا۔ چنانچہ بچوں نے دوسری صورت کو تسلیم کیا اور مسجد کی تعمیر کروائی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے تین ماہ میں یہ مسجد تعمیر ہو گئی جو گھانا کے حساب سے تیس ہزار گھانین سیڈیز تقریباً سولہ ہزار ڈالر سے اوپر خرچ ہوئے۔

بورکینا فاسو کے ہمارے مبلغ حامد مقصود صاحب لکھتے ہیں کہ تگالہ (Tagala) میں امسال مسجد کی تعمیر مکمل ہوئی ہے۔ جماعت کے افراد نے اپنی اپنی ہمت کے مطابق وقارِ عمل میں بھرپور حصہ لیا۔ لجنہ کے ذمہ پانی کی فراہمی تھی جو تقریباً ایک کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے لاتی رہیں۔ خدام اور انصار کے ذمہ پتھر اور بجری مہیا کرنے کے ساتھ ساتھ مستری کے ساتھ مدد کرنا بھی تھا۔ اس مسجد میں دو سو افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ تگالہ گاؤں کے چیف صاحب جو کہ عیسائی تھے انہوں نے پہلے دن سے ہی نہ صرف مسجد کی تعمیر میں بھرپور حصہ لیا بلکہ قانونی مسائل کے حل کرانے میں بھی کافی معاونت کی۔ اُن پر مقامی چرچ کے اطراف سے کافی دباؤ تھا کہ کیوں مسجد کی تعمیر میں اتنے سرگرم ہیں؟ مگر انہوں نے کسی دباؤ کو قبول نہ کیا اور نہ صرف خود بلکہ چودہ دیہات کے چیفس کے ساتھ مسجد کے افتتاح میں شریک ہوئے اور احمدیوں کی محبت اور رواداری سے متاثر ہو کر بانگ دہل اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کیا اور ہمارے ساتھ نماز جمعہ ادا کی۔

نئے تبلیغی مراکز کا قیام

تبلیغی مراکز کے قیام میں انڈیا کی جماعت سرِ فہرست ہے جہاں دورانِ سال چالیس مراکز کا اضافہ ہوا۔ پھر سیرالیون ہے۔ پھر انڈونیشیا ہے۔ پھر جرمنی ہے۔ آئیوری کوسٹ ہے اور اس طرح باقی ممالک۔ سٹراس برگ میں بھی جماعتی مشن ہاؤس قائم ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ وہاں عمارت لے لی گئی ہے۔

وقارِ عمل

اسی طرح جماعت احمدیہ کا ایک خصوصی امتیاز وقارِ عمل ہے۔ جیسا کہ پہلے بھی ذکر کیا کہ عورتیں ایک ایک کلومیٹر سے پانی لے کر آتی تھیں اور مرد مستریوں کی مدد کرتے تھے تو اس طرح وقارِ عمل کے ذریعہ سے ہمیشہ کام ہوتے ہیں۔ دنیا کے دوسرے ممالک میں بھی جماعتیں اپنی مساجد اور سینٹر اور تبلیغی مراکز کی تعمیر میں بجلی، پانی اور دیگر فٹنگ کا کام اور رنگ و روغن وغیرہ وقارِ عمل کے ذریعہ سے انجام دیتے ہیں۔ چنانچہ 62 ممالک سے موصولہ رپورٹ کے مطابق 19980 وقارِ عمل کئے گئے۔ جس کے ذریعہ سینتیس لاکھ تیرہ ہزار ایک سو تراسی ڈالر کی بچت کی گئی اور اس میں جرمنی سرفہرست ہے۔

وکالتِ اشاعت

وکالتِ اشاعت کی رپورٹ کے مطابق ساٹھ ممالک سے موصولہ رپورٹس کے مطابق پینتالیس زبانوں میں 569 مختلف کتب اور پمفلٹس، فولڈر وغیرہ طبع ہوئے ہیں جن کی تعداد باون لاکھ چوہتر ہزار پانچ سو چھبیس ہے۔

اسی طرح قرآنِ کریم کے تراجم مختلف زبانوں میں شائع ہوئے ہیں یا ری پرنٹ ہوئے ہیں۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے بعض تراجم شائع ہوئے ہیں، نئے بھی پرنٹ ہوئے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب براہین احمدیہ جو تھی اس کا اب تک انگریزی میں ترجمہ نہیں تھا۔ بعض مخالفین یہ بھی اعتراض کرتے تھے کہ اسکا ترجمہ کیوں نہیں شائع کرتے۔ اُس کی پہلی اور دوسری جلد کا بھی ترجمہ شائع ہو گیا ہے۔

ایک (نیا) رسالہ جاری کیا گیا جو ریسرچ سیل کے میر محمود احمد صاحب کے ذمہ لگایا تھا۔ یہ ماہانہ رسالہ ہے ''موازنہ مذاہب'' جو یہاں یو.کے سے چھپتا ہے اور اس میں بڑے اچھے علمی اور تحقیقی مضامین ہوتے ہیں۔ لوگوں کو بڑے پسند آ رہے ہیں، اسکی ضرورت تھی اور گو اس وقت اسکی تعداد کم ہے لیکن اسکے بارے میں مَیں کہنا چاہتا ہوں کہ جو لوگ اردو پڑھنا جانتے ہیں اُن کو اس رسالہ کا خریدار بننا چاہئے۔ اس میں کافی اچھے مضامین ہیں بلکہ بعض مضامین کے ترجمے کر کے ریویو آف ریلیجنز میں بھی شائع کئے جا رہے ہیں۔ امیر صاحب کبابیر لکھتے ہیں کہ پروفیسر حسین درویش صاحب ایک معروف مسلم عالم ہیں، اور یروشلم یونیورسٹی کے ایک سینیئر پروفیسر ہیں۔ موصوف عربی زبان کے معروف ادیب، شاعر اور پائے کے عالم ہیں، ان سے ہم ملنے گئے۔ دورانِ گفتگو بہت جلد حضرت اقدس مسیح موعود کے علم کلام کو سمجھنے لگ گئے۔ ہماری علمی گفتگو کو بڑی عزت اور احترام سے قبول کیا اور اعتراف کرتے گئے۔ انہوں نے کہا کہ کئی بار ہم حیفا سے گزرے ہیں اور قادیانیوں کی مسجد دیکھتے دیکھتے بدگمانیاں کرتے گزرتے رہے لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ وہاں ایک قیمتی علمی خزانہ بھی ہے۔ انشاء اللہ مَیں اس خزانے سے ضرور فائدہ اُٹھاؤں گا۔ نیز دورانِ گفتگو انہوں نے اس بات کی بھی خواہش ظاہر کی کہ وہ سو ڈیڑھ سو صفحات پر ایک مقالہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب اور عربی زبان کی فصاحت و بلاغت پر لکھیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو عربی زبان کا چیلنج دیا تھا جو بھی نیک فطرت ہو گا، بہرحال اس سے متاثر ہو گا۔

جماعت گنی گناکری کے صدر محمد ماریکا صاحب بیان کرتے ہیں کہ ان کے چچا بڑے عرصے سے ان کے زیرِ تبلیغ تھے لیکن مخالفت کا یہ عالم تھا کہ اُن کا سگا بھتیجا ہوتے ہوئے بھی اُن کے گھر میں داخل نہیں ہو سکتا تھا۔ اس کے باوجود ہمیشہ جہاں بھی موقع ملتا میں اُنہیں پیغامِ حق ضرور پہنچاتا۔ چچا ہمیشہ یہی کہتے کہ علم میں اور تجربے میں مَیں تم سے زیادہ ہوں اور مجھے لگتا ہے کہ تم احمدیت کے ذریعہ عیسائیت کے طرف جا رہے ہو۔ ایک دن میں نے اُنہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' کا فرنچ ترجمہ پڑھنے کو دیا۔ یہ کتاب پڑھ کر اُن کا یہ بیان تھا کہ یہ کسی جھوٹے انسان کی تصنیف ہو ہی نہیں سکتی۔ علم و معرفت کا اس جیسا بیان میں نے آج تک کسی کتاب میں نہیں دیکھا۔ اس کتاب کے مطالعہ کے دوران وہ آہستہ آہستہ احمدیت سے متاثر ہونے لگے۔ ان کے چچا بیان کرتے ہیں کہ ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا بھتیجا جو کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی اور جماعت کے صدر ہیں، وہ آسمان پر ہیں اور یہ اُن سے بہت نیچے ہیں۔ اسی اثناء میں وہ آسمان سے نیچے ہو کر اُن کے سر پر ٹھونگا مارتے ہیں، یعنی بھتیجا چچا کے سر پر ٹھونگا مارتا ہے تو اُن کے سر سے ایسی آواز آتی ہے جیسے کسی خالی برتن سے آتی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ صبح اُٹھنے پر مجھے یقین ہو گیا کہ اسلام کے متعلق جو آج تک میرا علم تھا وہ خالی برتن ہی تھا جو کہ بے معنی تھا اور میرے بھتیجے کا مجھ سے اوپر ہونا اس کی صداقت کی دلیل ہے۔ اگرچہ انہوں نے ابھی تک احمدیت کو قبول نہیں کیا لیکن مخالفت بالکل ترک کر دی ہے۔

وکالتِ تصنیف

وکالتِ تصنیف کی رپورٹ کے مطابق شارٹ کمنٹری ایڈٹ ہو رہی ہے اور مختلف مضامین کی چیکنگ ہو رہی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ کافی لٹریچر آ گیا ہے، کچھ آنے والا ہے۔ اسی طرح امسال شائع ہونے والی کتابوں میں مجلس خدام الاحمدیہ یو.کے نے انگریزی زبان میں حضرت مصلح موعودؓ کے بارے میں کتاب شائع کی ہے، یہ بڑی اچھی کتاب ہے۔ اسی طرح اور بہت سی کتابیں شائع کی گئی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عربی کی کتب شائع ہوئی ہیں۔ بوسنین میں شائع ہوئی ہیں۔ چینی زبان میں، مالٹی زبان میں، جرمن زبان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب شائع ہو رہی ہیں۔ مختلف اور لٹریچر جو ہے اس کے ہندی زبان میں ترجمے ہو کر شائع ہوئے ہیں۔ رشین زبان میں ترجمے ہوئے ہیں اور اس طرح دیگر بہت ساری زبانوں میں بھی ترجمے ہو کر کتابیں شائع ہو رہی ہیں اور لوگوں کی توجہ بھی اس طرف بڑھ رہی ہے۔

رسالہ ریویو آف ریلیجنز

رسالہ ریویو آف ریلیجنز اس کی تعداد پہلے بہت کم تھی، 2010ء میں بارہ سو چوالیس تھی۔ میں نے جو تحریک کی تو اب اسکی اشاعت آٹھ ہزار تک پہنچ چکی ہے بلکہ اس سال آٹھ ہزار پانچ سو ہو چکی ہے۔ اس میں امریکہ اور گھانا کی طرف سے زیادہ خریداری ہے، باقی ممالک میں کم ہے اور ایک شکوہ کینیڈا اور امریکہ کا یہ تھا کہ لیٹ چھپ کے آتا ہے یا پوسٹیج کی وجہ سے لیٹ ہو جاتا ہے۔ اس کی وجہ سے اب وہاں کوشش ہو رہی ہے کہ وہیں سے شائع ہو جائے۔ اور اس کی خریداری بڑھ جائے۔

احمدیہ پرنٹنگ پریسز

احمدیہ پرنٹنگ پریسز جو دنیا کے مختلف ملکوں میں ہیں وہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا اچھا کام کر رہے ہیں۔ اور اس سال فضل عمر پریس قادیان جو ہے اُس کو تو نئی مشینیں بھجوائی گئی ہیں اور وہاں حضرت مسیح موعودؑ کی کتابیں اور دوسری کتابیں بہت عمدہ شائع ہو رہی ہیں بلکہ آرٹ بائنڈنگ اور دوسری امبوسنگ وغیرہ کی سب مشینیں وہاں ہیں اور تقریباً اسّی پچاسی بلکہ نوّے فیصد کام وہیں ہو رہا ہے۔

نمائشیں، بکسٹالز

نمائشوں اور بک سٹالز کے ذریعے سے بھی اس سال کافی کام ہوا ہے۔ قرآنِ مجید اور لٹریچر کی نمائشیں ہوئی ہیں۔ 2320 نمائشوں کے ذریعے اکیس لاکھ چھیاسی ہزار پانچ سو افراد تک اسلام کا پیغام پہنچا ہے۔

پانچ ہزار دو سو نوّے (5290) بک سٹالز اور ایک سو بک فیئرز میں شمولیت ہوئی اور ان کے ذریعے سے تینتیس لاکھ بیس ہزار نو سو افراد تک پیغام پہنچا۔

نمائشوں کے بارے میں تأثرات

قرآنِ کریم کی نمائش پر نائیجیریا سے الحاجی وائے عمر (Alhaji Y. Umar) صاحب سینیئر سکیورٹی افسر لکھتے ہیں کہ میں اس چیز سے بہت خوش ہوں کہ جماعت احمدیہ قرآن پاک کی نمائش لگا رہی ہے اور اسلام کو خوبصورت انداز میں پیش کر رہی ہے جس سے غیر مسلم بھی متاثر ہو رہے ہیں۔ اگر باقی مسلمان بھی جماعت احمدیہ کے بہترین نمونے کو اپنا لیں تو پوری دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے۔

یونیورسٹی آف ایلورین کے بیرسٹر آر ابراہیم صاحب نے لکھا کہ: جماعت احمدیہ کے خلیفہ کے ذریعے ہی تمام مسلمان ایک جھنڈے تلے جمع ہو سکتے ہیں۔ خلافتِ احمدیہ ہی دنیا کیلئے آخری امید ہے جس کے ذریعے دنیا کو بچایا جا سکتا ہے۔ مجھے آپ کا یہ سلوگن محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں بہت اچھا لگتا ہے۔ اگر دنیا کو تباہی سے بچانا ہے تو یہ سلوگن ساری دنیا کا ہونا چاہئے۔

مسز ایس بی الامین صاحبہ نے اپنے تاثرات میں لکھا کہ جماعت احمدیہ کے خلیفہ تمام انسانیت کو اور خاص طور پر مسلمانوں کو کعبہ اور مدینہ کی طرف رہنمائی کریں۔ مسلمانوں کے اتحاد اور فتح کیلئے دعا کریں کیونکہ نبی کریم ﷺ اور خلفائے راشدین کا نمونہ آج اس خلافت میں نظر آتا ہے۔ خدارا مسلمانوں کو بچایا جائے۔ جماعت احمدیہ کو خدا تعالیٰ نے کبھی ناکام نہیں کیا۔

ایک عیسائی دوست نے لکھا کہ قرآن شریف کی نمائش سے پہلے مجھے بالکل اندازہ نہیں تھا کہ اسلام اتنا پیارا مذہب ہے اور قرآنِ شریف میں انسانیت کے ہر پہلو کے متعلق تعلیم پائی جاتی ہے۔ مجھے یہاں آ کر یہ احساس ہوا کہ قرآنِ شریف کی تعلیم قابلِ عمل ہے لیکن جو مسلمان اسلام کے نام پر دہشتگردی پھیلا رہے ہیں اُن کو ختم کیا جائے۔ لگتا ہے کہ ان کو اسلام اور قرآنِ کریم کا کچھ بھی علم نہیں ہے۔

امیر صاحب بینن قرآنِ کریم کی نمائش کے بارے میں لکھتے ہیں کہ فنانس منسٹری بینن کے ریٹائرڈ افسر سولے رافیو (Soule Rafiou) صاحب نے کوتونو میں منعقدہ نمائش کو وزٹ کرنے کے بعد کہا: اسلام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے خواب کو شرمندہ تعبیر کرنے کیلئے جس طرح منظم طریق پر یہ بھائی یعنی احمدی لگے ہوئے ہیں، میں واقعتاً ان سے بہت متاثر ہوا ہوں۔

ناروے کے انتہائی شمال میں لوفوتن (Lofoten) کے مقام پر قرآنِ کریم اور دیگر لٹریچر کی نمائش لگائی گئی۔ یہ نمائش ملک کے شمال میں آرکٹک سرکل سے اوپر واقع جزائر لوفٹن (Lofeten) کے مقام پر لگائی گئی تھی۔ جب ہمارے نارویجن نو احمدی دوست مصطفی بُو صاحب نے

لائبریری کے انچارج سے قرآنِ کریم کی نمائش لائبریری میں لگانے کی اجازت چاہی تو انہوں نے انکار کر دیا۔ بار بار رابطہ کرنے پر لائبریری کے انچارج صرف تین دن کی اجازت دینے پر راضی ہو گئے۔ لائبریری انچارج صاحب اس نمائش کو دیکھ کر اتنے متاثر ہوئے کہ خود ہی کلچر کے انچارج اور اخبار کے نمائندوں کو نمائش دکھانے کیلئے بلایا اور لائبریری والے نے وہ نمائش جو صرف تین دن کیلئے لگانے کی اجازت دی تھی، اب وہاں نمائش لگے تین ماہ ہو چکے ہیں اور لائبریری والے اُس کو بند نہیں کر رہے۔ ایک اخبار نے پورے صفحے پر اس نمائش کی رپورٹنگ کی اور سرخی لگائی کہ 'ہم دلائل استعمال کرتے ہیں، ہتھیار نہیں'۔ ایک نارویجین نے نمائش دیکھنے اور لٹریچر پڑھنے کے بعد لکھا کہ اگر آپ کے دلائل کو مان لیا جائے تو عیسائیت مر جاتی ہے۔

سعید احمد صاحب مبلغ کونگو برازاویل لکھتے ہیں کہ ایک کالج کا پروفیسر جو تاریخ پڑھاتا ہے، اسلام کے بارے میں منفی خیالات رکھتا تھا اور یہی کچھ کالج میں پڑھاتا تھا۔ وہ ہماری نمائش دیکھنے آیا اور کہا کہ میں اسلام کے بارے میں بہت کچھ جانتا ہوں اور میں لوگوں کے سامنے اسلام کی اصلیت پیش کروں گا جسکی وجہ سے تم لوگ بھاگ جاؤ گے۔ پانچ چھ دن اس سے سوال و جواب ہوتے رہے۔ اُسکی ساری غلط فہمیاں دور ہوئیں اور اسلام کا نورانی چہرہ اُسے نظر آ گیا اور بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوا۔ اب وہ سکول میں وہ تاریخ پڑھاتا ہے جو وہ احمدیت سے سیکھ رہا ہے۔

امیر صاحب بینن لکھتے ہیں کہ غیر مسلموں کی ایک کثیر تعداد اس بات پر حیران تھی کہ ہم غیر مسلم بھی قرآن کو چھو سکتے ہیں اور خرید کر پڑھ سکتے ہیں۔ اس پر انہوں نے احمدیت کو خراجِ تحسین پیش کیا۔

ایک پادری صاحب نمائش دیکھنے کے بعد کہنے لگے کہ احمدیت کی جو تبلیغ ہمارے ریڈیو پر آجکل چل رہی ہے جس میں بائبل کے حوالے سے مسیح کی آمدِ ثانی پر بحث ہو رہی ہے، بہت دلچسپ ہے۔ میں اس کو سنتا ہوں اگرچہ میں ایک پاسٹر (Pastor) ہوں لیکن ایک دن احمدیت میں داخل ہو جاؤں گا۔

نمائش کی برکت سے ہمارے جو گیمبیا کے گورنر جنرل ایف ایم سنگھاٹے صاحب تھے، اُن کی فیملی کا بھی دوبارہ جماعت سے رابطہ ہو گیا۔ یہ لوگ ایک عرصے سے کٹے ہوئے تھے۔ یہ تصویری نمائش تھی۔ وہاں جب ان کی تصویریں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ساتھ دکھائی گئیں تو اس کے بعد ان کا ایک بیٹا آیا، پھر اگلے دن ان کی اہلیہ آئیں اور اب اس فیملی سے دوبارہ رابطہ ہو رہا ہے۔

امیر صاحب یوکے (UK) لکھتے ہیں کہ یہاں انٹرنیشنل بک فیئر میں بڑے بڑے اسلامی ملکوں کے درمیان میں ہمارا اسٹال بھی لگا۔ ترکی کے نمائندے ہمارے سٹال پر آئے اور بہت تعریف کی۔ اپنے ملک کیلئے قرآنِ کریم کے تمام تراجم کے نسخے خریدے اور بتایا کہ اپنے ملک میں ہونے والی exhibition میں رکھیں گے۔ ملائیشیا کے نمائندے نے ہماری کتب خریدیں تا کہ اپنے ملک کے سکولوں کے کورس میں شامل کی جائیں۔ سعودی عرب کے وفد کا سربراہ آ کر ملا۔ اس کو قرآنِ کریم کا تحفہ پیش کیا گیا۔ اُس نے جماعت کی بہت تعریف کی اور کہا کہ جماعت اسلام کی بہت خدمت کر رہی ہے۔ اُس نے بتایا کہ وہ ایم ٹی اے دیکھتا ہے اور دوسرے دن آ کر اُس نے تفسیرِ کبیر کا مکمل سیٹ بھی خرید لیا۔

آسٹریا سے مبلغ سلسلہ لکھتے ہیں کہ جماعت آسٹریا نے دورانِ سال ویانا انٹرنیشنل بک فیئر میں ایک سٹال لگایا۔ پانچ ہزار سے زائد افراد نے باقاعدہ قرآنِ کریم کے مختلف زبانوں کے تراجم، مختلف زبانوں میں اسلامی تعلیم پر مبنی کتب، کتابچے اور دو ورقے حاصل کئے اور اسلام کے بارے میں سینکڑوں افراد نے بات چیت کی۔

عراق سے تعلق رکھنے والے ایک پروفیسر جو ویانا یونیورسٹی میں استاد ہیں، اپنی اہلیہ کے ہمراہ سٹال پر تشریف لائے۔ موصوف سعودی حکومت کی طرف سے اس کتاب میلہ میں خصوصی لیکچر کیلئے تشریف لائے تھے۔ وہ جماعت کی طرف سے شائع کردہ جرمن ترجمہ قرآن کی شان میں رطب اللسان تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ جماعت احمدیہ بہت روشن خیال جماعت ہے۔ ان کا جرمن ترجمہ قرآن سب سے بہترین ہے اور ساٹھ کی دہائی سے وہ اس سے مستفیض ہو رہے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ ساٹھ کی دہائی میں انہوں نے اس ترجمہ کی عمدگی کے پیشِ نظر اس ترجمہ کا ایک بہت بڑا پیکٹ سعودی عرب بھجوایا تھا۔

جماعت کا جرمن ترجمہ تو بہت پسند کیا جاتا ہے۔ شاید میں نے پہلے بھی بتایا تھا کہ جرمنی میں بعض غیر احمدی مدرسوں والے یا امام اور مساجد والے ہمارے جرمن ترجمہ قرآنِ کریم کو خرید کر لے جاتے ہیں اور اُس کی جلد اتار کر اُسکے اوپر اپنی پرنٹ لائن لگا کر اسی ترجمہ کو شائع کر دیتے ہیں، بلکہ بعض تو پرنٹ لائن بھی نہیں لگاتے صرف کَور (cover) بدل دیتے ہیں۔

لیف لیٹس، فلائرز کی تقسیم کا منصوبہ

لیف لیٹس، فلائرز کی تقسیم کا جو کام (جماعتوں کے) سپرد کیا گیا تھا اور میں نے کہا تھا کہ ہر جگہ پہنچایا جائے، اُسکے ذریعہ سے امریکہ میں گزشتہ دو سالوں میں تیئس لاکھ ترانوے ہزار فلائرز تقسیم کئے گئے ہیں اور اس طرح ریڈیو، ٹیلی ویژن، اخبارات کے ذریعہ سے اور ویب سائٹس کے ذریعہ سے ستّر ملین افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا ہے۔

کینیڈا والوں نے اس سال چار لاکھ چوبیس ہزار فلائرز تقسیم کئے۔ پچاسی ملین سے زائد افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ جرمنی میں اب تک تین ملین سے زیادہ لیف لٹس تقسیم ہو چکے ہیں، یعنی تیس لاکھ۔ وہاں مختلف ذرائع سے تیس ملین سے زائد افراد تک پیغام پہنچ چکا ہے۔ سویڈن میں تین لاکھ پچاس ہزار فلائرز تقسیم کئے گئے۔ دو ملین سے اوپر افراد تک پیغام پہنچ گیا ہے۔ ٹرینیڈاڈ میں چار لاکھ، گیانا میں تیس ہزار۔ اسی طرح ناروے میں اڑہائی لاکھ سے اوپر، بلجیم چار لاکھ سے اوپر، ہالینڈ پانچ لاکھ بلکہ چھ لاکھ، سپین وغیرہ باقی مختلف ممالک میں ہر جگہ، دنیا کے ہر ملک میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تقسیم ہو رہے ہیں اور کروڑوں آدمیوں تک اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچ چکا ہے۔ یو.کے میں فلائرز کی تقسیم ہوئی ہے یہاں بھی سکولوں اور بسوں کے ذریعے سے اشتہار دیئے گئے۔

اس بارہ میں غیروں کے کچھ تأثرات، بھی سنا دیتا ہوں۔ ہڈرزفیلڈ سے پال کینٹ (Paul Kent) لکھتے ہیں: مَیں نے ابھی ایک لیف لیٹ ریسیو کیا ہے جو میرے دروازے سے اسلام کے نام سے داخل ہوا ہے۔ یہ تازہ ہوا کا جھونکا ہے اور ہماری کمیونٹی کیلئے بہت متأثر کن دعوت ہے۔ میں مسلمان نہیں ہوں اور نہ ہی کسی مذہب سے تعلق ہے لیکن اسلام کے مثبت رویے کو پھیلانے کا طریق بہت پسند آیا۔ لیف لیٹس سے احمدیت کے حجم کا اندازہ تو نہیں ہوتا لیکن اس میں لکھے ہوئے پیغام کو سراہتا ہوں۔

Christina Dreher (ووکنگ) سے لکھتی ہیں کسی نے میرا دروازہ کھٹکھٹایا۔ مَیں نے کھولا تو کسی نے مجھے ایک لیف لٹ love for all تھما دیا، چونکہ یہ مجھے جنک میل (Junk Mail) سے مختلف لگا، اس لئے حسب معمول ڈائریکٹ بِن میں جانے سے بچ گیا۔ میں نے اُسی وقت اس کو پڑھا۔ میں یہ بتانا چاہتی ہوں کہ میں نے محسوس کیا ہے کہ یہ بہت اچھا پیغام ہے اور میری خواہش ہے کہ ہر کوئی اس کو پڑھے۔

ایک ہیڈ ٹیچر نے لکھا کہ میں آپ کے پمفلٹ کا شکریہ ادا کرتا ہوں جس میں اسلام کی فلاسفی اور اصول بیان ہوئے ہیں۔ میں یہ معلومات اپنے سٹوڈنٹس کو بھی دوں گا تا کہ اسلام کی صحیح تصویر اُن پر کھولی جاسکے۔ آپ کا love for all کا پیغام زبردست پیغام ہے۔ امن کے قیام کے لئے اس تحریک میں حصہ لینے والوں کے لئے شکریہ اور نیک خواہشات۔

کرسٹین لوبن (Christine Laubin) نے لکھا: آپ کا لیف لیٹ لیٹر بکس سے ملا۔ پہلا صفحہ پڑھا جس پر Loyality, Freedom لکھا ہے۔ پھر لکھتی ہیں کہ روزانہ بیشمار خطوط آتے ہیں جن میں Take Away اور Pizzahut وغیرہ کے (یہاں جس طرح رواج ہے) خطوط آتے ہیں لیکن آپ کا لیف لیٹ بہت زبردست اور سب سے علیحدہ اور دل کو چُھو لینے والا ہے۔ اس کو وصول کر کے بہت خوشی ہوئی۔ مجھے امید ہے کہ آپ کی کمیونٹی اس کے ذریعے سے بہت دعائیں حاصل کرے گی اور ہمارے معاشرے میں یہ بہت مبارک کام ہے۔

پھر ایک اور خاتون لکھتی ہیں کہ مجھے اپنے دروازے سے یہ لیف لیٹ ملا۔ بہت اچھا لگا۔ مجھے نہیں معلوم کہ احمدیہ کمیونٹی مقامی ہے یا نہیں۔ میرے لئے یہ خوشی کا باعث ہے کہ جب آپ کی مسجد کا افتتاح ہوا تھا تو میں انٹر فیتھ گروپ کے ساتھ شامل ہوئی تھی۔

اسی طرح بسوں پر اشتہار لگانے کی وجہ سے بھی کافی مشہوری ہوئی ہے۔ پھر کچھ اور واقعات بھی ہیں جو لیف لیٹس کی وجہ سے پیش آئے۔

امریکہ سے مبلغ انچارج لکھتے ہیں کہ نیویارک میں بسوں کے باہر اشتہار لگایا گیا۔ اللہ کے فضل سے یہ تدبیر بہت کامیاب ہو رہی ہے۔ جماعت کا تعارف بڑھ رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے افرادِ جماعت میں بھی تبلیغ کا اور جوش پیدا ہو رہا ہے۔

جرمنی میں پمفلٹ کی تقسیم کے متعلق لوگوں کے تاثرات۔ ایک عورت کو ہمارا پمفلٹ تقسیم کرنا بہت پسند آیا۔ اُس نے ہمارے انکار کرنے کے باوجود ایک خادم اور طفل کو دو دو یورو بطور انعام دیئے۔

ایک جرمن راہ گیر کو جب فلائر دیا تو اُس نے اس کو دیکھنے کے ساتھ ہی کہا کہ یہ آپ بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔ یہ وقت کی ضرورت ہے اور آپ نے ہر صورت میں اس کام کو جاری رکھنا ہے اور ڈر کر اس کو بند نہیں کرنا۔

فرینکفرٹ کے مین ریلوے سٹیشن پر جب اسلامی تعلیمات پر مشتمل پوسٹر لگائے گئے جس میں خواتین کے حقوق، مذہبی آزادی کے متعلق قرآنی آیات اور احادیث درج تھیں تو ایک جرمن اپنے تاثرات کا اظہار اس طرح کرتے ہیں کہ جیسے ہی مَیں نے اس پوسٹر کو دیکھا تو اس نے میرے قدم روک لئے اور میں نے فوری طور پر اپنا کیمرہ نکالا اور اسکی تصاویر لیں کیونکہ میری ایک بیٹی ہے اور میں اسکو دکھاؤں گا کہ عورتوں کے متعلق کتنی پیاری تعلیم ہے۔

شیخ برہان احمد صاحب انڈیا سے تحریر کرتے ہیں کہ امسال لیف لیٹ اور منصوبہ بندی کی طرف سے شائع لٹریچر اور کال فری نمبرز ہونے کی وجہ سے دن بدن رابطہ کرنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ایک فون نمبر کے ذریعہ سے یہ کالیں ریسیو بھی کرتے ہیں اور جواب بھی دیتے ہیں۔ کہتے ہیں کال فری نمبر لگنے کی وجہ سے ایک خصوصی طبقہ کے علماء میں بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔ مدرسوں کے طلباء اور علماء کی طرف سے گالیاں دینے کا سلسلہ جاری ہے اور ساتھ ساتھ دھمکیاں بھی دیتے ہیں کہ اس نمبر کو جلد بند کرو ورنہ اس کے نتائج تمہارے لئے اچھے نہیں ہوں گے۔ چند روز قبل دیوبند کے کسی شخص کا فون آیا۔ انہوں نے کہا کہ تمام تر اختلاف کے باوجود میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارے ساتھیوں کی طرف سے جو آپ کو گالیاں نکالی جاتی ہیں وہ بالکل غلط طریق ہے اور آپ کے حوصلے کی داد دیتا ہوں کہ آپ کی طرف سے جواباً کسی بھی قسم کی گالی دینا تو دور رہا، سختی سے جواب بھی نہیں دیا جاتا۔

حیدر آباد کے زونل امیر صاحب لکھتے ہیں کہ مبلغ سلسلہ نے شہر کاماریڈی میں مقامی جماعت کی معاونت سے مقامی کالجز، سکولز، پولیس حکام، وکلاء، منڈل آفس کے افسران میں لیف لیٹس کثیر تعداد میں تقسیم کئے جن سے غیر احمدیوں میں غصہ کی لہر دوڑ گئی اور ایک منصوبہ کے تحت ناصر الدین صاحب کو زبردستی گاڑی میں ڈال کر ایک مسجد کے پاس لے گئے اور قریباً سو افراد نے ان کو مارا پیٹا۔ پولیس نے آ کر ناصر الدین صاحب کو چھڑایا اور اب وہ ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کیلئے جو غیرت اور محبت اور عشق ہمارے دلوں میں ہونا چاہئے، اسکے مقابلے میں ہر دوسری چیز اور ہر دوسرا رشتہ اور ہر قسم کی غیرت جو بھی ہو اسکی کوئی حیثیت نہیں ہونی چاہئے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10/دسمبر 2004ء)

طالبِ دعا: شیخ غلام احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بھدرک (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ماں باپ کے احسانوں کا ایک انسان بدلہ نہیں اتار سکتا لیکن دعا اور حسن سلوک ضروری ہے، اس سے کچھ حد تک آدمی اپنے فرائض کو ادا کر سکتا ہے اور اسی سے بخشش ہے

(خطبہ جمعہ فرمودہ 13/اکتوبر 2006ء)

طالبِ دعا: افرادِ خاندان مکرم شیخ رحمۃ اللہ صاحب (جماعت احمدیہ سورو، صوبہ اڈیشہ)

گھانا میں امیر صاحب کی رپورٹ ہے کہ وہاں پہلے ایک شاہراہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر کے ساتھ بہت بڑا بل بورڈ (Bill board) لگایا گیا تھا اور اب دو اَور جگہوں پر بھی لگایا گیا ہے۔ اور نیچے الفاظ یہ ہیں کہ وہ مسیح موعود جس کا مدت سے انتظار تھا، آچکا ہے۔ یہ بورڈ کماسی سے اکرا آنے والی شاہراہ پر اور دوسرے اکرا سے سینٹر ریجن جانے والی سڑک کے کنارے اور تیسرا ایسٹرن ریجن میں لگایا گیا ہے۔ اور یہ خوبصوت تصویر اور یہ پیغام جو ہے، یہ ہر ایک کو اپنی طرف attract کرتا ہے اور اس کا بیس ہزار ڈالر کے قریب خرچ آیا تھا جو وہاں کے ایک احمدی نے ادا کیا۔

ایم.ٹی.اے انٹرنیشنل

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کا بھی کام اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت وسیع ہوگیا ہے۔ اسکے چودہ ڈیپارٹمنٹ ہیں جو کام کررہے ہیں۔ خواتین بھی ہیں اور مرد بھی ہیں جو چوبیس گھنٹے کام کررہے ہیں۔ یوکے کے نوجوان لڑکے، لڑکیاں، عورتیں مرد، یہ بہت بڑی تعداد ہے جو والنٹیئرز کا کام کررہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔

اس سال ایم ٹی اے کی نشریات کی بڑھتی ہوئی مانگ کو دیکھتے ہوئے مختلف زبانوں کے تراجم کو ملا کر اب بیک وقت نشر کی جانے والی سٹریمز (Streams) کی تعداد اٹھائیس ہوگئی ہے۔ انٹرنیٹ پر ایم ٹی اے دیکھنے والوں کی تعداد میں اس قدر اضافہ ہوا ہے کہ بعض اوقات زیادہ وزیٹرز کی وجہ سے سٹریمنگ (streaming) متأثر ہوجاتی تھی۔ چنانچہ اب مجھ سے پوچھ کے ایک گلوبل آئی پی ٹی وی ڈسٹری بیوٹر کے ذریعہ نشر کررہے ہیں جس کی وجہ سے ان کو کسی قسم کی روک نہیں آئے گی۔ اسی طرح موبائل فونز پر ایم ٹی اے کی وسعت ہوگئی ہے۔

مَیں نے آج لجنہ کی تقریر میں ذکر کیا تھا کہ موبائل کا غلط استعمال ہو رہا ہے۔ انٹرنیٹ کا موبائل پر، یا انٹرنیٹ کا جو صحیح استعمال ہوسکتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے صرف جماعت احمدیہ کے ذریعے سے ہی ہورہا ہے۔

غانا میں بھی ایک پروگرام بن رہا ہے Real Talk افریقہ کا جو آج کل چل بھی رہا ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں کے مقامی لوگوں نے بھی اس میں حصہ لیا ہے اور کام کررہے ہیں۔

کاڈونہ مشن ہاؤس (نائیجیریا) کے قریب ایک ہاؤسا مسلمان رہتا ہے جو ڈش انٹینا کی مرمت اور ان کی خرید و فروخت کا کام بھی کرتا ہے۔ نسیم بٹ صاحب مبلغ نائیجیریا کہتے ہیں کہ مَیں نے اُس سے ایک دن ایم ٹی اے کا ذکر کیا جس پر اُس نے کہا کہ ہم تو کافی عرصے سے ایم ٹی اے دیکھتے ہیں اور ہمارے بچے تو ایم ٹی اے اس قدر شوق سے دیکھتے ہیں کہ وہ ہمیں کوئی اور چینل لگانے ہی نہیں دیتے اور بڑی دلچسپی سے پروگرام سنتے ہیں۔ غیر احمدیوں کی بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس طرف توجہ پیدا ہوئی ہے۔

ایک بزرگ کا خلافت سے اور ایم ٹی اے کی وجہ سے جو عشق ہے اُسکا ذکر کرتے ہوئے ناصر احمد محمود صاحب مبلغ سلسلہ لکھتے ہیں۔ پانکپادے (Kpankpade) جماعت میں خاکسار اور ایک مبلغ ملک ریحان صاحب ایم ٹی اے کی ڈش لگانے کے سلسلہ میں گئے تو ایک بزرگ عبداللطیف صاحب نے ہمیں بٹھا لیا اور اللہ تعالیٰ کا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بڑے پیارے انداز میں ذکر کیا اور رو پڑے اور کہنے لگے کہ میری عمر اس وقت پینسٹھ سال سے زائد ہے۔ نا معلوم کس وقت بلاوا آجائے۔ جب سے امام مہدی علیہ السلام کو قبول کیا ہے میرے دل میں یہی کسک اور تڑپ تھی کہ کاش میری زندگی میں امام مہدی اور ان کا خلیفہ میرے گھر میں بھی آئیں۔ آج مَیں اپنے آپ کو سب سے زیادہ خوش قسمت محسوس کر رہا ہوں۔ میری تمام مرادیں مجھے مل گئیں۔ امام مہدی بھی نظر آ گیا اور خلیفۃ المسیح بھی نظر آ گئے۔ میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

فرانس کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ فرانس کے شہر مرسیلی (Marselle) کے قریب ایک جزیرہ الڈی کورس (Ill de corse) ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں پر مقیم مراکش کے ایک شخص احمد ہارو (Ahmad Haro) نے بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کی۔ کچھ عرصہ پہلے ان کو ایم ٹی اے العربیہ دیکھنے کا موقع ملا اور آہستہ آہستہ ان پر تمام حقیقت واضح ہوگئی کہ یہی سچائی ہے۔ انہوں نے لندن سٹوڈیوز میں خود رابطہ کیا۔ لندن سے اُن سے رابطہ کیلئے کہا گیا چنانچہ اُن سے رابطہ قائم ہوا۔ جلسہ سالانہ میں عالمی بیعت کا نظارہ دیکھ کر ساتھ ہی اُسی دن بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوگئے۔ یہ جزیرہ تاریخی لحاظ سے بہت اہمیت رکھتا ہے کیونکہ فرانس کے سب سے بڑے بادشاہ نپولین کا تعلق بھی اسی جزیرے سے تھا۔

احمدیہ ریڈیو اسٹیشنز

اسی طرح ریڈیو احمدیہ کے ذریعے سے بھی بہت کام ہو رہا ہے۔ اللہ کے فضل سے اس وقت افریقہ کے تین ممالک میں سات کی تعداد میں احمدیہ ریڈیو سٹیشن قائم ہوچکے ہیں۔ بورکینا فاسو میں، مالی میں، سیرالیون میں بھی اب ہوگیا ہے اور پروگرام اور تلاوت سن کر لوگ جماعت سے تعارف بھی حاصل کررہے ہیں اور ان کو حقیقت بھی معلوم ہو رہی ہے۔

امیر صاحب مالی لکھتے ہیں کہ اللہ کے فضل سے ہمارے دونوں ریڈیو سٹیشن پر رمضان کے حوالے سے بہت اچھے پروگرام ہورہے ہیں۔ ججنی (Didieni) کے علاقے میں ریڈیو کے ذریعے ہر طرف احمدیت کا پیغام پہنچ رہا ہے اور اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس علاقے میں تینتالیس ہزار چار سو بہتّر بیعتیں ہو چکی ہیں اور بہت سے گاؤں اعلان کر چکے ہیں کہ وہ احمدی ہیں لیکن ہم ابھی تک اُن تک نہیں پہنچ سکے۔ اللہ تعالیٰ اُن سب کو ثباتِ قدم عطا فرمائے اور ایمان و اخلاص میں ترقی کرنے والے بنیں۔ ہمارا دوسرا ریڈیو اسٹیشن بماکو (Bamako) میں ہے۔ ایک اندازے کے مطابق ریڈیو کی رینج تین ملین لوگوں تک ہے۔ ہم رمضان میں چوبیس گھنٹے کی نشریات پیش کررہے ہیں۔ ان کو بہت کثرت سے لوگ سن رہے ہیں اور ان پروگراموں کا بہت گہرا اثر ہو رہا ہے۔ سینکڑوں کی تعداد میں لوگ اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہیں۔

احمد جابی صاحب نامی ایک شخص مالی کے ہیں۔ ہمارے ریڈیو اسٹیشن سے ایک سو ساٹھ کلومیٹر دور رہتے ہیں۔ وہاں سے سپیشل ریڈیو اسٹیشن آئے اور بتایا کہ وہ عربی کے استاد ہیں اور تین زبانوں میں مہارت رکھتے ہیں اور وعظ و نصیحت کا کام کرتے ہیں اور ان کے بہت سے مرید ہیں۔ پھر بتایا کہ وہ احمدیت کو شروع میں اچھا نہ سمجھتے تھے اور اس کی مخالفت کرتے تھے لیکن احمدیہ ریڈیو کو باقاعدہ سننا شروع کیا تو وفاتِ مسیح وغیرہ کے مسائل حل ہو گئے۔ مگر اس وقت تک دل احمدیت کی صداقت پر مطمئن نہ تھا۔ پھر احمدیہ ریڈیو سے سنا کہ اگر اطمینان نہ ہو تو استخارہ کریں۔ استخارہ کرنے پر خدا تعالیٰ کے فضل سے دل کی ساری مَیل جاتی رہی اور دل احمدیت کی طرف راغب ہو گیا۔ پھر وہ بیعت کرنے کیلئے ایک سو ساٹھ کلومیٹر کا سفر طے کر کے ریڈیو اسٹیشن آئے اور بیعت کی۔

بورکینا فاسو کے امیر صاحب تحریر کرتے ہیں کہ بوبو جلاسو کے رہنے والے ایک شخص میرے پاس تشریف لائے۔ جماعت کا لٹریچر 1961ء سے تھا مگر میں نے تمام لٹریچر بغیر پڑھے اپنے پاس رکھ لیا تھا۔ اس کے بارے میں کبھی پڑھنے کا خیال نہ آیا۔ پھر میں بورکینا فاسو کے ریجن بوبو میں آ گیا۔ جب اس رمضان میں ریڈیو اسلامک احمدیہ پر قرآنِ کریم کی تفسیر سنی تو میرے دل نے کہا کہ اس جماعت میں کچھ نہ کچھ سچائی ضرور ہے۔ چنانچہ میں مسلسل ریڈیو سنتا رہا اور سالوں کے رکھے لٹریچر کو کھولا اور پڑھنا شروع کیا اور جماعت کی صداقت مجھ پر واضح ہوگئی۔ اب مجھے خدا تعالیٰ نے پچاس سال بعد توفیق دی کہ میں جماعت احمدیہ میں شامل ہوا ہوں اور یہ ان کتابوں کو گھر میں رکھنے کی برکت تھی کہ خدا نے مجھے جماعت میں داخل ہونے کی توفیق دی۔

امیر صاحب مالی تحریر کرتے ہیں کہ سیکو جباتے (Sekou Diabate) نامی مالی کا ایک شخص فرانس میں رہتا ہے۔ چھٹیوں میں جب وہ شخص فرانس سے مالی اپنے گاؤں آیا تو دیکھا کہ سب احمدی ہو چکے ہیں اور اس کی وجہ احمدیوں کا ریڈیو ہے۔ چنانچہ اُس نے ریڈیو سننا شروع کیا۔ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور دل میں ایمان کی شمع روشن ہوگئی۔ پھر وہ شخص ریڈیو اسٹیشن آیا اور کہا کہ میں جب فرانس میں تھا تو سنا تھا کہ لندن میں کوئی جماعت احمدیہ ہے لیکن اُس وقت دلچسپی پیدا نہ ہوئی۔ لیکن جب یہاں ریڈیو سنا تو دل مطمئن ہوگیا اور حقیقت کا پتہ چل گیا۔ اب میں بیعت کرتا ہوں۔

غانا کے مبلغ سلسلہ یوسف بن صالح لکھتے ہیں کہ ہمارا ہفتہ وار ریڈیو پروگرام سن رائز ایف ایم پر جاری ہے۔ اکثر غیر احمدی ہمیں اس پروگرام پر مبارکباد دیتے ہیں اور ہماری تبلیغ کو سراہتے ہیں۔ ہمارے پروگرام میں اکثر اسلام اور عیسائیت کا موازنہ کیا جاتا ہے۔ اس سال خدام کی ریجنل ریلی ایٹوکروم (Etokrom) کے مقام پر ہوئی۔ اس موقع پر علاقے کے چیف نانا آبوان پون سم (Nana Abu Boampon Sem) نے ہمارے ریڈیو پروگرام کے بارے میں اپنے خطاب کے دوران کہا: احمدی پریزنٹرز بڑے نڈر اور سچ بولنے والے ہیں۔ عیسائی پادری ہم سے جھوٹ بول کر ہم کو دھوکہ دیتے رہے ہیں۔ چیف نے یہ بھی کہا کہ مستقبل میں وہ بھی جماعت احمدیہ میں شامل ہوجائیں گے۔

مالی سے ایک شخص نے امیر صاحب مالی کو فون کیا کہ ہم مسلمان تھے لیکن ہم نے لکڑی کی بنی ہوئی عینک پہنی ہوئی تھی جس سے کچھ نظر نہیں آتا تھا۔ لیکن احمدیت نے شیشوں والی عینک پہنا دی ہے۔ اب سب کچھ صاف نظر آتا ہے۔

امیر صاحب بورکینا فاسو لکھتے ہیں کہ دِڈ گُو ریجن کے گاؤں سنابا (Sanaba) میں وہاں کے ریجنل مشنری اعجاز احمد صاحب گئے تو انہوں نے لوگوں سے پوچھا کہ کیا لوگ احمدیہ ریڈیو سنتے ہیں؟ تو وہاں موجود ایک ممبر نے کہا کہ ریڈیو ہماری اور ہمارے بچوں کی بھی تربیت کررہا ہے۔ اُس نے کہا کہ جب ریڈیو پر آذان لگائی جاتی ہے تو ہمارے بچے ہمیں کہتے ہیں کہ مسجد چلیں، نماز کا وقت ہوگیا ہے احمدیہ ریڈیو پر آذان آ گئی ہے۔ اس طرح ریڈیو ہماری تربیت کر رہا ہے۔

دیگر ٹی وی، ریڈیو پروگرام

ایم ٹی اے کے علاوہ دیگر ٹیلی ویژن پروگرام بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے چل رہے ہیں۔ اس سال پندرہ سو تہتر (1573) ٹی وی پروگراموں کے ذریعے دس سو چورانوے (1094) گھنٹے وقت ملا اور ان کا بڑا اچھا اثر ہوا۔ افریقن ممالک میں بھی ریڈیو اور ٹی وی پروگرام لائیو چل رہے ہیں اور یہ کافی پروگرام ہیں۔

سورینام (Surinam) سے مبلغ سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ امسال ایک ٹی وی چینل نے روزانہ مختلف مساجد میں جا کر افطار اور نماز کی ریکارڈنگ اور لوگوں سے انٹرویو کا سلسلہ شروع کیا۔ مؤرخہ 7راگست 2012ء کو اُن کی ٹیم ہماری مسجد میں آئی۔ افطار اور نماز کی ریکارڈنگ کے علاوہ تین افرادِ جماعت کا انٹرویو لیا۔ محترم صدر صاحب نے اُنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور نظام جماعت کا تعارف کروایا۔ قرآن مجید کے تراجم، ایم ٹی اے اور جماعت کی عالمی خدمات کا مفصل ذکر کیا۔ یہ پروگرام مؤرخہ 8راگست کو ٹی وی پر نشر ہوا۔ 19راگست کو اس ٹی وی چینل کی انتظامیہ کا فون آیا کہ ہماری ٹیم 15 مساجد میں جا چکی ہے۔ جو تکریم اور عزت افزائی اُنہیں آپ کی مسجد میں ملی ہے وہ کسی اور جگہ نہیں ملی۔ لہٰذا وہ ایک بار پھر آپ کی مسجد میں آنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ 21راگست کو یہ لوگ پھر ہماری مسجد میں آئے اور تین گھنٹے سے زائد وقت یہاں گزارا۔ بچوں کی نظمیں ریکارڈ کیں اور اس پر اچھا اثر لے کر گئے۔

احمدیہ ویب سائٹ

الاسلام ویب سائٹ کے ذریعہ سے بھی بڑا اچھا کام ہو رہا ہے۔ امریکہ میں ان کے رضا کار یہ سارا کام کررہے ہیں۔ کچھ کینیڈا میں بھی ہیں، پاکستان سے بھی کچھ لڑکے انٹرنیٹ کے ذریعہ سے مواد بھیج دیتے ہیں۔ انڈیا میں بھی ان کی ٹیم ہے۔ یہاں بھی کام ہو رہا ہے۔ اسی طرح خطباتِ جمعہ اٹھارہ زبانوں میں آڈیو ویڈیو کی صورت میں میں یُوٹیوب پر ڈالے گئے ہیں۔ آئی پیڈ کے علاوہ آئی فون، انڈرائڈ اور بلیک بری فونز پر بھی یہ خطبات دیکھے جاسکتے ہیں۔ اگر بچوں کو ٹیلی فون پکڑانا ہے، آئی پیڈ لے کر دینا ہے یا آئی فون لے کر دینا ہے تو پھر یہ عادت ڈالیں کہ کم از کم روزانہ جماعت کے پروگرام بھی دیکھا کریں اور یہ معلومات لیں۔

اسی طرح ویب سائٹ پر تقریباً پانچ سو اردو کتب، ایک سو اسّی انگریزی کتب مہیا کی گئی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کا اَور بھی کافی کام ہے۔

(باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 9، 15 اگست 2013)

......☆......☆......☆......

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE
RSB Traders & whole seller

Specialist in Teddy Bear Ladies & Kids items, All Types of Bags & Garments items
Mob: 9647960851
9082768330
Branch: Aroti Tola Po muluk Bolpur-Birbhum
Head office: Q84 Akra Road Po.Bartala, Kolkata-18
طالب دعا : جانِ عالم شیخ
(جماعت احمدیہ شانتی نکیتن، بولپور، بیر بھوم ۔ بنگال)

ہمیشہ یہ خیال رکھو کہ اللہ تعالیٰ تمہارا ہر عمل دیکھ رہا ہے

اپنا ایک ٹارگیٹ مقرر کرو اور پھر اس کو حاصل کرنے کیلئے خوب محنت کرو

اگر تم آنحضرت ﷺ کی سالگرہ نہیں مناتے تو پھر تمہیں اپنی سالگرہ منانے کی کیا ضرورت؟

تم اپنی فیملی کے ساتھ بیٹھ کر کچھ میٹھا بنا کر اچھا وقت گزار سکتے ہو لیکن بہت سے لوگوں کو بلانا اور فضول خرچی کرنا، اس کی اجازت نہیں ہے

اگر تم خلیفہ وقت کی ہدایات پر عمل کر رہے ہو تو اس کا مطلب ہے کہ تم منصبِ خلافت سے محبت کرتے ہو، خلیفہ وقت کی طرف سے جو بھی ہدایات تمہیں ملتی ہیں ان پر عمل کرو

دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ مجھے جلد سے جلد گیمبیا کا دورہ کرنے کی توفیق دے، مَیں نہیں بتا سکتا کہ تم میرے دورہ کیلئے زیادہ مشتاق ہو یا مَیں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ممبران مجلس اطفال الاحمدیہ گیمبیا کی آن لائن ملاقات اور حضور انور کی زرّیں نصائح

30/مئی 2021ء کو امام جماعت احمدیہ عالمگیر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ممبران مجلس اطفال الاحمدیہ گیمبیا کو آن لائن ملاقات کا شرف بخشا۔

حضور انور نے اس میٹنگ کی صدارت اپنے دفتر اسلام آباد (ٹلفورڈ) سے فرمائی جبکہ ممبران مجلس اطفال الاحمدیہ نے جماعت احمدیہ گیمبیا کے ہیڈ کوارٹرز (بانجل) سے شرکت کی۔

اجلاس کی رسمی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا، ممبران مجلس اطفال الاحمدیہ کو اپنے عقائد اور دورِ حاضر کے مسائل کی بابت حضور انور سے سوالات پوچھنے کا موقع ملا۔

حاضرین مجلس میں سے ایک طفل نے حضور انور سے پوچھا کہ خدا تعالیٰ سے مضبوط تعلق اپنانے کا بہترین طریقہ کیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: بہترین طریقہ یہ ہے کہ تم ہمیشہ یہ خیال رکھو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ جو کچھ بھی تم کرتے ہو وہ اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے۔ جب یہ بات تمہارے ذہن نشین ہو جائے گی تو تم برائی سے بچ جاؤ گے اور جو باتیں اللہ تعالیٰ نے کرنے کا حکم دیا ہے وہ کرنے کی کوشش کرو گے اور ان تمام چیزوں کو چھوڑ دو گے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ تم نہ کرو۔ اس لیے ہمیشہ یہ خیال رکھو کہ اللہ تعالیٰ تمہارا ہر عمل دیکھ رہا ہے۔ جہاں کہیں بھی تم ہو۔ تم لوگوں سے اپنا آپ چھپا سکتے ہو لیکن اللہ تعالیٰ سے نہیں چھپ سکتے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے نماز پنجوقتہ کو فرض قرار دیا ہے۔ تمہیں ان پانچ نمازوں کو روزانہ لازماً ادا کرنا چاہیے اور سجدوں میں یہ دعا کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ایمان و ایقان میں مضبوطی عطا کرے اور یہ بھی کہ تمہارا اللہ تعالیٰ سے مضبوط تعلق قائم ہو جائے اور وہ تمہاری دعائیں قبول کرے۔

ایک طفل نے حضور انور سے پوچھا کہ ایک طالب علم کس طرح کامیاب ہو سکتا ہے اور وقت کے ساتھ ساتھ مزید ترقی کر سکتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا: ایک طالب علم ہوتے ہوئے تمہیں اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہونا چاہیے۔ تمہیں ایک ہدف اور ٹارگٹ رکھنا چاہیے۔ اگر تم ڈاکٹر بننا چاہتے ہو تو بہت محنت کرنی ہوگی۔ اسی طرح اگر تم انجینئر بننا چاہتے ہو یا وکیل بننا چاہتے ہو یا کسی بھی دوسرے شعبے میں جانا چاہتے ہو۔ پس اپنا ایک ٹارگٹ مقرر کرو اور پھر اس کو حاصل کرنے کیلئے خوب محنت کرو۔

ایک طفل نے حضور انور سے دریافت کیا کہ کیا ایک مسلمان کے لیے سالگرہ منانا مناسب ہے؟ حضور انور نے فرمایا: احمدی مسلمان بچے ہوتے ہوئے تم اپنے گھروں میں اپنی سالگرہ منا سکتے ہو لیکن دوسروں کو بلا کر پیسے ضائع کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ تم اپنی فیملی کے ساتھ بیٹھ کر کچھ میٹھا بنا کر اچھا وقت گزار سکتے ہو۔ لیکن بہت سے لوگوں کو بلانا اور فضول خرچی کرنا، اس کی اجازت نہیں ہے۔ ہم آنحضرت ﷺ کی سالگرہ کبھی نہیں مناتے نہ ہی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی، نہ ہی کسی اور فردِ واحد کی۔ تو اگر تم آنحضرت ﷺ کی سالگرہ نہیں مناتے تو پھر ہماری اپنی سالگرہ منانے کی کیا ضرورت ہے؟ اس لیے تم اپنی فیملی کے افراد کے ساتھ منا سکتے ہو اور تمہاری امی تمہارے لیے کچھ اچھا کھانا بنا سکتی ہیں، جیسے کیک یا پیسٹری یا کچھ میٹھا یا جو بھی تمہیں پسند ہو۔

حضور انور نے مزید فرمایا: جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ تم گھر پر (سالگرہ) منا سکتے ہو لیکن اپنے دوستوں اور ساتھیوں کو دعوت مت دو، یہ پیسوں اور وقت کا ضیاع ہے۔ اس کی بجائے اگر تمہارے پاس زیادہ پیسے ہیں تو کچھ صدقہ و خیرات کرنی چاہیے تاکہ غریب لوگ بھی تمہارے پیسوں سے کچھ کھا کر مزہ اٹھا سکیں۔ دنیا میں کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جن کو ہر روز کھانے کو نہیں ملتا وہ شدید غربت میں ڈوبے ہوئے ہیں اور تکلیف میں ہیں۔ اس لیے فضول چیزوں پر پیسے ضائع کرنے کی بجائے تمہیں غریبوں کی مدد کرنی چاہیے۔

اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا: تمہیں اپنی سالگرہ دو نوافل پڑھ کر منانی چاہیے۔ اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اس نے تمہیں یہ زندگی عطا کی ہے اور تمہیں بے شمار چیزیں عطا فرمائی ہیں اور اس سے مدد مانگنی چاہیے اور دعا کرنی چاہیے کہ وہ تمہیں مزید دیتا چلا جائے تاکہ تم اپنی جماعت اور ملک کیلئے قیمتی وجود بن سکو۔

ایک طفل نے حضور انور سے سوال کیا کہ وہ کس طرح منصب خلافت کی خدمت اور اس سے محبت کا اظہار کر سکتا ہے؟ حضور انور نے فرمایا: اگر تم اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کر رہے ہو اور خلیفہ وقت کی ہدایات پر عمل کر رہے ہو تو اس کا مطلب ہے کہ تم منصبِ خلافت سے محبت کرتے ہو۔

پھر خلیفہ وقت کی ہدایات پر عمل کرنے کی اہمیت اجاگر کرتے ہوئے حضور انور نے مزید فرمایا: خلیفہ وقت کی طرف سے جو بھی ہدایات تمہیں ملتی ہیں ان پر عمل کرو کیونکہ خلیفہ وقت تمہیں ہمیشہ قرآن کریم کی تعلیمات کے مطابق اور سنت رسول ﷺ کے مطابق اور جو ان کی تشریح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمائی ہے اس کے مطابق ہدایات دیتا ہے۔ اس لیے اگر تم خلیفۃ المسیح کی ہدایات پر عمل کر رہے ہو اور اس کے خطبات سن رہے ہو تو اس کا مطلب ہے کہ تم خلیفۃ المسیح سے محبت کرتے ہو اور تم منصب خلافت کے مددگار اور محافظ بننے کے حقدار ہو۔

ایک طفل نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ حضور انور جلد گیمبیا تشریف لائیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: اچھا، پھر اس کے لیے دعا کرو۔ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ مجھے جلد سے جلد گیمبیا کا دورہ کرنے کی توفیق دے۔ میں بھی گیمبیا کا دورہ کرنا چاہتا ہوں۔ میں نہیں بتا سکتا کہ تم میرے دورہ کے لیے زیادہ مشتاق ہو یا میں۔ ہم دونوں کو دعا کرنی چاہیے۔ جب اللہ تعالیٰ ہماری دعا قبول کرے گا تو میں گیمبیا کا دورہ کروں گا، انشاء اللہ اور وہاں تم سے بھی ذاتی ملاقات کروں گا۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 15/جون 2021)

......☆......☆......☆......

نمود و نمائش کیلئے حق مہر باندھنا غلط ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

تراضی طرفین سے جو ہو اُس پر کوئی حرف نہیں آتا اور شرعی مہر سے یہ مراد نہیں کہ نصوص یا احادیث میں کوئی اس کی حد مقرر کی گئی ہے بلکہ اس سے مراد اُس وقت کے لوگوں کے مروجہ مہر سے ہوا کرتی ہے۔ ہمارے ملک میں یہ خرابی ہے کہ نیت اور ہوتی ہے اور محض نمود کیلئے لاکھ لاکھ روپئے کا مہر ہوتا ہے۔ صرف ڈراوے کیلئے یہ لکھا جایا کرتا ہے کہ مرد قابو میں رہے اور اس سے پھر دوسرے نتائج خراب نکل سکتے ہیں۔ (ملفوظات، جلد 3، صفحہ 284)

(شعبہ رشتہ ناطہ، نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

Z.A. Tahir Khan
M.Sc. (Chemistry) B.Ed.
DIRECTOR
طالب دعا
Z.A.TAHIR KHAN
Director oxford N.T.T.College
Jaipur (Rajasthan)
TEACHER TRAINING

OXFORD N.T.T. COLLEGE
(Teacher Training)
(A unit of Oxford Group of Education)
Affialiated by A.I.I.C.C.E. New Delhi 110001
0141-2615111- 7357615111
oxfordnttcollege@gmail.com
Add. Fateh Tiba Adarsh Nagar, Jaipur-04
Reg. No. AIICCE-0289/Raj.

TAHIRA ENTERPRISE
Manufacturer of Leather & Rexine Goods (Belts, Wallets, Ladies Bags,etc)
Prop. : Mashooque Alam, Kolkata (WEST BENGAL)
Mob : 9830464271, 967455863

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 11/دسمبر 2021ء بروز ہفتہ 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرمہ حمیدہ اختر صاحبہ اہلیہ مکرم مشتاق احمد بٹ صاحب مرحوم (جماعت سیلسڈن کرائیڈن)

8 دسمبر 2021ء کو 95 سال کی عُمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت شیخ اللہ بخش صاحبؓ کی پوتی اور حضرت شیخ غلام حسین صاحبؓ کی بیٹی اور جسٹس شیخ بشیر احمد صاحب (سابق امیر جماعت لاہور) کی بھانجی تھیں۔ مرحومہ عبادت گزار، صوم وصلوٰۃ کی پابند، مہمان نواز اور صابرہ وشاکرہ خاتون تھیں۔ پسماندگان میں 5 بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم عطیہ بنداری صاحب (قاہرہ، مصر)

19/نومبر 2021 کو 77 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ نے 2011 میں بیعت کی توفیق پائی۔ احمدی ہونے کے بعد ان کے گھر والوں نے مشہور کر دیا تھا کہ بڑی عمر کی وجہ سے ان کا دماغ چل گیا ہے اور پاگل ہو گئے ہیں اور بالآخر سارے گھر والے مخالفت کرتے ہوئے چھوڑ گئے۔ پھر دو سال تک تن تنہا گذارے جس کے بعد آپ نے ایک مراکشی احمدی خاتون بشریٰ اعماراتی صاحبہ سے دوسری شادی کر لی۔ مرحوم نمازوں کے نہایت پابند اور دین کا گہرا علم اور سوجھ بوجھ رکھنے والے تھے۔ بہت صاف دل، بلند اخلاق کے مالک اور نہایت نیک دل انسان تھے۔ بیعت کے بعد رات دن محنت کر کے ایم ٹی اے کیلئے پروگرام تیار کرتے رہے۔ ان کا آخری پروگرام خلافت کے بارہ میں تھا۔ آپ فوج کے ریٹائرڈ بریگیڈیئر تھے اور اس زمانہ کے اپنے 60 کے قریب بڑے بڑے افسر ساتھیوں کو ایم ٹی اے کے پروگراموں کے بارہ میں بتاتے اور احمدیت کی راہ میں کسی چیز کا خوف نہ رکھتے تھے۔ آپ کو حج بیت اللہ کی بھی توفیق ملی تھی۔ نیز قادیان کی زیارت کا بھی موقع ملا۔ قادیان کی روحانیت سے بھرپور فضاء سے بے حد متاثر تھے۔

(2) مکرم چودھری امان اللہ سیال صاحب (سابق امیر جماعت ضلع قصور)

2/دسمبر 2021ء بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ ریلوے کی ملازمت کے دوران 1960ء میں محراب پور سندھ میں بطور سیکرٹری مال خدمت کی توفیق پائی۔ علاقہ میں اثر ورسوخ ہونے کی وجہ سے بلاجھجک تبلیغ کرتے۔ اس وجہ سے علاقہ کے سیاستدان اور عام دیہاتی بھی آپ کے زیر تبلیغ رہے۔ ربوہ میں جلسہ پر پابندی کے بعد 12 سال تک اپنے ڈیرہ پر جلسہ منعقد کرواتے رہے۔ آپ نے تقریباً 17 سال بطور امیر ضلع خدمت کی توفیق پائی۔ اس عرصہ میں آپ نے ضلع کی ہر جماعت اور ہر فرد سے ذاتی تعلق رکھا۔ آپ واقفین کے ساتھ بہت شفقت اور عزت سے پیش آتے تھے۔ 2001ء میں اپنے بیٹے حفیظ اللہ سیال صاحب کی وفات کے بعد ان کے بچوں کی تعلیم وتربیت کیلئے ربوہ منتقل ہو گئے جہاں اپنے حلقہ میں بطور زعیم انصار اللہ خدمت کی توفیق پائی۔ 2004ء میں گاؤں واپس چلے گئے اور پھر بطور صدر جماعت قُطبَہ جَوڑہ اور قاضی ضلع خدمت کرتے رہے۔ مرحوم موصی تھے اور خلافت کے ساتھ بڑا عقیدت اور وفا کا تعلق رکھتے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے شامل ہیں۔ آپ کے ایک پوتے مکرم نجیب اللہ سیال صاحب مربی سلسلہ پاکستان میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(3) مکرم عبد الحمید گوندل صاحب (سیالکوٹ شہر)

2/دسمبر 2021ء کو 70 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ نے مختلف جماعتی اور تنظیمی عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ وفات سے قبل ناظم انصار اللہ ضلع سیالکوٹ کے علاوہ ناظم انصار اللہ علاقہ گوجرانوالہ کے طور پر بھی خدمت بجالا رہے تھے۔ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، ہمدرد، ملنسار اور خلافت سے ایک خاص عقیدت کا تعلق رکھنے والے نیک انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے شامل ہیں۔

(4) مکرمہ ناصرہ اسلم صاحبہ اہلیہ مکرم میر محمد اسلم صاحب (گوجرانوالہ)

21/اکتوبر 2021ء کو 86 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ نے لمبا عرصہ صدر لجنہ حلقہ ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ خدمت کی توفیق پائی۔ آپ ایک کامیاب داعی الی اللہ تھیں۔ 1974ء کے پرآشوب دور میں مخالفین نے آپ کے مکان کو کافی نقصان پہنچایا لیکن آپ نے بڑے صبر وحوصلہ سے ان حالات کا مقابلہ کیا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(5) مکرمہ سکینہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم عبد الرشید صاحب (ربوہ)

30/نومبر 2021ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ نمازوں کی پابند، سادہ مزاج، مہمان نواز، صدقہ وخیرات کرنے والی ایک خدا ترس اور نیک خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ پانچ بیٹے اور چھ بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم رفیع احمد صاحب مربی سلسلہ آج کل یوگنڈا میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں اور میدان عمل میں ہونے کی وجہ سے والدہ کے جنازہ اور تدفین میں شامل نہیں ہو سکے۔

(6) مکرمہ امۃ الحیٔ ڈار صاحبہ بنت مکرم خواجہ عبد العزیز ڈار صاحب (آف جرمنی، حال ربوہ)

4/نومبر 2021ء کو 96 سال کی عمر میں لاہور میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ جہاں بھی رہیں وہاں احمدی اور غیر احمدی بچوں کو قرآن کریم پڑھاتی رہیں۔ مرحومہ صائب الرائے، ہر دلعزیز شخصیت کی مالک، ہمدرد، مہمان نواز، خلافت کی فدائی ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(7) مکرمہ عارفہ جبین قاضی صاحبہ (جرمنی)

22/نومبر 2021ء کو 60 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، روزانہ تلاوت قرآن کریم کرنے والی، باقاعدگی سے ایم ٹی اے دیکھنے والی، منکسر المزاج، مہمان نواز اور ایک بااخلاق خاتون تھیں۔ تبلیغی پروگراموں میں باقاعدگی سے مہمان لے کر آتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔

(8) مکرم چودھری نصیر احمد صاحب وڑائچ (Vechta، جرمنی)

27/اکتوبر 2021ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم گجرات اور سرگودھا میں بطور استاد ملازمت کرتے رہے۔ اس دوران آپ کو مختلف جماعتی اور تنظیمی عہدوں پر خدمت کی توفیق ملی۔ 1990ء میں اپنی فیملی کے ساتھ ربوہ منتقل ہو گئے۔ جہاں الصادق ماڈرن سکول کے فاؤنڈر اور ڈائریکٹر کے طور پر کام کیا۔ 2012ء میں جرمنی آنے پر جماعت فیشٹا (Vechta) میں امام الصلوٰۃ کے علاوہ سیکرٹری تربیت اور سیکرٹری تعلیم القرآن کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت سے عقیدت کا گہرا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا شامل ہے۔

(9) مکرمہ سیدہ منصورہ صاحبہ اہلیہ منصور احمد صاحب (جرمنی)

30/اکتوبر 2021ء کو 55 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ نے بطور صدر لجنہ مورفیلڈن اوسٹ خدمت کی توفیق پائی۔ سپورٹس اور والی بال میں لجنہ کی بڑی متحرک ممبر تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ، صدقہ وخیرات کرنے والی ایک نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ چار بیٹیاں، تین بہنیں اور دو بھائی شامل ہیں۔

(10) مکرم شرف الدین صاحب (معلم سلسلہ، بھارت)

15 نومبر 2021ء کو 60 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم قادیان سے معلم کا چھ ماہ کا کورس کرنے کے بعد ہندوستان کے صوبہ یوپی اور بہار کی مختلف جماعتوں میں بطور معلم خدمت بجالاتے رہے۔ مرحوم سادہ طبیعت کے مالک ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔

(11) مکرم عابد محمود صاحب (جرمنی)

26/اگست 2020ء کو ایک حادثہ میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم ایک نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ کے والد بہشتی مقبرہ میں کارکن اور بھائی مربی سلسلہ کے طور پر خدمت بجالا رہے ہیں۔

(12) مکرمہ عابدہ جمال صاحبہ اہلیہ مکرم عابد محمود صاحب (جرمنی)

21/ستمبر 2021ء کو 52 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ اجلاسات میں باقاعدگی سے شرکت کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی شامل ہے۔

(13) مکرمہ سعادت بانو صاحبہ اہلیہ مکرم قاضی منیر احمد صاحب (ناروے)

28/جولائی 2021ء کو 76 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ حضرت قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری کی چھوٹی بہو تھیں۔ بہت سادہ مزاج، ملنسار، ہمدرد، غریبوں کی مدد کرنے والی ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت سے والہانہ عقیدت رکھتی تھیں۔ چندہ جات اور دیگر تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ چھ بیٹیاں اور چار بیٹے شامل ہیں۔

(14) مکرمہ حلیمہ بیگم صاحبہ (مٹھی تھرپارکر، حال کراچی)

31/دسمبر 2020ء کو 85 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، دعا گو، چندوں میں باقاعدہ، صدقہ وخیرات کرنے والی، مہمان نواز، جماعت کیلئے غیرت رکھنے والی ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ واقفین زندگی کا بہت احترام کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم شکیل احمد قریشی صاحب بطور انچارج معلم حلقہ مٹھی تھرپارکر میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(15) مکرم بشیر حسین تنویر صاحب (امیر جماعت بیت الفضل، فیصل آباد)

12/نومبر 2021ء کو 70 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم نے فیصل آباد میں لمبا عرصہ ضلعی سیکرٹری وقف نو کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ بہت ملنسار، سادہ مزاج، خوش اخلاق، صائب الرائے اور عبادت کا شغف رکھنے والے ایک نیک انسان تھے۔

(16) مکرم ناصر احمد صاحب ابن مکرم محمد صادق صاحب (بہاولپور، حال ملائیشیا)

8/ستمبر 2021ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم دینی خدمت میں پیش پیش رہنے والے ایک نیک انسان تھے۔ خاص طور پر سیکیورٹی کے فرائض بڑی خوش اسلوبی سے نبھاتے تھے۔ دو ماہ اسیر راہ مولیٰ رہنے کی بھی سعادت پائی۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔ ☆☆

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

عورت کو اس قربانی میں شامل کر کے عورتوں کے لیے بھی مثال قائم کر دی کہ نیک عورت اللہ تعالیٰ پر توکّل کرتی ہے، اس کے آگے جھکتی ہے، اس کا قرب حاصل کرتی ہے تو اسے بھی خدا تعالیٰ نہیں چھوڑتا

(خطبہ عید الاضحی فرمودہ 31/جولائی 2020)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم شکیل احمد گنائی صاحب مرحوم (دار الرحمت، جماعت احمدیہ ریشی نگر، کشمیر)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد

خالصۃً اللہ تعالیٰ پر توکّل کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہے

(خطبہ عید الاضحی فرمودہ 31/جولائی 2020)

طالب دعا: محمد پرویز حسین اینڈ فیملی (گوروپالی - ساؤتھ) شانتی نکیتن (جماعت احمدیہ بیر بھوم، بنگال)

دنیا کے مختلف ممالک میں پھیلے ہوئے احمدی اپنی مالی قربانیوں کے ایسے ایسے نمونے پیش کرتے ہیں کہ جنہیں دیکھ کر انسان اس یقین پر قائم ہو جاتا ہے کہ یقیناً حضرت مسیح موعود علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے وہی فرستادے ہیں جن کے ذریعہ سے آخری زمانے میں اسلام کی خوبصورت تعلیم دنیا میں پھیلنی تھی

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 5 رنومبر 2021 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کی ایک نمایاں خصوصیت کیا بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مؤمنین کی جو خصوصیات بیان فرمائی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ وہ اپنے پاک مال سے اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔

سوال حضور انور نے کن الفاظ میں جماعت کی مالی قربانی کے تئیں خوشنودی کا اظہار فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: دنیا کے مختلف ممالک میں پھیلے ہوئے احمدی اپنی مالی قربانیوں کے ایسے ایسے نمونے پیش کرتے ہیں کہ جنہیں دیکھ کر انسان اس یقین پر پہلے سے بڑھ کر قائم ہو جاتا ہے کہ یقیناً حضرت مسیح موعود علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے وہی فرستادے ہیں جن کے ذریعہ سے آخری زمانے میں اسلام کی خوبصورت تعلیم دنیا میں پھیلنی تھی۔ اگر اس ایک نشان کو مخالفین غور سے دیکھیں اور اپنے دلوں کے بغضوں کو نکال کر انصاف سے کام لیں تو احمدیت کی سچائی کی یہی نشانی ان کے دل بلا وجہ کی مخالفت سے پاک کر سکتی ہے۔

سوال ایک احمدی کی مالی قربانی کے پیچھے کیا نیت ہوتی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: بے شک یہ اللہ تعالیٰ کا مؤمنین سے وعدہ ہے کہ تم جو بھی خرچ کرتے ہو، اُسے میں کئی گنا بڑھا کر لوٹاؤں گا لیکن بہت سے احمدی ایسے ہیں جو یہ سوچ رکھتے ہیں کہ ہمیں خدا تعالیٰ کی رضا مقصود ہے۔ اگر دُنیاوی فائدہ پہنچتا ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ ان کی یہ سوچ ہے کہ قربانی سے اللہ تعالیٰ ہمارے سے راضی ہو اور ہماری عاقبت سنورنے کے سامان پیدا ہو جائیں۔

سوال حضور نے جماعتی چندوں کے کیا مصرف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جماعتی چندہ اشاعتِ اسلام پر خرچ ہوتا ہے۔ ٹی وی چینل ہمارا چل رہا ہے اس پر بے شمار خرچ ہوتا ہے۔ کتب شائع ہو رہی ہیں۔ قرآن کریم کی اشاعت ہو رہی ہے۔ غریب بچوں کی تعلیم پر خرچ ہو رہا ہے۔ بھوکوں کو کھانا کھلانے پر خرچ ہو رہا ہے۔ مبلغین کی تعلیم اور ان کے ذریعہ تبلیغ پر خرچ ہو رہا ہے۔ مساجد بن رہی ہیں۔

سوال حضور انور نے میمونہ خاتون کا کیا واقعہ سنایا؟

جواب حضور انور نے دُنیا بھر سے احمدی احباب مرد وزن و بچوں کی مالی قربانی کے ایمان افروز واقعات سنائے۔ گنی کناکری کی میمونہ صاحبہ کا واقعہ بیان کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا: ان کے گھر میں اخراجات کیلئے رقم نہیں تھی اور ان کے شوہر اپنے کام کے سلسلہ میں شہر سے باہر گئے ہوئے تھے۔ جمعہ کی نماز کے بعد ان کے والد نے انہیں ایک لاکھ گنی فرانک کی رقم تحفۃً دی جس پر وہ بتاتی ہیں کہ میں اس شش و پنج میں تھی کہ چندہ دوں یا گھر کے اخراجات کیلئے اس رقم کو استعمال کروں۔ پھر میں نے دعا کر کے آدھی رقم یعنی پچاس ہزار فرانک چندہ تحریک جدید میں ادا کر دی۔ وہ کہتی ہیں کہ اس بات کو چوبیس گھنٹے نہیں گزر رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے تین لاکھ فرانک کی رقم معجزانہ طور پر عطا کی جہاں سے مجھے کوئی گمان بھی نہیں تھا کہ رقم ملے گی۔

سوال کینیڈا کی ایک مجلس کی صدر کا حضور نے کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: کینیڈا کی ایک مجلس کی صدر کہتی ہیں کہ سیکرٹری تحریک جدید نے بجٹ کو پورا کرنے کی تحریک کی تو بعض ممبرات کے بقایا جات کے ٹوٹل جب دریافت کیے گئے تو وہ 325 ڈالر کی ایک معمولی رقم تھی۔ کہتی ہیں میں نے سوچا کہ میں اپنے پاس سے ہی ادا کر دیتی ہوں لیکن جب میں نے بینک اکاؤنٹ دیکھا تو وہاں تو کوئی رقم نہیں تھی بلکہ مائنس میں اکاؤنٹ تھا۔ کہتی ہیں اگلے دن جب میں نے اکاؤنٹ چیک کیا تو میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ میرے اکاؤنٹ میں تین ہزار ڈالر سے بھی کچھ زائد رقم تھی۔ کہتی ہیں کہ یہ وہ رقم تھی جو بہت عرصہ سے pending تھی اور اسکے ملنے کی بھی کوئی صورت نہیں تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے جب یہ نیت دیکھی تو اس نے ادائیگی کے سامان پیدا کر دیئے۔

سوال ساؤتھ افریقہ کے ایک احمدی کا حضور نے کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ساؤتھ افریقہ کے ایک دوست شاہین صاحب کہتے ہیں کہ میں نے تحریک جدید کے چندوں کی ادائیگی کی اور اپنے بینک اکاؤنٹ میں موجود آدھی رقم اس مدّ میں دے دی۔ تحریک جدید کی ادائیگی کا آخری مہینہ تھا اور خیال تھا کہ پتا نہیں پھر موقع ملے یا نہ ملے۔ اسی دن ان کے والد صاحب انہیں ملنے آئے اور انہوں نے کہا کہ میں نے کچھ رقم ٹرانسفر کی ہے جو تمہیں مل جائے گی۔ شاہین صاحب کہتے ہیں جو رقم والد صاحب سے ملی وہ چندہ تحریک جدید میں دی گئی رقم سے بیس گنا زیادہ تھی۔ انہوں نے والد صاحب سے ملنے والی رقم پر پھر چندہ ادا کر دیا۔ اسی دن شام کو ان کے کام کی جگہ سے مالکن کا فون آیا کہ تم اگر خواہش رکھتے ہو تو ہم تمہیں دبئی میں ایک نوکری دینا چاہتے ہیں، انہوں نے ہاں کر دی اور اس طرح ان کو بیرون ملک میں ایک بہت اچھے روزگار کا بھی بندوبست ہو گیا۔ شاہین کہتے ہیں یہ دو واقعات اتفاقی نہیں ہیں بلکہ مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فضل محض چندہ دینے سے اور قربانی کرنے سے ہوا ہے۔

سوال آسٹریلیا کے ایک احمدی کا حضور نے کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آسٹریلیا کے ایک ممبر نے چندہ دینے کا وعدہ کیا۔ ان کے مالی حالات ٹھیک نہیں تھے۔ وعدے کے مطابق جب چندہ ادا کیا تو دل میں یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے تو خدا تعالیٰ مجھے سو گنا بڑھا کر دے گا۔ انہوں نے ایک پلاٹ خریدا ہوا تھا جس کی ویلیو بڑھنے کی کوئی خاص امید نہیں تھی لیکن چندے کی ادائیگی کے بعد کہتے ہیں کہ معجزانہ طور پر اس پلاٹ کا منافع سو گنا سے بھی زیادہ بڑھ گیا۔ یہ کہتے ہیں کہ اس بات پر میرا پختہ یقین ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس مالی قربانی کو قبول کرتے ہوئے یہ فضل فرمایا۔

سوال قزاخستان کے ایک احمدی کا حضور نے کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: قزاقستان کے ایک مخلص احمدی علی بیگ صاحب ہیں۔ انہوں نے دس ہزار Tenge جو اُن کی کرنسی ہے تحریک جدید وغیرہ میں ادا کیے۔ کہتے ہیں کہ کچھ ہی دنوں کے بعد کمپنی کے اعلیٰ افسر نے مجھے بلایا اور کہا کہ ہماری کمپنی کو اس دفعہ بہت منافع ہوا ہے اس لیے ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ پوری کمپنی میں سے تین لوگوں کو اچھا کام کرنے پر ایک لاکھ کا بونس دیں گے۔ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس چندے کی وجہ سے دس گنا کر کے مجھے عطا کر دیا۔

سوال برمنگھم کے ایک احمدی کا حضور انور نے کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: برمنگھم کے ایک احمدی کہتے ہیں کہ میری اہلیہ کو ایک سکول کے پروگرام میں تبلیغی سٹال لگانا تھا، میں نے اپنے کام سے چھٹی لے لی تا کہ بچوں کو سنبھال سکوں۔ اس چھٹی کی وجہ سے سو پاؤنڈ کا نقصان ہونا تھا۔ اس وقت مالی حالات اچھے نہیں تھے اور ہمارے لیے یہ بہت بڑی رقم تھی۔ بہر حال میں نے یہ سوچ کر کہ اللہ تعالیٰ کے کام کیلئے چھٹی لینی ہے قربانی دینی چاہیے تو میں نے رخصت لے لی لیکن اللہ تعالیٰ نے کچھ اَور سوچ رکھا تھا۔ کہتے ہیں جب میری اہلیہ اپنا کام ختم کر کے گھر پہنچی ہیں تو میرے باس کا فون آیا کہ اگر ہو سکے تو ایک گھنٹے میں کام کی جگہ پہنچ جاؤ کیونکہ ایمرجنسی کام آ گیا ہے۔ کہتے ہیں میں نے فوراً روانگی کی۔ اس دن صرف ایک گھنٹہ کام کیا اور پورے دن کے پیسے سو پاؤنڈ مل گئے۔ گھر آ کر میں نے اپنی اہلیہ کو بتایا۔ ہم دونوں نئے نئے احمدی ہوئے تھے۔ کئی روز تک ہم اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعام پا کر خوش ہوتے رہے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے رہے۔

سوال کیرلہ کے ایک احمدی کا حضور نے کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جماعت احمدیہ کرولائی کے ایک صاحبِ حیثیت کاروباری دوست ہیں اور تحریک جدید کی ادائیگی میں غیر معمولی جوش بھی رکھتے ہیں۔ ہر سال بڑی خطیر رقم پیش کرتے ہیں۔ کہتے ہیں اس سال کورونا کے حالات کی وجہ سے مالی وسائل ایسے نہیں تھے کہ بڑی رقم دے سکیں۔ اختتام سے صرف دو دن پہلے دس لاکھ روپے کی بڑی رقم انہوں نے تحریک جدید میں پیش کی۔ کہتے ہیں جمعہ کے دن مربی صاحب نے خطبہ کے دوران چندہ تحریک جدید کی ادائیگی کی طرف پھر توجہ دلائی اور کچھ پرانے واقعات میرے خطبہ میں سے پڑھ کے ان لوگوں کو سنائے۔ بہت متاثر ہوا اور دس لاکھ کے بجائے تقریباً اٹھارہ لاکھ روپے کا چندہ پیش کیا اور اس کے بعد ان کو امید ہے کہ ایک پراجیکٹ جو سرکاری تھا وہ مل جائے گا اور یہ کہتے ہیں اگر وہ مجھے مل گیا تو تحریک جدید میں اَور بڑی رقم بھی ادا کروں گا۔ بہر حال امراء میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیوں میں ایسا طبقہ ہے جو قربانی کا جذبہ رکھتا ہے اور جو پیسے آتے ہیں تو چھپاتے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

......☆......☆......☆......

اَے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو تم پر روزے فرض کر دیئے گئے ہیں، تمہارا روزے رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے پس جو بھی تم میں سے اس مہینہ کو دیکھے تو اس کے روزے رکھے، اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 15 راکتوبر 2004 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور نے کن آیات کی تلاوت کی اور کس موضوع پر خطبہ دیا؟

جواب حضور انور نے سورۃ البقرہ آیات 184 تا 186 کی تلاوت کی۔ ان آیات کا تعلق رمضان المبارک کے احکامات سے ہے۔ حضور انور نے رمضان المبارک کی فضیلت و برکات پر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

سوال سورۃ البقرہ کی آیات کا حضور انور نے کیا ترجمہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ان آیات کا یہ ترجمہ ہے کہ اَے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو تم پر روزے اسی طرح فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ گنتی کے چند دن ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے مریض ہو یا سفر پر ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اتنی مدت کے روزے دوسرے ایام میں پورے کرے اور جو لوگ اس کی طاقت رکھتے ہوں ان پر فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔ پس جو کوئی بھی نفلی نیکی کرے تو یہ اس کیلئے بہت اچھا ہے۔ اور تمہارا روزے رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔ رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کیلئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کر دینے والے امور ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے اس مہینہ کو دیکھے تو اس کے روزے رکھے اور جو مریض ہو یا سفر پر ہو تو گنتی پوری کرنا دوسرے ایام میں ہو گا۔ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا اور چاہتا ہے کہ تم سہولت سے گنتی کو پورا کرو اور اس ہدایت کی بنا پر اللہ کی بڑائی بیان کرو جو اس نے تم کو عطا کی تا کہ تم شکر کرو۔

سوال حدیث میں ہے کہ رمضان میں شیطان کو جکڑ دیا جاتا ہے اس کی حضور انور نے کیا تشریح بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: شیطان کو جکڑنے کا یہ مطلب ہے کہ ایک اللہ کا بندہ اللہ کی خاطر جب جائز چیزوں سے بھی اپنے آپ کو روک رہا ہوتا ہے تو ناجائز باتوں سے جن کے بارے میں شیطان وقتاً فوقتاً اس کے دل میں وسوسے ڈالتا رہتا ہے پھر اس سے کس قدر بچنے کی کوشش کرے گا۔

سوال رمضان کی غرض و غایت اور اس کی تشریح حضور انور نے کیا بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ روزوں کی فرضیت اس لئے ہے تا کہ تم تقویٰ میں ترقی کرو اور تقویٰ کیا ہے؟ تقویٰ یہ ہے کہ گناہوں سے بچو اور اس طرح بچو جس طرح کسی ڈھال کے پیچھے چھپ کے بچا جاتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا: اب اس حصار کو، اس تقویٰ کو اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے مضبوط سے مضبوط تر کرنا ہے۔ اور جو پہلے ہی نیکیوں پر قائم ہوتے ہیں وہ روزوں کی وجہ سے تقویٰ کے اور بھی اعلیٰ معیار حاصل کرتے چلے جاتے ہیں اور ترقی کرتے کرتے اللہ تعالیٰ کے انتہائی قرب پانے والے بنتے چلے جاتے ہیں۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے روزوں کی کیا حقیقت بیان فرمائی؟

جواب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ روزہ کی حقیقت سے بھی لوگ ناواقف ہیں۔ روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی ایک

حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربے سے معلوم ہوتا ہے۔ انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیۂ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا منشاء اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ پس روزہ سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو جسم کی پرورش کرتی ہے، دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلی اور سیری کا باعث ہے۔

سوال رمضان میں کم کھانے کی نسبت کیا نیت ہونی چاہئے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: دنیا دار بھی صحت کے خیال سے یا فیشن کے طور پر خوراک کم کر دیتے ہیں۔ تمہاری خوراک کی کمی جسم کی خوبصورتی یا صحت کے پیش نظر نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے ہو اور یہ رضا تبھی حاصل ہوگی جب اللہ تعالیٰ سے تعلق پہلے کی نسبت زیادہ ہوگا۔

سوال لازمی فدیہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کیا تعلیم ہے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: صرف فدیہ تو شیخ فانی یا اس جیسوں کے واسطے ہوسکتا ہے جو روزہ کی طاقت کبھی بھی نہیں رکھتے۔ ورنہ عوام کے واسطے جو صحت پا کے روزہ رکھنے کے قابل ہوجاتے ہیں، صرف فدیہ کا خیال اباحت کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

سوال فدیہ مقرر کرنے میں کیا حکمت ہے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ایک دفعہ میرے دل میں آیا کہ یہ فدیہ کس لئے مقرر کیا گیا ہے؟ تو معلوم ہوا کہ توفیق کے واسطے ہے تا کہ روزہ کی توفیق اس سے حاصل ہو۔ خدا تعالیٰ ہی کی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے۔ اور ہر شئے خدا تعالیٰ ہی سے طلب کرنی چاہئے۔ خدا تعالیٰ تو قادر مطلق ہے وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی روزہ کی طاقت عطا کرسکتا ہے۔ تو فدیہ سے یہی مقصود ہے کہ وہ طاقت حاصل ہوجائے اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوتا ہے۔ پس میرے نزدیک خوب ہے کہ (انسان) دعا کرے کہ الٰہی! یہ تیرا مبارک مہینہ ہے اور میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ، یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ۔ اور اُس سے توفیق طلب کرے تو مجھے یقین ہے کہ ایسے دل کو خدا طاقت بخش دے گا۔

سوال سفر میں روزہ رکھنے کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا تعلیم ہے؟

جواب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک شخص نے رمضان کے مہینے میں سفر کی حالت میں روزہ اور نماز کے بارے میں دریافت کیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رمضان میں سفر کی حالت میں روزہ نہ رکھو۔ اس پر اس شخص نے کہا یا رسول اللہ! میں روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہوں۔ نبی ﷺ نے اس سے کہا اَنْتَ اَقْوٰی اَمِ اللّٰہ؟ یعنی تُو زیادہ طاقتور ہے یا اللہ؟ یقیناً اللہ تعالیٰ نے میری امت کے مریضوں اور مسافروں کیلئے رمضان میں سفر کی حالت میں روزہ نہ رکھنے کو بطور صدقہ ایک رعایت قرار دیا ہے۔ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ وہ تم میں سے کسی کو کوئی چیز صدقہ دے پھر وہ اس چیز کو صدقہ دینے والے کو واپس لوٹا دے۔

سوال رمضان المبارک میں قرآن کریم کو پڑھنے کا حق کس طرح ادا کرنا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: قرآن کریم ایک عظیم ہدایت ہے اس لئے تم بھی اس مہینے میں اس کو غور سے پڑھا کرو۔ ویسے تو پڑھنا ہی ہے لیکن اس مہینے میں خاص طور پر اس طرف توجہ دو، اس کی تلاوت کرو، اس کا ترجمہ پڑھو اور جہاں جہاں درس کا انتظام ہے وہاں لوگ درس بھی سنیں۔ کیونکہ بعض باتوں کا ہر ایک کو پتہ نہیں لگ رہا ہوتا۔ تو تمہیں اس کا گہرا فہم، ادراک اور سمجھ بوجھ حاصل ہوگی اور تمام امور اور تمام احکامات کی وضاحت ہوگی جن کو تم اپنی زندگیوں کا حصہ بنا سکتے ہو۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رمضان المبارک کی کیا عظمت و برکت بیان فرمائی؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ سے ماہِ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیاء نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کیلئے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔ صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم تجلی قلب کرتا ہے۔ تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بعد حاصل ہوجائے اور تجلی قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے۔

سوال ایک روزہ دار کو روزے کے دوران کن باتوں کو ملحوظ رکھنا چاہئے؟

جواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو وہ شہوانی باتیں اور گالی گلوچ نہ کرے اور اگر اس کو کوئی گالی دے یا اس سے جھگڑا کرے تو اسے جواب میں صرف یہ کہنا چاہئے کہ مَیں تو روزہ دار ہوں۔

سوال اللہ تعالیٰ روزہ دار کو کس قدر محبوب رکھتا ہے؟

جواب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد کی جان ہے روزہ داروں کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری سے زیادہ طیب ہے۔ روزہ دار کیلئے دو خوشیاں ہیں جو اسے خوش کرتی ہیں۔ ایک جب وہ روزہ افطار کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے۔ اور دوسرے جب وہ اپنے رب سے ملے گا تو اپنے روزے کی وجہ سے خوش ہوگا۔

سوال گھر اور معاشرے کو جنت نظیر بنانے کیلئے حضور انور نے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی کرو اور برائیوں سے اور لڑائی جھگڑوں سے بھی بچو یہاں تک کہ اگر کوئی تمہیں گالی بھی دے تو غصے میں نہ آؤ، طیش میں نہ آؤ بلکہ کہو کہ میں روزہ دار ہوں۔ رمضان میں ہر احمدی اگر یہ عہد کرے کہ ہر لیول (Level) پر گھروں میں بھی، ماحول میں بھی، باہر بھی اور دوستوں میں بھی اس کے مطابق عمل کرنا ہے تو اسی ایک بات سے کہ گالی کا جواب نہیں دینا، لڑنا جھگڑنا نہیں میں سمجھتا ہوں کہ آدھے سے زیادہ جھگڑے ہمارے معاشرے کے ختم ہو سکتے ہیں۔ تو ایسے لوگوں کو جو خوشیاں ملنی ہیں ان کے ساتھ سب سے بڑی یہ خوشی ہے۔

......☆......☆......☆......

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

یاد رکھو جو شخص سختی کرتا ہے اور غضب میں آجاتا ہے اس کی زبان سے
معارف اور حکمت کی باتیں ہرگز نہیں نکل سکتیں۔ وہ دل حکمت کی باتوں سے محروم کیا جاتا ہے
جو اپنے مقابل کے سامنے جلدی طیش میں آکر آپے سے باہر ہوجاتا ہے۔ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 126)

طالبِ دُعا: سید ادریس احمد (جماعت احمدیہ تریپور، صوبہ تامل ناڈو)

بقیہ اداریہ از صفحہ نمبر 2

ستّر دن تک تفسیر سورۃ فاتحہ چھپ کر شائع ہوجائے

جو فریق شائع نہیں کرے گا اور یہ دن گزر جائیں تو وہ جھوٹا سمجھا جائیگا

مگر پیر صاحب دلگیر نہ ہوں ہم ان کو اجازت دیتے ہیں کہ وہ بے شک اپنی مدد کے لئے مولوی محمد حسین بٹالوی اور مولوی عبدالجبار غزنوی اور محمد حسین بھیں وغیرہ کو بلالیں بلکہ اختیار رکھتے ہیں کہ کچھ طمع دے کر دو چار عرب کے ادیب بھی طلب کرلیں۔ فریقین کی تفسیر چار جز سے کم نہیں ہونی چاہئے اور اگر میعاد مجوزہ تک یعنی 15 دسمبر 1900 سے 25 فروری 1901 تک جو ستر دن ہیں، فریقین میں سے کوئی فریق تفسیر فاتحہ چھاپ کر شائع نہ کرے اور یہ دن گزر جائیں تو وہ جھوٹا سمجھا جائے گا اور اس کے کاذب ہونے کے لئے کسی اور دلیل کی حاجت نہیں رہے گی۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی

اَلْمُشْتَہِر، مرزا غلام احمد از قادیاں، 15/دسمبر 1900

(مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 147 تا 151، اشتہار نمبر 236، ایڈیشن جولائی 2019 مطبوعہ قادیان)

پیر صاحب نے مباحثہ اور بیعت کی شرط لگا کر اپنی جان بچائی

اور اس گندے مکر کے پیش کرنے سے اپنی عزت کی پرواہ نہ کی

اب ہم سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پُرشوکت انعامی چیلنج آپؑ کی کتاب ''اربعین نمبر 4'' سے آپؑ ہی کے پُرشوکت الفاظ میں پیش کرتے ہیں۔ آپؑ فرماتے ہیں:

افسوس کہ علمی نشان کے مقابلہ میں نادان لوگوں نے پیر مہر علی شاہ گولڑوی کی نسبت ناحق جھوٹی فتح کا نقارہ بجا دیا اور مجھے گندی گالیاں دیں اور مجھے اس کے مقابلہ پر جاہل اور نادان قرار دیا۔ گویا مَیں اس نابغہ وقت اور سحبان زمان کے رعب کے نیچے آکر ڈر گیا ورنہ وہ حضرت تو سچے دل سے بالمقابل عربی تفسیر لکھنے کے لئے طیّار ہو گئے تھے اور اسی نیت سے لاہور تشریف لائے تھے۔ پر مَیں آپ کی جلالتِ شان اور علمی شوکت کو دیکھ کر بھاگ گیا اے آسمان جھوٹوں پر لعنت کر آمین۔ پیارے ناظرین کاذب کے رُسوا کرنے کے لئے اسی وقت جو 7/دسمبر 1900 روز جمعہ ہے خدا نے میرے دل میں ایک بات ڈالی ہے اور مَیں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کا جہنم جھوٹوں کے لئے بھڑک رہا ہے کہ مَیں نے سخت تکذیب کو دیکھ کر خود اس فوق العادت مقابلہ کے لئے درخواست کی تھی۔ اور اگر پیر مہر علی شاہ صاحب مباحثہ منقولی اور اس کے ساتھ بیعت کی شرط پیش نہ کرتے جس سے میرا مدعا بکلّی کالعدم ہوگیا تھا تو اگر لاہور اور قادیاں میں برف کے پہاڑ بھی ہوتے اور جاڑے کے دن ہوتے تو مَیں تب بھی لاہور پہنچتا اور ان کو دکھلاتا کہ آسمانی نشان اس کو کہتے ہیں۔ مگر انہوں نے مباحثہ منقولی اور پھر بیعت کی شرط لگا کر اپنی جان بچائی اور اس گندے مکر کے پیش کرنے سے اپنی عزت کی پرواہ نہ کی۔

مَیں اُنکو خدا تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ فصیح بلیغ عربی میں سورۃ فاتحہ کی ایک تفسیر لکھیں

لیکن اگر پیر جی صاحب حقیقت میں فصیح عربی تفسیر پر قادر ہیں اور کوئی فریب انہوں نے نہیں کیا تو اب بھی وہی قدرت اُن میں ضرور موجود ہوگی۔ لہٰذا مَیں اُن کو خدا تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ اسی میری درخواست کو اس رنگ پر پورا کر دیں کہ میرے دعاوی کی تکذیب کے متعلق فصیح بلیغ عربی میں سورۃ فاتحہ کی ایک تفسیر لکھیں جو چار جز سے کم نہ ہو اور مَیں اسی سورۃ کی تفسیر بفضل اللہ وقوتہٖ اپنے دعویٰ کے اثبات کے متعلق فصیح بلیغ عربی میں لکھوں گا۔ انہیں اجازت ہے کہ وہ اس تفسیر میں تمام دنیا کے علماء سے مدد لے لیں۔ عرب کے بلغاء فصحاء بلا لیں۔ لاہور اور دیگر بلاد کے عربی دان پروفیسروں کو بھی مدد کے لئے طلب کرلیں۔ 15/دسمبر 1900ء سے ستر دن تک اس کام کے لئے ہم دونوں کو مہلت ہے ایک دن بھی زیادہ نہیں ہوگا۔

اگر عرب کے تین ادیب انکی تفسیر کو فائق قرار دیں تو مَیں پانسو روپیہ نقد انکو دُونگا

اگر بالمقابل تفسیر لکھنے کے بعد عرب کے تین نامی ادیب ان کی تفسیر کو جامع لوازم بلاغت و فصاحت قرار دیں اور معارف سے پُرخیال کریں تو مَیں پانسو روپیہ نقد ان کو دوں گا۔ اور تمام اپنی کتابیں جلادوں گا اور ان کے ہاتھ پر بیعت کرلوں گا۔ اور اگر قضیہ برعکس نکلا یا اس مدت تک یعنی ستر روز تک وہ کچھ بھی لکھ نہ سکے تو مجھے ایسے لوگوں سے بیعت لینے کی بھی ضرورت نہیں اور نہ روپیہ کی خواہش صرف یہی دکھلاؤں گا کہ کیسے انہوں نے پیر کہلا کر قابل شرم جھوٹ بولا اور کیسے سراسر ظلم اور سفلہ پن اور خیانت سے بعض اخبار والوں نے ان کی اپنی اخباروں میں حمایت کی۔ مَیں اس کام کو انشاء اللہ تحفہ گولڑویہ کی تکمیل کے بعد شروع کر دوں گا اور جو شخص ہم میں سے صادق ہے وہ ہرگز شرمندہ نہیں ہوگا۔ اب وقت ہے کہ اخباروں والے جنہوں نے بغیر دیکھے بھالے کے ان کی حمایت کی تھی ان کو اس کام کیلئے اٹھاویں۔ ستر دن میں یہ بات داخل ہے کہ فریقین کی کتابیں چھپ کر شائع ہوجائیں۔

(اربعین نمبر 4، رُوحانی خزائن جلد 17، صفحہ 448، حاشیہ)

ستّر دن کی میعاد کے اندر سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اعجاز المسیح کے نام سے فصیح و بلیغ عربی میں سورۃ فاتحہ کی تفسیر لکھ کر شائع کر دی لیکن پیر مہر علی شاہ گولڑوی کو کچھ بھی شائع کرنیکی توفیق نہیں ملی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک مقام پر فرمایا کہ ان کا نام مِہر علی نہیں بلکہ مُہر علی ہونا چاہئے کیونکہ انہوں نے خاموش رہ کر اپنی عجز اور کم مائیگی پر مُہر لگادی۔ (منصور احمد مسرور)

......☆......☆......☆......

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

مسل نمبر 10516: مَیں محمد زبیر احمد ولد مکرم محمد خواجہ صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 52 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ بشارت نگر ضلع حیدرآباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1/مارچ 2021 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک مکان 100 گز پر مشتمل (نصف حصہ) میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/6000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد خالد انسپکٹر — العبد: محمد زبیر احمد — گواہ: بشیر احمد

مسل نمبر 10517: مَیں ولید احمد ولد مظفر احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 28 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ کنچن باغ ضلع حیدرآباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25/ستمبر 2021 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/25,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مظفر احمد — العبد: ولید احمد — گواہ: محمد انور احمد

مسل نمبر 10518: مَیں نہال احمد ولد مکرم ادریس احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 22 سال پیدائشی احمدی، ساکن سنتوش نگر کالونی ضلع حیدرآباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31/اکتوبر 2021 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/15,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد سہیل احمد — العبد: نہال احمد — گواہ: غلام طیب احمد خان

مسل نمبر 10519: مَیں محمد فصیح اللہ مبشر ولد مکرم جمیل احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 31 سال پیدائشی احمدی، ساکن آغا اپارٹمنٹ (عابد شاہین) ضلع حیدرآباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31/اکتوبر 2021 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد سہیل احمد — العبد: محمد فصیح اللہ مبشر — گواہ: غلام طیب احمد خان

مسل نمبر 10520: مَیں انصر احمد غوری ولد مکرم انور احمد غوری صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی، ساکن نیو سنتوش نگر کالونی ضلع حیدرآباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5/دسمبر 2021 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: انور احمد غوری — العبد: انصر احمد غوری — گواہ: غلام طیب احمد خان

مسل نمبر 10521: مَیں ولید احمد ولد مکرم نظیر احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی، ساکن ایم ایس اپارٹمنٹ (سعید آباد) ضلع حیدرآباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17/دسمبر 2021 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نظیر احمد — العبد: ولید احمد — گواہ: غلام طیب احمد خان

مسل نمبر 10522: مَیں سفیر احمد ولد مکرم نظیر احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 16 سال پیدائشی احمدی، ساکن سعید آباد ضلع حیدرآباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5/دسمبر 2021 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: غلام احمد خان — العبد: سفیر احمد — گواہ: نظیر احمد

مسل نمبر 10523: مَیں انتصار احمد ہاشمی ولد مکرم سرفراز احمد ہاشمی صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی، ساکن محلہ باب الابواب ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28/نومبر 2021 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سرفراز احمد ہاشمی — العبد: انتصار احمد ہاشمی — گواہ: محمد انور احمد

مسل نمبر 10524: مَیں ابرار احمد ہاشمی ولد مکرم سرفراز احمد ہاشمی صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی، ساکن محلہ باب الابواب ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28/نومبر 2021 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سرفراز احمد ہاشمی — العبد: ابرار احمد ہاشمی — گواہ: محمد انور احمد

اخبار بدر کے شماروں کی حفاظت کریں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے کی یادگار اخبار "اخبار بدر" 1952 سے لگاتار قادیان دارالامان سے شائع ہو رہا ہے، اور احباب جماعت کی دینی ضرورتوں کو پورا کر رہا ہے۔ اس میں قرآنی آیات، احادیث نبویہ ﷺ، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات وتحریرات کے علاوہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تازہ خطبات جمعہ وخطابات، روح پرور پیغامات، خطبہ جمعہ بطرز سوال وجواب اور حضور پرنور کے دورہ جات کی نہایت ایمان افروز اور دینی ودنیاوی علم کے خزانوں سے بھرپور رپورٹس شائع ہوتی ہیں۔ ان کا مطالعہ کرنا، ان کو دوسروں تک پہنچانا، ان پر عمل کرنا اور ان کے ذریعہ اپنی اور اپنے بچوں کی تعلیم وتربیت کرنا ہم سب کا فرض ہے۔ ان تمام مقاصد کے حصول کے لیے اخبار بدر کے شماروں کو حفاظت کے ساتھ اپنے پاس محفوظ رکھنا ہم سب کی اہم ذمہ داری ہے۔

دینی تعلیم وتربیت پر مشتمل یہ مقدس اخبار تقاضا کرتا ہے کہ اس کا احترام کیا جائے۔ لہٰذا اس کو ردّی میں فروخت کرنا اس کے احترام کو پامال کرنے کے مترادف ہے۔ اگر اس کو سنبھالنا ممکن نہ ہو تو احتیاط کے ساتھ اس کو تلف کریں تا کہ ان مقدس تحریرات کی بے حرمتی نہ ہو۔ امید ہے کہ احباب جماعت اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں گے اور اس سے بھرپور استفادہ کرتے ہوئے ان امور کو ملحوظ رکھیں گے۔

(ادارہ)

EHSAN
DISH SERVICE CENTER
Opp. Four Storey Civil Lines Qadian
All types of Dish & Mobile Recharge
(MTA کا خاص انتظام ہے)
Mobile : 9915957664, 9530536272

IRS
INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516
Postal Reg. No. GDP/001/2019-22 Vol. 71 Thursday 24 - February - 2022 Issue. 8

MANAGER
SHAIKH MUJAHID AHMAD
Mobile : +91 99153 79255
e-mail: managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.800/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

آج حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کے ماننے والوں کے سوااور کوئی نہیں جسکے ذریعہ سے اسلام کا جھنڈا دنیا میں دوبارہ لہرائے ،اللہ تعالیٰ ہمیں اس کام کے کرنے کی توفیق عطا فرمائے

پیشگوئی مصلح موعودؓ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطبہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 18؍فروری 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (برطانیہ)

تشہد،تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہر سال ہم 20؍فروری کو پیشگوئی مصلح موعود کے حوالے سے جلسے بھی کرتے ہیں اور اس دن کو یاد بھی رکھتے ہیں۔ یہ پیشگوئی ایک بیٹے کی پیدائش کی پیشگوئی تھی۔ایسے بیٹے کی جو لمبی عمر پائے گا اسلام کی خدمت کرے گا تقریباً باون ترپن خصوصیات اس کی بیان فرمائیں اور یہ کوئی معمولی پیشگوئی نہیں تھی۔ معین عرصہ بھی بتایا اور اس عرصہ میں وہ بیٹا پیدا ہوا اور اس نے لمبی عمر بھی پائی اور اسے اسلام کی غیر معمولی خدمت کی توفیق بھی ملی۔اس لمبی عمر پانے والے بچہ کی صحت کا کیا حال تھا اس بارے میں حضرت مصلح موعود خود ہی فرماتے ہیں کہ:

بچپن میں میری صحت نہایت کمزور تھی پہلے کالی کھانسی ہوئی اور پھر میری صحت ایسی گر گئی کہ گیارہ بارہ سال کی عمر تک میں موت وحیات کی کشمکش میں مبتلا رہا اور عام طور پر یہی سمجھا جاتا رہا کہ میری زیادہ لمبی عمر نہیں ہوسکتی۔ اس دوران میری آنکھیں دکھنے آگئیں اور اِس قدر دکھیں کہ میری ایک آنکھ قریباً ماری گئی۔ چنانچہ اس میں سے مجھے بہت کم نظر آتا ہے۔ پھر جب میں اور بڑا ہوا تو متواتر چھ سات ماہ تک مجھے بخار آتا رہا۔ اور سِل اور دِق کا مریض مجھے قرار دے دیا گیا۔ اِن وجوہ سے باقاعدہ پڑھائی بھی نہیں کرسکتا تھا۔ ہمارے حساب کے ماسٹر نے ایک دفعہ میرے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس شکایت کی کہ پڑھنے نہیں آتا اور اکثر اسکول سے غائب رہتا ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمانے لگے کہ ماسٹر صاحب اِس کی صحت کمزور رہتی ہے ہم اتنا ہی شکر کرتے ہیں کہ یہ کبھی کبھی مدرسہ میں چلا جاتا ہے اور کوئی بات اِس کے کانوں میں پڑ جاتی ہے زیادہ زور اس پر نہ دیں۔

حضور انور نے فرمایا: یہ تھی آپ کی بچپن کی صحت کی حالت اور سکول جانے کی حالت۔ کون ایسی حالت میں لمبی عمر کی ضمانت دے سکتا تھا نہ صرف لمبی عمر بلکہ یہ بھی پیشگوئی تھی کہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ایسے حالات میں کون کہہ سکتا ہے کہ یہ علوم بھی اس کو حاصل ہوں گے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: خدا نے میرے متعلق خبر دی تھی کہ میں علومِ ظاہری اور باطنی سے پُر کیا جاؤں گا۔ چنانچہ باوجود اس کے کہ دنیوی علوم میں سے کوئی علم میں نے نہیں پڑھا اللہ تعالیٰ نے ایسی عظیم الشان علمی کتابیں میرے قلم سے لکھوائیں کہ دنیا اِن کو پڑھ کر حیران ہے اور وہ یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہے کہ اِس سے بڑھ کر اسلامی مسائل کے متعلق اور کچھ نہیں لکھا جا سکتا۔ آپ فرماتے ہیں کہ ابھی تفسیر کبیر کے نام سے میں نے قرآن کریم کی تفسیر کا ایک حصہ لکھا ہے اسے پڑھ کر بڑے بڑے مخالفوں نے بھی تسلیم کیا ہے کہ اِس جیسی آج تک کوئی تفسیر نہیں لکھی گئی۔ پھر ہمیشہ میں لاہور میں آتا رہتا ہوں اور یہاں کے رہنے والے جانتے ہیں کہ مجھ سے کالجوں کے پروفیسر ملنے آتے ہیں سٹوڈنٹس ملنے آتے ہیں ڈاکٹر ملنے آتے ہیں مشہور پلیڈر اور وکیل ملنے آتے ہیں مگر آج تک ایک دفعہ بھی ایسا نہیں ہوا کہ کسی بڑے سے بڑے مشہور عالم نے میرے سامنے اسلام اور قرآن پر کوئی اعتراض کیا ہو اور میں نے اسلام اور قرآن کی تعلیم کی روشنی میں ہی اسے ساکت اور لاجواب نہ کر دیا ہو اور اسے یہ تسلیم نہ کرنا پڑا ہو کہ واقعہ میں اسلام کی تعلیم پر کوئی حقیقی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جو میرے شامل حال ہے ورنہ میں نے دنیوی علوم کے لحاظ سے کوئی علم نہیں سیکھا لیکن میں اِس بات سے انکار نہیں کرسکتا کہ خدا نے مجھے اپنے پاس سے علم دیا اور خود مجھے ہر قسم کے ظاہری اور باطنی علوم سے حصہ عطا فرمایا۔

ایک موقع پر امرتسر میں جبکہ آپؓ کی عمر ابھی بیس سال تھی آپ کو اچانک تقریر کیلئے کھڑا کر دیا گیا۔آپؓ نے دعا کی اور اللہ تعالیٰ نے معاً آپ کے دل میں ایک نکتہ ڈالا اور آپ نے تقریر شروع کرتے ہوئے فرمایا: دیکھو قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے یہ دعا سکھائی ہے کہ غیر المغضوب علیھم ولا الضالین۔ اے مسلمانو تم پانچ نمازوں میں اور اپنی نماز کی ہر رکعت میں یہ دعا کیا کرو کہ ہم مغضوب اور ضال نہ بن جائیں۔ غیر المغضوب سے مراد یہ ہے کہ الٰہی ہم یہودی نہ بن جائیں اور ولا الضالین سے مراد یہ ہے کہ ہم نصاری نہ بن جائیں۔ مگر یہ عجیب بات ہے کہ سورہ فاتحہ مکہ میں نازل ہوئی اور اس وقت نہ عیسائی اسلام کے زیادہ مخالف تھے اور نہ یہودی اسلام کے زیادہ مخالف تھے۔اس وقت سب سے زیادہ مخالفت مکہ کے بت پرستوں کی طرف سے کی جاتی تھی مگر دعا یہ نہیں سکھائی گئی کہ الٰہی ہم بت پرست نہ بن جائیں بلکہ دعا یہ سکھائی گئی ہے کہ الٰہی ہم یہودی یا نصاری نہ بن جائیں اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اِس سورہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے یہ پیشگوئی فرمادی تھی کہ مکہ کے بت پرست ہمیشہ کے لئے مٹادیئے جائیں گے اور ان کا نام ونشان باقی نہیں رہے گا۔ پس اِس بات کی ضرورت ہی نہیں کہ ان کے متعلق مسلمانوں کو کوئی دعا سکھائی جائے ہاں یہودیت اور عیسائیت باقی رہے گی اور تمہارے لئے ضروری ہوگا کہ ان کے فتنہ سے بچنے کیلئے ہمیشہ دعائیں کرتے رہو۔ جب میری یہ تقریر ہو چکی تو بعد میں بڑے بڑے رؤسا مجھے ملے اور کہنے لگے کہ آپ نے قرآن خوب پڑھا ہوا ہے۔ ہم نے تو اپنی ساری عمر میں یہ نکتہ پہلی دفعہ سنا ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتہ کے ذریعہ مجھے قرآن کریم کا علم عطا فرمایا ہے۔ دنیا کے کسی علم کا ماہر میرے سامنے آجائے، دنیا کا کوئی پروفیسر میرے سامنے آجائے، دنیا کا کوئی سائنسدان میرے سامنے آجائے اور وہ اپنے علوم کے ذریعہ قرآن کریم پر حملہ کر کے دیکھ لے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسے ایسا جواب دے سکتا ہوں کہ دنیا تسلیم کرے گی کہ اسکے اعتراض کا ردّ ہو گیا اور میں دعوی کرتا ہوں کہ میں خدا کے کلام سے ہی اس کو جواب دوں گا اور قرآن کریم کی آیات کے ذریعہ سے ہی اس کے اعتراضات کو ردّ کر کے دکھادوں گا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ فرماتے ہیں: میری تعلیم کے سلسلہ میں مجھ پر سب سے زیادہ احسان حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔ آپ چونکہ طبیب بھی تھے اور اِس بات کو جانتے تھے کہ میری صحت اِس قابل نہیں کہ میں کتاب کی طرف زیادہ دیر تک دیکھ سکوں اِس لئے آپ کا طریق تھا کہ آپ مجھے اپنے پاس بٹھا لیتے اور فرماتے میاں میں پڑھتا جاتا ہوں تم سنتے جاؤ۔ اِس کی وجہ یہ تھی کہ بچپن میں میری آنکھوں میں ککرے پڑ گئے اور متواتر تین چار سال تک میری آنکھیں دکھتی رہیں اور ایسی شدید تکلیف ککروں کی وجہ سے پیدا ہوگئی کہ ڈاکٹروں نے کہا کہ اِس کی بینائی ضائع ہو جائے گی۔ اِس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے میری صحت کیلئے خاص طور پر دعائیں کرنی شروع کر دیں اور ساتھ ہی آپؑ نے روزے رکھنے شروع کر دیئے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ تین یا سات روزے آپ نے رکھے۔ جب آخری روزے کی افطاری کرنے لگے اور روزہ کھولنے کیلئے منہ میں کوئی چیز ڈالی تو یکدم میں نے آنکھیں کھول دیں اور میں نے آواز دی کہ مجھے نظر آنے لگ گیا ہے۔ لیکن اِس بیماری کی شدت اور اِس کے متواتر حملوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ میری ایک آنکھ کی بینائی ماری گئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے میرے استادوں سے کہہ دیا تھا کہ اِس کی پڑھائی اِس کی مرضی پر ہو گی۔ یہ جتنا پڑھنا چاہے پڑھے اور اگر نہ پڑھے تو اِس پر زور نہ دیا جائے کیونکہ اِس کی صحت اِس قابل نہیں کہ یہ پڑھائی کا بوجھ برداشت کر سکے۔

اپنی پہلی تقریر اور اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی پسندیدگی کے اظہار کے بارے میں حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ 1907ء میں مسجد اقصیٰ میں سب سے پہلی دفعہ میں نے پبلک تقریر کی۔ جلسہ کا موقع تھا بہت سے لوگ جمع تھے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالی عنہ بھی موجود تھے۔ میں نے سورۃ لقمان کا دوسرا رکوع پڑھا اور پھر اس کی تفسیر بیان کی۔ میری اپنی حالت اس وقت یہ تھی کہ جب میں کھڑا ہوا تو چونکہ اس سے پہلے میں نے پبلک میں کبھی لیکچر نہیں دیا تھا اور میری عمر بھی اس وقت صرف اٹھارہ سال کی تھی پھر اس وقت حضرت خلیفہ اول بھی موجود تھے اور انجمن کے ممبران بھی تھے اور بہت سے اور دوست بھی آئے ہوئے تھے اس لئے میری آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا۔ اس وقت مجھے کچھ معلوم نہیں تھا کہ میرے سامنے کون بیٹھا ہے اور کون نہیں۔ تقریر آدھ گھنٹہ یا پون گھنٹہ جاری رہی۔ جب میں تقریر ختم کر کے بیٹھا تو مجھے یاد ہے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر فرمایا میاں میں تم کو مبارکباد دیتا ہوں کہ تم نے ایسی اعلیٰ تقریر کی۔ میں تمہیں خوش کرنے کیلئے نہیں کہہ رہا میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ واقعی اچھی تھی۔

حضور انور نے فرمایا: پس اللہ تعالیٰ نے آپ کو علوم سے ایسا پُر کیا کہ آپ کی باون سالہ زندگی اس پر گواہ ہے کہ چاہے وہ دینی مضامین کا سوال ہے یا کسی دنیاوی مضمون کا جب بھی آپ کو کسی موضوع پر لکھنے اور بولنے کا کہا گیا آپ نے علم وعرفان کے دریا بہا دیئے۔ بیشمار موقعوں پر آپ کی تقاریر کو غیروں نے بھی بیحد سراہا۔ اخباروں نے بھی خبریں جمائیں اور اس بات سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی بڑی شان سے پوری ہوئی۔ بہرحال آپ کا لٹریچر اور خطبات ایک قیمتی خزانہ ہیں ہزاروں صفحات میں شاید لاکھ کے قریب صفحات ہوں گے۔ اب انگریزی میں بھی اور دوسری زبانوں میں بھی یہ ترجمہ ہو رہا ہے۔ ہمارا بھی کام ہے کہ ہم اس سے استفادہ کریں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دنیا زور لگالے وہ اپنی تمام طاقتوں اور جمعیتوں کو اکٹھا کر لے۔ عیسائی بادشاہ بھی اور اس کی حکومتیں بھی مِل جائیں یورپ بھی اور امریکہ بھی اکٹھا ہو جائے دنیا کی تمام بڑی بڑی مالدار اور طاقت ور قومیں اکٹھی ہو جائیں اور وہ مجھے اِس مقصد میں ناکام کرنے کیلئے متحد ہو جائیں پھر بھی میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ میرے مقابلہ میں ناکام رہیں گی اور خدا میری دعاؤں اور تدابیر کے سامنے ان کے تمام منصوبوں اور مکروں اور فریبوں کو ملیا میٹ کر دے گا اور خدا میرے ذریعہ سے یا میرے شاگردوں اور اَتباع کے ذریعہ سے اِس پیشگوئی کی صداقت ثابت کرنے کیلئے رسول کریم ﷺ کے نام کے طفیل اور صدقے اسلام کی عزت کو قائم کرے گا اور اس وقت تک دنیا کو نہیں چھوڑے گا جب تک اسلام پھر اپنی پوری شان کے ساتھ دنیا میں قائم نہ ہو جائے اور جب تک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر دنیا کا زندہ نبی تسلیم نہ کر لیا جائے۔

حضور انور نے فرمایا: پس ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ اس پیشگوئی پر ہمارے جلسے اور اس کو یاد رکھنا تبھی فائدہ مند ہے جب ہم اس مقصد کو ہمیشہ سامنے رکھیں کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور وقار کو دنیا میں قائم کرنا ہے اور اسلام کی سچائی دنیا پر ظاہر کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے سب کو لے کر آنا ہے۔ آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ماننے والوں کے سوا اور کوئی نہیں جس کے ذریعہ سے اسلام کا جھنڈا دنیا میں دوبارہ لہرائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کام کے کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad